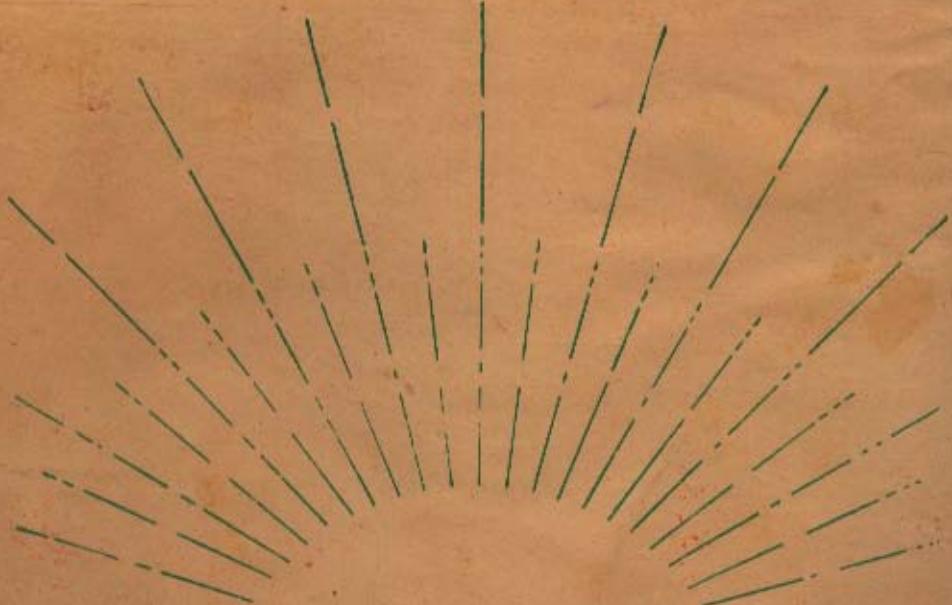


ماه‌نامه بزرگ دیوبند



مرتّب: عاصمہ عثمانی وزیر فضل عثمانی (فاضلین دیوبند)

# DURR.E.NAJAF

دِرْجَاتُ

دھاٹ کا سہی مضمونی (اوائیں مضمونی) مضمون خول حکایت اور ایجاد

تیرہ بیان علاج و غیرہ کے

- درست نجاحہ والے بھی اسے استعمال کرتے ہیں، کیونکہ آخری عمر تک نجاحہ کو فائدہ رکھتا ہے۔
- پہلیات ساتھ بھی جاتی ہیں۔ عمدہ پیکنگ مضمون اور تازہ نوٹ۔
- خالص جستی کی سائی سالنی ۲۴سی طلب کیجئے۔

- اندھے پن کے سوا آنکھوں کی نام تیاریوں کا تیریدف علاج
  - دھنڈ موتیا، جالا، رتوندا، پربال اور سرخی وغیرہ کے لئے پینام شفا۔
  - بارہ سال سے بے شار آنکھوں کو فائدہ پہنچا رہے۔

چند تعریفی خطوطِ طبکی نقلیں ملاحظہ فرمائے

<p>سماں پہنچا ہوں۔</p> <p><b>ذکر طفیر سیار خال</b> حثا اہم بھی آئی۔ اینہم آئی</p> <p>زمر ایمانی سوچنے لگئے تو</p> <p>سرخیف انکھوں کی چار یوں کیلئے بہت فائدہ مند ہے</p> <p>تین نے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا۔ اس کے</p> <p>استعمال سے انکھوں کی روشنی ہیں ترقی ہوتی ہے۔</p> <p><b>حکم کہہتا الٰٰ صاحب دینہ سہار پور</b></p> <p>سروخیف اکثر بیرونیوں کو دیا گی اور اس کے استعمال</p> <p>سے ان کو فائدہ پہنچا۔ سروخیف انکھوں کے امراض کے</p> <p>واسطے نہایت مفید ہے۔ جیسی پلک سے خاش کیا ہوں</p> <p>اسکو استعمال کیے گا وہ سیرے بیان کی تصریح صرف</p> <p>زبان سے نہیں بلکہ انکھوں سے کرے گا۔</p> <p><b>ذکر انعام الحکیم</b> صاب ایل۔ ایم۔ ایس۔ پیٹریچ</p> <p>مولانا نقی حکیم طبیب حثا اہم بھی جو بنہ قطبازیں</p> <p>ایٹ۔ آ۔ سی۔ بی۔ ایس۔ ریس۔ بارہڑہ</p> <p>جس نے پوسٹر استعمال کیا۔ انکھوں کو تقویت اور جلا شیخ</p> <p>جس مفید پایا۔ اسید ہے کہ ایں بیسیت اس صفات افزاں</p> <p>انکھوں کے امراض ہیں مفید ہائیں۔ بہتر ہر جگہ سے</p> <p>سرخیف کا استعمال کر کے اسی تجربہ پہنچنے جس پر بعد مچھس کو</p> <p>امکنے علاوہ بھی اور بہت سے خاطر طبا موجود ہیں۔</p>	<p>شیخ الحدیث حضرت رحمۃ اللہ علیہ حسین احمد صاحب مدینی</p> <p>صدۃ جمعۃ قعده ہوئے۔</p> <p>ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ کا سرمه اس دفعہ مفید ہے کہ</p> <p>اس کی توصیف میں آپ جو چاہیں سیری طرف سے کھوئی</p> <p>ہیں اس کی تقدیم کروں گا۔</p> <p><b>مولانا شبیہ احمد صاحب عثمانی</b> رحمۃ اللہ علیہ</p> <p>سروخیف بہت عددہ سرمه ہے جس نے بہت سے شخوص</p> <p>کو دیا۔ انھوں نے استعمال کیا اور بے حد تعریف کی۔</p> <p>ایک تولہ پائی رہے۔ ۶۰ ماش تین روپے</p> <p>ایک ساتھ یعنی شیشیاں نگاہے پر جصولہ اک فٹا</p> <p>ایک یادو شیشی پر ایک بھی محصل صرف بوجگا۔</p> <p>یعنی جو سرمری تحریر کے علاوہ ہے۔</p> <p><b>ذکر اسماں</b> حثا اہم بھی جو بنہ قطبازیں</p> <p>سماں پہنچا ہوں۔</p> <p><b>ذکر طفیر سیار خال</b> حثا اہم بھی آئی۔ اینہم آئی</p> <p>زمر ایمانی سوچنے لگئے تو</p> <p>سرخیف انکھوں کی چار یوں کیلئے بہت فائدہ مند ہے</p> <p>تین نے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا۔ اس کے</p> <p>استعمال سے انکھوں کی روشنی ہیں ترقی ہوتی ہے۔</p> <p><b>حکم کہہتا الٰٰ صاحب دینہ سہار پور</b></p> <p>سروخیف اکثر بیرونیوں کو دیا گی اور اس کے استعمال</p> <p>سے ان کو فائدہ پہنچا۔ سروخیف انکھوں کے امراض کے</p> <p>واسطے نہایت مفید ہے۔ جیسی پلک سے خاش کیا ہوں</p> <p>اسکو استعمال کیے گا وہ سیرے بیان کی تصریح صرف</p> <p>زبان سے نہیں بلکہ انکھوں سے کرے گا۔</p> <p><b>ذکر انعام الحکیم</b> صاب ایل۔ ایم۔ ایس۔ پیٹریچ</p> <p>مولانا نقی حکیم طبیب حثا اہم بھی جو بنہ قطبازیں</p> <p>ایٹ۔ آ۔ سی۔ بی۔ ایس۔ ریس۔ بارہڑہ</p> <p>جس نے پوسٹر استعمال کیا۔ انکھوں کو تقویت اور جلا شیخ</p> <p>جس مفید پایا۔ اسید ہے کہ ایں بیسیت اس صفات افزاں</p> <p>انکھوں کے امراض ہیں مفید ہائیں۔ بہتر ہر جگہ سے</p> <p>سرخیف کا استعمال کر کے اسی تجربہ پہنچنے جس پر بعد مچھس کو</p> <p>امکنے علاوہ بھی اور بہت سے خاطر طبا موجود ہیں۔</p>
---	---

پاکستان کا پتہ:- شیخ سلیمان سعید احمد بن اہم زاد ناظر ایڈ کریجی۔ پاکستانی حضرات اس بحث پر تبادلہ مفہومیں تو آن روانہ کر رہے ہیں۔

جلد

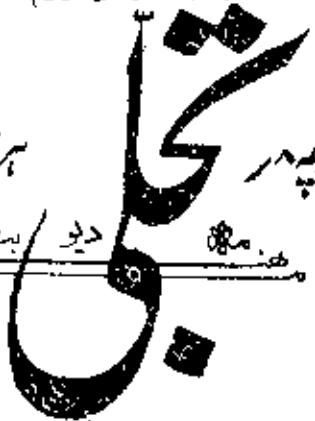
ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع

شمارہ ۵۰

سالانہ قیمت پاپنچ روپے فی پرچم

غیر مالک سے سالانہ چندہ داشٹنگ  
شبل پرشن آرڈر ہوتا ہے

(جنوری ۱۹۵۳ء)



۱	ہفاظ سن
۲	تجھی کی ڈاک
۳	امول ہیرے
۴	ناں نہم شبی
۵	مسجدے میلانے تک
۶	غلطیاں اور ان کی اصلاح و تصحیح
۷	شمیک حیات کے نام
۸	فنان
۹	کھنے کھوٹے
۱۰	ہول دلی

اگر اس دائرے میں شیخ نشان ہے تو سمجھ لیجئے کہ اس پرچم پر آپ کی خدیداری ہم ہے  
یا تو منی آرڈر سے سالانہ قیمت بھیں یا وہی پی کی اجازت دین یا الائمنہ خسیدہ یا دیواری  
چباری نہ رکھنی ہے تب بھی اصلاح و تصحیح دین۔ خاموشی کی صورت میں اگلا پرچم دی پی سے بھیجا جائے گا جسے دھول کرنا آپ کا  
احسناتی فرض ہو گا۔

واضح ہے کہ اپریل تھوڑے سے وہی پی فیس دو انسے بڑھ گئی ہے۔ لہذا دی پی پاپنچ روپے دس آنے کا ہے گا۔  
پاکستانی حضرات بہائی پاکستانی تہہ پرچم بھیج کر سید منی آرڈر میں بھیج دیں۔

حریمیں نہاد و خط و کتابت کا پتہ	ترتبیتیہ دائے	پاکستان کا پتہ، جناب شیخ سیم المتصاحب
دفتر تحریکی دیوبند ضلع سہاپور روپی	عامر عثمانی وزیر فضل عثمانی	عکائبی دہرانہ نظم آباد کراچی پاکستان

آن گیش

مختصر ایکسپریس ڈیلویری پھر لکھنور ائمی اور ۲۰۱۴ء کو شیگون کال بھی  
کرنی چاہی، مگر تالیبادی سے بتایا گیا کہ آج دفتری وقت ہے۔ تو اس خانی  
بھیڑ کے پیٹے پھٹپھٹی ہوتی۔ جزول پوسٹ اس کے خداوندان خست کھن  
سید دعائی خیر کرتے ہوتے خدام نے صحریل اختیار کیا اور آخر کار ۲۰۱۴ء کو پھر  
کوڈیاں جو ٹوبیں ہو رہی گیا۔ لیکن اس شان سے کوہی سائیکل نمبر  
جاری رہا۔ اور اس کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ قصور کی سزا میں یہ تنغافر ہدشکن  
برتالیا۔ خیر اللہ جو کرتا ہے یہ ترکتا ہے۔ اب ان طور کے لھٹکہ وقت خیال  
ہے کہ کچھ خیرداروں کو غالباً اس جنوری عکھڑے سکے یا۔ اس تاثیر کے  
نتیجے میں ہم سننے والے فصلہ گیلے ہے کہ۔

فروی سے ہٹھے کا جلی شائع نہ ہو بلکہ فروری اور ماہیج کی اشاعت  
کو لیکھا ایک خاص نمبر کی صورت میں ہم گھم مایج سے ہٹھے کو شائع  
کریں۔ یہ نمبر اس لئے بھی ضروری ہے کہ بعض خاص مصنایں عدم  
گنجائش کے باعث عام اشاعت میں نہیں آسکے ہیں جو خاص نمبر  
میں آسکیں گے۔

جناب مولانا حسین جوہر اعظمیاظہ کی کتاب "ایمان عمل" پر محققان  
تعمید مولانا ابو محمد امام الدین کے قلم سے اور اسی کتابت رقم المعرفت  
کی معروضات انشاء اللہ آپ اس تجربہ میں ملاحظہ فرمایا سکیں گے۔  
ویا شہر التوفیق۔ اس کے علاوہ ترقی بدھت "پر بھی بعض مفید  
باتیں" باتھر کے۔

**وقت کو سمجھئے کہ نوری کا شمارہ شائع ہیں ہو گا**  
اور اس کی سرماجع میں نکال دی جاتے گی۔  
**عاصمہ عثمانی**

وہی مسافر سرپی بضم العزائم۔ میں نے اپنے درب کو لپٹنے ارادوں کی شکست سے بچا۔ ناظرین و اتفق ہیں کہ ہم نے جعلی کو تھیک دقت پر شائعہ کی عہدیت کو شکری ہے وہ شکری ہے کہ یا کس دبارہ فلمیں کی شدید تجاذبی و مچھولگر پر جو وقت پر ہی شائعہ ہوتا رہا ہے۔ لیکن اس وقت جو جسم تاثیر نہ بھاری بیماری سے نکوئی آسانی حاصل بلکہ اور اور لیکن مکروہ اسکی مشق نازدیک تقدیر اکیل کی شکل اختیار کی ہے۔ جوایہ کہ ہر سال کی طرح اس سال بھی حسب صابطہ ذمہ داری میں جسٹیڈبلسکی تجوید کی درخواست جزیل پوسٹ اسٹرلینڈ کی خدمت میں بھی گئی جس کا ہواب غلاف تو قعیہ ملکہ آخری ہیں جیوں مکہ پر چے گی جو جب درخواست پر غور کیا جاتے ہا۔ ۲۔ زمہنک نہیں بھیج تو جہاں پر گاہی آزاد رہا اسے لئے نیا تھا، کیونکہ اس سے پہلے کسی مانی امداد بھی نہیں کیا گا تھا۔ اور قانون کے مطابق ہر جمیعت کا پرچہ جزیل پوسٹ آفس جاری تھا۔ خیر نو مسروپی میں حکمری سے تینوں مطلوبہ پرستے بھیج دیتے گئے اور ایسا کی دلیلی کہ ہر سال کی طرح اب کی بھی دس برس کے پہنچ عشرے میں نہیں کی تجربہ ہو جاتا ہے گی۔ لیکن دن لگنستے گئے اور تجربہ نہیں ہوئی، کی خاطر نئے تاریخی دیا پوسٹ اسٹرلینڈ نے سرکاری طور پر بھی فحصیں لیں وہ حکمری جزیل پوسٹ آفس بھیجی، میکن صدائے برخواست۔ جعلی چونکہ دلیلی چھپتا ہے اس لئے تاریخی شاعت سے تقریباً دس بارہ دن قبل تیار کر کے بھجو جاتا ہے۔ ہمارے ۲۲ روزہ نہیں ہوئی اور نہیں نہار دس برس کے پیغام جو گئے تھے، لیکن کوئی رشتہ کرنے کی وجہت ادارے میں نہیں۔ ڈاک خانے بھی نہیں ملا کہ ہم ہر سال بھی نہیں بھجو اکنہ گالیں اور نہیں کھوئے ہیں میں کہ کذب فرماس پر ڈالوادیا جاتے۔ میاں گلی کے قانوناً بہادرست نہیں ہے۔ تجربہ چھپا جو ابھی ہوتا رہا ہے۔ اب گویا ساری راہیں ہیں۔ آخر کار دوین پوسٹ آفس کے عکس کے مشعر سے ایک

# ڈر کجھ مشہور و معروف سُبھی مکھیاں

ایک تولہ کی ششی  
پانچ روپے

چھ ماشرہ کی ششی  
تین روپے

ڈسٹریکٹ  
ڈاک غیری

بڑا مخربیار  
بڑا مخربیار

تین ششی مکھا خریزی والی کوڈاں خرچ معاف

دار الفیض حامی دیوبندیوپی

بعض شہروں میں "دنیجف" میں جو ذمیل تاجر ووں سے مل سکتا ہے  
ان سے خریدنے میں آپ کوڈاں خرچ کی کفایت ہوگی

- (۱) محمد علی الحسنی تاجر عطر متصل بھلی کسان جو بلی۔ جیار آباد دکن۔
- (۲) حکیم مولوی بشیر الدین۔ دو اخانہ جو نانی کو پائچ۔ اعظم گڑھ۔
- (۳) افضل استور لکب بھر۔ محلہ معہوم علی۔ در جنک دکن۔ تکلتہ ۹۔
- (۴) عبد الحمید حساب عزیزی ۱۷۵ کیش بیجنگ سین اسٹریٹ۔ تکلتہ ۹۔
- (۵) فتحانیہ بکدلو ۱۰۰ لوڈ جیٹ پور روڈ۔ تکلتہ ۱۱۔
- (۶) ابوالحاس مولوی بشیر اللہ صاحب انجینئر ہدم دو اخانہ۔ مٹونا تھے بھجن اعظم گڑھ۔
- (۷) محمد علی صاحب دو اخانہ عزیزیہ نیا کووان بیکانیر۔ راجستان۔
- (۸) محمد امیر الدین صاحب براہاتو۔ راجھی بہار۔
- (۹) جاپ تیس دلخانی صاحب۔ جولگڑہ۔ رامپور اسٹریٹ۔
- (۱۰) محمد شمس الدین اسلام۔ محلہ شقی دریافت۔ مسلم لوگوں کی۔ علیس گڑھ۔
- (۱۱) فتح شفیع الزماں صاحب۔ معرفت اپنکا لگ جو لذی ساؤچہ موٹنگ روپ خانہ بازار۔ موئیں۔

# بُلْكَ کے طاکِ مُہُ

سولالات کی گزرت رفت رفت اب اس منزل میں پہنچ گئی ہے کہ ہر ہمہ آئے ورنے جو خاتم سولالات کے جوابات شائع کرنے بھی مکن نہیں رہے۔ مسے چھوٹیتے کریں کہ یہ بھر کرنے کی طرح کافی ہو گی کہ اپنے آدمیوں نے ہر ہمہ مختلف الفاظ کی تجزیہ سولالات کے مشترک اور ایسا دیہی کس قدر وقت طلب ہے جو خود ماصاحب کے جوابات میں انہم فویضیہ اور اس اہم استدلال، واستنباط کو ٹھوڑا لخت بھی میں نہیں پہنچ سکتے اور لازم کر رکھا ہے۔ اپنے دیکھ کر حقیقی کے صفات ہر رہا آخوند سوال و جواب کے عمل ہو سکتے ہیں۔ میں ہر رہا پر ادنفر کو بھی دیا کر دو تو یہ پہنچے گا ہمہ؟ ۹

بہت سوچنے کے بعد اب یہ طریقہ اختیار کر رہا ہوں کہ پورا سوال تعلیم کرنے اور مفضل جواب دینے کے اختیار کردہ طریقہ کے ساتھ ایک حصہ دیساں ہوں جس میں سوال تعلیم نہ ہو بلکہ صرف مختار جواب درج ہو۔ اس حصہ میں یہی سوال اس رکھوں گا جس کے جواب میں تفصیلی بحث کی ضرورت نہ ہو اور جس کا جواب پڑھ کر خود ہمیں صولیم ہو جائے کہ سوال کیا تھا۔ اس ترکیب سے ہر رہا بھی زیادہ جوابات دیئے جا سکتے گے۔ د باللہ، الموفق و هو المستعان۔

کے دور کے فتنوں اور ان کے ملک "عذو عن" کی بابت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میشین گوئیاں فرمائی تھیں۔

وہ سچھ میں نہیں آتا کہ آخر اصلاحی صاحب نے کن نہیاں دوں  
فیصلہ کلی دے دیا ہے۔ اس کا ان کے پاس کیا جاؤ ہے۔ آخر کوئی  
ایسی حدیث بھی نہیں جس سے اس کی تشریع ہو سکتی ہے؟  
ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد وہ علم باطن ہو جو مسند ہوئے چلا  
آ رہا ہے۔ اور جسے عرف عام میں "تصوف" کہتے ہیں۔ (دیکھیں تصوف  
کے سوال سے تحقیق نہیں) جس میں ایک صوفی صاحب کے دلیلت  
کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ علم صرف علم تصوف ہے ہے۔ رسول اللہ  
نے اس پر ہر چیز کو سکھایا۔

برہا کرم اصلاحی صاحب کی تشریع کی تصریح فرمائی کہ آخر  
انہوں نے کس طرح برکھا کہ اس حدیث سے مراد ہوا تمیر کے دور کے  
تفنوں اور اعراض و حکام کی ذمہ داریاں بیان کی گئی ہیں۔

برہا کرم جلد از جلد مندرجہ بالا سوال کا تفصیلی جواب لکھ کر  
سطمن فرمائی۔ بہت شکور ہوں گا۔

**قدموں اعلیٰ۔** از میراحد علی ظفر تسلیع کرم بگر جید آبا درکن  
**مولانا امین احسن اصلحی پیراعظم**

ان دونوں بزرگ، نمیر الطالع کتاب "تفصیلات تین چھوٹوں میں  
امین احسن اصلاحی نے لکھا ہے۔ جو حکمی کتبہ جماعت اسلامی پاکستان  
اچھرہ لا اور نے چھاپی ہے۔ مولانا امین احسن صاحب سچھاپی کتاب  
کے ۱۴۷ پیراگراون کے بعد کے تین پیراگراون میں حضرت ابو ہریرہ  
کی بیان کردہ ایک حدیث تحریر زمانی ہے جس کا ترجیح یہ ہے۔  
"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کے دو  
ظرف حفوظات کے تھے ایک میں نے لوگوں کے دلیل  
پھیل دیا اور دوسرا الگ بھیل دوں تو میری گرد اُنڑا  
جائے گی۔"

اُن حدیث کی تشریع فرمائی ہے مولانا اصلاحی صاحب  
نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے مراد ہرگز برگزار اپنے تصوف کا علم  
باطن نہیں ہے۔ بلکہ اس سے مراد وہ احادیث ہیں جن میں اسلامی  
امراض و حکام کی ذمہ دلداریاں بیان کی گئی ہیں۔ جو موتیر کے

جوابات

سچھ طالیخ تو یہ ٹھکر آپ مولانا نامیں احس احتمالی سے ہی  
یہ سوال پوچھتے۔ میں جو کچھ عرض کر سکتا ہوں وہ یہ ہے کہ مولانا موصوف  
نے وہ کچھ لکھا ہوئی افہم تاثام عملتے صرف کار رائے سے۔

”تشفیقات“ میری نظر سے نہیں لگزدی۔ جس حدیث کی تشریح پر آپ کو کلام ہے وہ سماری اب حققت العلماء میں ملتی ہے۔ الفاظ یہ میں ہوں:-

عن أبي هريرة قال حفظت  
دحتر الإبراهيم كثيرون لكنهن يدعوهن  
من رسواة الله عز وجل عليه  
علوم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي مختصرة  
وسلم وعشرين فاما الحبل هنا  
كذلك كوسيلة سانحة بخلاف ما ذكره وذكر  
فيه في الآية الكريمة في مطلع سورة العنكبوت  
كما ذكر في مطلع سورة العنكبوت  
طبع هذه الأبيات في مخطوطة  
دي جي جي

و خالہ بر قن کو پہنچے ہیں۔ ابو ہریرہ نے محل بول کر خالہ بر دیا ہے  
بھی جو شہر قن سکے اندر ہے۔ اسی سے سبقست فرمایا اور میں نے تحریر  
ہیں "محضونا" کا لفظ بھی خالہ و محل کی رعایت سے بر کر لیا۔

علماء عینی شاہی شماری جلد ۱ ص ۵۹۳ پر اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ جس علم کو ابو ہریرہ نے قتل کر دیا وہ تو احکام و سنن کا وہی علم ہے جو مردیات ابو ہریرہ سے لوگوں کو بخواہ اور جس علم کو فرشتہ ہیں کیا اس کا اعلان فتویں کی خبر ہے ہے۔ اب بھال سے دعا و ثانی (دوسرے برق) سے مراد وہ احادیث ہیں جن میں ہنود نے سفارتے فرش کے لوگوں اور جوانوں سے دین میں خالوں پر پا ہونے کی خبریں درج ہیں اُسکی ایامت برپا ہونے سے تعلق خود کی خبریں بھی اس ذیل میں آسلی ہیں۔ مقصود فتویں اور باطنیہ چورا لیتے ہیں اس کا بھی معنی ذکر کے لطف طلاقہ قریب تر دیدکرے ہے۔

شایع تجارتی محل مقتضیاتی نے جلد اس صد ۲۱۲ پر تصویب فیصلہ کی  
کہ ہر چند مراد کا ذکر کر کے اس کی تردید میں یوں کہلائے کہ الگ و اتفاقی و  
علمی تصوف مختص اتوالوہ بربریہ کے لئے کیوں نہ کھلکھال کروادہ اسے چھپائے  
جیسے کہ وہ خود آیت قرآنی کے تحت حدیث بیان کرنے کا اپنا افزاں  
خیال رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ ذرا یہ تو بتائیجے کہ الگ و اتفاقی الہ بربریہ  
کی مراد علمی تصوف ہوتی تو جب انکوں نے اس علم کو کسی پر گھولای  
نہیں تو علمی تصوف چون بعد میں منتقل فرمایا ہمارا ہم کہتے

لما زیور ده تو پہنیں ملکا جا ابو ہریرہ کو رسول اللہ سے لاہو گا کیونکہ اس کو چھالینے پر توند ابو ہریرہ کا قلیل اور علاقہ شاپدھے۔ لپس پا تو یتصو فین کا اپنا ایج اور رخصتے۔ یا اگر اس کی کوئی سند نہیں ہے تو بہ حال دہ نہیں ہوا جس کے چھالینے کا ذکر ابو ہریرہ نے۔

علماء حافظاً ابن حجر الخ الباري جبل علا ص ۵۶۱ پر باطنیہ و  
تصوفین کا مذکورہ خیال ظاہر کرنے کے بعد ابن نسیر کی روتے لکھتے  
ہیں کہ رذا الکاباطل انما ماحصلہ الدلخیل فی الفدیل۔  
وی تقطعاً غلط ہے کیونکہ اس کا حامل تدوین ہیں تنزل اور گرفتار ہے،  
خود حافظاً ابن حجر اسی مراد و معنیوم کو درست لکھتے ہیں جسے مولانا  
امین احسن نے لکھا ہے اور آخرين یہاں تک بیکھر لیتے ہیں کہ اس کا انکار تو  
بڑی کسی کا جسے علم سے مس نہ ہو اور اس پر اعتراض وہی کرے گا  
جسے مشورہ نہ ہو۔

حضرت شاہ ولی اللہ درجۃ اللہ علیہ تو تصریف علماء و محدثین  
میں تم حیثیت رکھتے ہیں۔ بلکہ اپنے تسویہ میں بھی معلم و مسلم ہیں اپنے  
رسالہ "تراجما جواب ۲۴ صحیح بخاری" میں اسی حدیث کے ذریعے  
میں لکھتے ہیں:-

دراما الـ آخر فلوبندشتة، آنکه المهاجر  
بـه عـلـى الصـحـيـحـمـ منـ الـأـوـالـ اـعـلـمـ  
علمـ الـفـقـرـ وـ الـوـالـعـاتـ السـقـىـ  
وـ قـعـتـ إـجـنـ درـ زـالـتـهـ شـلـيمـ الـسـلـيـمـ  
مـنـ شـهـادـةـ عـلـمـانـ وـ شـهـادـةـ  
الـحـسـينـ وـ غـيـرـهـ الـمـاـكـ وـ مـكـانـ  
يـخـافـهـ فـيـ إـشـاـهـاـ وـ تـغـيرـاـ جـاهـلـ  
اـعـصـابـهـاـ مـنـ عـلـمـانـ تـبـقـيـ اـمـيـةـ  
وـ فـتـاـصـمـ.

یعنی ارشاد الساری، تراجم الایس بخاری، فتح البخاری اور بہت سی اور کتابوں میں جو کچھ ملتا ہے اس کو بخاری کے مقبول مخفی جناب مولانا احمد علی سہار پوری نے بھی بایں الفاظاً میان کیا ہے کہ:-

وتحمل العلامات والعلماء المسؤولية  
لدورها في تفسير الحديث وبيان معناه

بینہ کہتا ہوں کہ الگ تصوفیں بغیر کسی خرچے اور دليل کے بغیر دعوے کرنے پر لکھا ہے کی مراد علم پاہن اور تصور، تھی تو ایک شخص بالاتفاق دھوکی کر سائیں ہے کہ اسیں رسول اللہ نے ابوہریرہ کا نوٹے زنٹے کے علم ساتھ اور ایجاد و غیرہ کی تفصیلی خبریں دی ہیں اگر انکو کوئہ خالہ کرے تو جان کا خطہ تھا۔ یہ بات باطنیہ کے دعوے سے زیادہ جان دار ہے۔ یوں کہ الگ تصوفیں ہی کا حصہ ہوتا تو ابوہریرہ کو اپنے بیان سے جان کا خوف کرنے کی کامیابی دست تھی جب تک ایسا نہ ہے: لام کاملہ تھا۔ اس کے بخلاف ساتھی شیخین گوئیوں کے انہاریں واقعی جان کا خطہ تھا۔ شاید وہ کہتے کہ لوگ لوہے کے جلوں میں بیٹھے رہ دیں میں فی صحت کی رفتار سے اُڑیں گے اور آدمی کی حوصلی اور ذریعہ پر اسلام پرہائیوں پاہنے بالاتفاق بغیر کسی تاریکی جلتے گی اور ایک چھٹا طاری اُڑیں لائیں اُدیوں کو مار دائے گا وغیرہ وغیرہ تو اتنی اس کا سکن خالہ اسی سایہ پاہیں ان خبروں کو من ٹھرتے یا بے انتہی تھیں۔ ایک تصوفی کوکہ ابوہریرہ کو فتوح کر دیتے یوں کوکہ وہ رسول اللہ کی طرف بڑھ گئی خدا۔ ایڈیٹ کی نسبت برداشت نہ کر سکتے تھے۔

آپ کا جواب ہو چکا۔ مجھ نے جو زبانیں اسیں اصلانی کی جو تحریریں کا مطالعہ کیا ہے ان سے علم پوچھنے کے لئے اسے موصوف صدیق پر ثڑی گھری نظر لکھتے ہیں اور ان کی بعض تحریریں کے لئے مجھ سے فاروقی نسبت سچ رجھ ہوتی ہے۔ شاید اسی لئے حضرت میرزا نادر رضی اللہ عنہ کی سیرت مزاج افتد طبع اور اسوہ مبارکہ سے تاواقف لوگوں کو ان سے کچھ شکایتیں اور بدگمانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ حق ہے کہ بڑی طرح ابوہریرہ کا علم و رذالت اور عثمان ابن عفان کی نرم و حیا اور علی ابن ابی طالب کا جعل و نفراد اسی ایسا زر و اسلام کے حسین و مقدس کل بھی ہیں اسی طرح عمر بن الخطاب کی صفات، قطعیت، حکم و عدالت اور فقار و قیمت بھی ایمان و اسلام کے لئے باور دانی، اغفار و رکعت کا تغیرہ ہیں۔ درخواں ارشاد علیہ السلام ماموجیں و الصلاۃ و اسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والافت الف فرحة۔ وللسلام علی من اتیم الهدی۔

**سوال:** از خریدار علیہ السلام۔ ایسا دو بد عکت لکھا۔ راجحہ جانہیں تاضی صاحب نے عاشورہ کے دن اٹھاٹہ رکعت نماز بجا ماعت پڑھائیں۔ اور خود ہی راجحہ بھی بیان کی کہ اسیں

تعین اساسی اموراء الجہوس دا خواں حمد و ذمہ میں دکان ابوہریرہ کی تھیں۔ ابوہریرہ نے کنایت اشیاء سے کچھ کا ذرا بھی بھی کہ اور جان کے خوبی سے تھریخ نہیں کی۔

\* \* \*  
خود ابوہریرہ کے احوال بتاتے ہیں کہ اس علم مکونہ دیجیکے تاہم کرنے پر اخوند نے گوں اڑا شیخ جانے کا خوف ظاہر کیا۔ اسی کی مراد ہے کہ خبری ہیں جو امراء حکام کی ذمہ داریوں اور نظام مکاروں کی بحالیوں اور فقتوں سے متعلق ہیں چنانچہ کتابوں میں ان کا یہ قول ملتے ہے۔

بیان اللہ کی نیا اہم اہم اہم مذہبیں کے الحوذ بالله، من رہ، اس المستین اہلیت کی نیا اہم اہم اہم اہلیت کی مذہبیت سے ادا مارہ الصبیان۔

اسیں بزریہ بن معادیہ کی امداد کی طرف اشارہ ہے کیا ان میں ہے۔

دکان ابوہریرہ یعنی لوشت اور ابوہریرہ کی اولاد تھی کہ بیرون اسیں اسیں مذہبیں باسماء منتشری تظام و معاصب مکاروں کے نام پر کہ ملنا نصہ بنا دوں لیکن اس سے مجھے جان کا خوف ہے۔

ایک بیانی۔ کیا مولانا میں اس سے ہی تو تھے نہیں کی جو مجھے ملنا نصہ کی ہے اور خود ابوہریرہ کے احوال سے ظاہر ہوتی ہے۔

قصوف کے اسرار و حقائق اگر واقعی ایسے کریمہ النظر اور خدا کی اس کو صحابہ کرام اور تابعین عالم ابوہریرہ کی زبان سے افسوس کر ابوہریرہ کو زدنی اور حلال الدم خیر ادیت تو ایسے تصوف۔ سے الٹ کر زینا۔ جو تصوف زدہ لوگ ابوہریرہ کے علم مکونہ کو تصوف توارد سے کر سکتے ہیں کہ وہ تصوف کی خدمت کر رہے ہیں وہ اصل میں خود اپنے باخکوں صوف کی ہٹڑیں کلائیں۔ کوئی اصل کا مطلب اس کے سوا کچھ نہ ہو کا تصوف اتنی بڑی چیز ہے کہ شریعت حق کے سب سے بڑے مسائل اور عالم صحابہ کرام اور حوان اللہ علیہم السلام اس کی مزایاں اگر دن اٹھاٹے سکتے ہے۔ یا پھر وہ بیس کیس کو تصوف کے اسرار کو صحابہ بھی نہیں سمجھتے تھے اس لئے وہ ابوہریرہ کی گوں اڑا دیتے اور صحابہ کے مسئلے سے بڑے بڑے نسل بخیں سمارک۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ صحابہ سے بڑھ کر صوف اور موسیٰ کوئی نہیں۔ تصوف اور ایمان و اسلام ان پر ختم ہے۔

زید نے بھر کو ان راہ پھر دی چنانچی سائیکلیں خرید کر اس طبق پر دیں کہ ایک دو سال ہیں پوری رقم قطعوں پر ادا کردی جائے۔ جو رقم کے علاوہ ہر راہ سو لے روپے ان سائیکلوں کا کاروائی بھی دیا جائے۔ جب تک پوری رقم ادا نہ ہوگی کاروائی بھی نہ ہو۔ ٹوٹ پھوٹ اور چوری کی ساری نقص و ادری بھر پر ہے۔ میراں کہنا کہ جو سو لے روپے کرائے کے نام پر لے جائے ہیں سو دے ہے۔ زید کہتا ہے کہ سو روپیں ہے آپ سے پوچھنا ہے کہ میراں کا ٹھیک ہے یا زیاد کا؟

### جوابت:-

ہمارے خالی میں یہ معاملہ صفتی صفتی میں ایک معاملہ ہے وہ معاملہ داخل کرنے کی ناجائزیوں میں آتی ہے۔ جب بھروسی کے تاب بیکھنے والا ہو اور کاروائی کی خیزی کا رہے۔ قرض خریداری میں بالاتفاق بیخ کام ہو جاتی ہے اور بھیجا دے کو اس سے زیادہ کوئی انتباہ باقی نہیں رہتا کہ قیمت کی ادائی جسم طرح اور جس وقت مطابق ہوئی ہو اسی طرح اور اسی وقت وصول کر لے خریدار کو حق پوتا ہے کہ جتنی قدر بعد اس نے قیمت کی ادائیگی کا معاملہ کیا۔ ہے اس سے پہلے ہی اس جیسے زبردست صرف میں نے تھے یا خرچ کرے۔ بس ملے شدہ وقت پر قیمت ادا کرو یا اس کے ذمہ رہتا ہے۔

ہمارے قیاس میں اس معاملہ کو مشتملی عدو دیں لائی کی ایک ہی شکل ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ سائیکلوں کا بیک یہ ملے کر کے کاشٹاں سائیکلیں میں تھیں اسیست میں سکتا ہوں جب بھی قدم ادا کرو۔ قبل ادا بھی قدم تھیں کا یہ پر رکھ سکتے ہو۔ اب شخص تانی اس رقم کو جو وہ قسط و اردیتا ہے ہی پاس جمع کرنا ہے اور جب پوری چوڑائے تو سائیکلیں خریدے۔ خریداری سے قلچ نہ کر سائیکلیں لے۔ ہی کی

حقیقت دیں اس لئے ان کا کرایہ ادا کرنے سے رہنا درست ہوا۔

مناسب پوچھا کر اس ستر کو کسی اور عالمی سے بھی پوچھ لیا جائے۔

### سوال:- از عبد القادر۔ جملواہماڑی شرک

آیت اعْتَصِمْ مَنْهُ أَدَّرَ سُولَمَةً مِنْ فَمِهِ كَوْلَتْ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ دیکھو قرآن میں صاف کہا گیا ہو کہ لوگوں کو غنی کیا اللہ اور اس کے رسول نے۔ لہذا ہم کیوں نہ رسول سائیکلیں ان سے لٹکنے پر اللہ خوش ہو سکے دیوے گا۔

### جوابت:-

ابنی سورتیں ایک جو کوہت سے لوگوں کو یاد رہیں ہیں جس کی وجہ سے جو اس جماعت پڑھارنا ہوں اور بہت سی جماعتیں بھی ایسی ہیں جو کوہوں کو یاد رہیں ہیں اس وجہ سے اس لئے اجتماعی حیثیت موبہ کر ثواب ملے۔ گوہیں جانتا ہوں کہ فتویٰ عالمگیری میں نفل فزار پا جماعت پڑھانا کمرہ تحریک ہے۔ اس کے بعد صاحب موصوف نے ایک خطبہ دیا اور افتدیر بھی جو کہ ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی دعا اور اجتماع برخاست ہوا اور یوگ خوب رہتے اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ دہمیوں کی جماعت یہ طلاقتوں کو مناسب نہیں سمجھتی ہے۔ لیکن ہم کہتا ہوں کہ اسیں حرج کیا ہے کہی لوگوں کو ثواب مل جاتا ہے۔ عطا تو دین اس میں کیا فرمانے ہیں؟

### جوابت:-

اگر ہم اتفاق ہو تو اوناں پا جماعت کے لئے حج ہو جائیں تو یہی اعتراض نہیں ہے۔ کیونکہ رسول اللہ نے حقول ہے۔ البتہ اس افضل پر ہے کہ اس کے لئے اوقات متعین کر کے سنت و عادت بنالیا جائے یا کہیں کیجاگے۔ تکلیف اس اور خلط خلط کا جماعت ہو گی کیونکہ جماعت ہر قوموں ہی کی شان ہے۔ نیز ہم یوم عاشورا یا جمعہ یا اور کسی شخصیت مکمل ہے اور اس جماعت پر اعتراض ہے اس لئے کہ رسول اللہ نے جمع کو اصل کے روزہ رکھنے کی مانع فرقی۔ جو اس لحاظ سے خاص ہے کہ اسیں ایک غیر معمولی سماں ہوتی ہے جو خلیل ہوتا ہے اور عمل دیگر اس دن کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ نہیں چلتے کہ روزہ رکھنے کا اس دن کی عزیز اہمیت پڑھائی جائے۔ لہذا رہنہ کو منع کیا۔ اسی طرح یوم عاشورا یا ایک عاصی دن سچے جس میں سنت ہو سوی کا الحافظ کر کے حضور نے روزہ رکھنے اور رکھوایا اس میں کوئی اور عاصی اور عذاب جماعت کر دیں تھیں دیکھ دیجی تباہی، جو جمود کو رہنہ رکھنے ہیں۔ یاد رکھنے ہر حکایت ہی کی چیز کوئی اور ہر شیزی عادات عادات نہیں ہوتی۔ خیر سنت رسول اور سنت خلفاء راشین کی پروری ہیں، ایجاد و بعثت اور عقلی نگہداشتیوں ہیں نہیں کیوں نہیں ملکاں خلفاء راشین سے نوافل پا جماعت کیلئے اعتماد کئے ہوں۔ مالک اکابر میں بھی بہت سی فرمائی تھے اور وہ صرف موچد بھی جس ہمروں تک دیکھے آپ کے بیمار، اٹھاڑا، لکھنیں پڑھی گئیں۔ (عبدیلمیث) دست نام الحافظ والاشدین المهدیین دیاں ایضاً عظیم خزاناتیں سوال:- (ایضاً) خلط معاملے

نے آنحضرت کو غزوہ و استیں تو حادث دیں اور آپ کے احکام کو کافی  
اموال خیانت ملے۔ یہ سب الشارعے رسول ہی کی وجہ سے تو حادث آئی تھے  
میں فصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قریبیت پر کہا ہے کہ رسول کی واسطے  
معنی بنا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے۔ ورنہ قدوش بالا نہ اگر رسول کی  
خیانت ظاہری و سیلے کی بجائے کسی بھی درجہ میں فاعل تعقیب کی جوئی تو  
اللہ تعالیٰ میں فصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضل سے!

غور کی جا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو سنا فقین کا ذکر فرما کر ان کی پیدائش پر اپنے  
کو وحی خواہ کر رہے ہیں کہ دیکھو ان لوگوں نے اللہ کے فضل اور رسول کی حادث  
کا لکھنا قبیل بدل دیا۔ جس بانٹا ہی میں کھایا اسی میں جھینک کیا۔ اور عمار  
شرک پسند حضرات ہیں کہ اس آیت کو رسول اللہ سے طلب کرنے کی  
عملیں باعث ہیں! اے دبالمعجیب۔

**سوال:** از علام محمد الدین صفحہ رائجہ وہی اور بی

براء کرم پارہ میکوں سوہہ لقرآنستہ اداۓ اللہ عسادی  
شیخی نافی قریب احیث دعوۃ الدایع اداۓ علی فلیکسیمیلی  
فنا یعنی موسیٰ بن ندیہ پڑھ دن۔ اس آیت شریف میں ای کے  
مسئلے کیا ہیں اور (۳) تکے معنی کیا ہیں؟ احادیث قرآن میں مذکونہ الگ تو  
ذی کا حافظہ نہیں، پا یا کئی قرآن شریف میں دیکھا لیں اسی طرح لکھا ہوئے  
کتابت میں غلطی۔ میرزا نبی ہوئی کے معنی علیحدہ ہیں؟

二十一

حریت ہے۔ پچھلے شہری کو ایسا عالم موجود نہیں تھے تو یہ مسحی  
سی بات آپ لوگوں کو تجدید نہیں۔ نفات میں عموماً الفاظ متن  
پریز عروف نہیں۔ اور ای اور بھی حروف ہیں جن کا مفہوم خواہ تبدیل  
مجبو رہا تا نہ ہے۔ ان دو لوگوں میں تیسرا لگ ہے اور ای اور بت اللہ یعنی  
یادِ حکم کمالی سے اور ای اور بت حروف ہیں جن کے معانی موقعِ محل  
کے اعتبار سے تختلف آئندہ ہیں۔ ہمارا ترجیح یوں ہے کہ حکم یا نیس سر اور  
امان لا ایں مجھ پر۔ کتابت کی تلقینی ہوتی تو ایک سخن ہیں ہوتی جب  
کہی نہیں ہیں آپ کے لی اور بھی دیکھ لئے تو یہ کیسے خیال کیا کہ کتابت کی  
غلطی پوچھ کریں۔

فوج شر

**سوال ۷:- نام عائد فو - سرخ سر**  
 ایک گاؤں میں دو مسجدیں ہیں۔ نشرتی حصہ میں چھوٹی مسجد ہے۔ اور بخاری حصہ میں بڑی مسجد ہے جس میں جمعہ کی نماز ادا کی جاتی ہے۔ دوسری

جن لوگوں کے دلوں میں توحید نے ہمدردی کیا وہ جنی سے لے لیا  
بہرولی درمیش تک میں اُلوی صفات مانتے اور منانے کے شاگن  
پڑتے ہیں اور قرآن و حدیث میں جہاں کہیں کوئی شو شسلی پڑے  
مطلوب کامل جاتا ہے مخفی تان کے اسے پہنچ باطل عقائد کی تائید  
میں شیش کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ دراصل قرآن و حدیث کو اس لئے تھیں  
دیکھنے کہ ان کے بیان کردہ احکام کا علم مصال کریں۔ بلکہ اس لئے دیکھتے  
ہیں کہ جو عقائد ہائے نفس زدہ قلب کو مرمغوب ہیں ان کی تائید  
کے لئے عمارتیں ڈھونڈتے ہیں۔ اب اسی آیت کو دیکھتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
يَخَلُّهُوْنَ بِالشَّوْمَانِ فِي الْمَوَاءِ  
رَفِقًا لَّهُوَا كَلِمَةُ الْكُفَّارِ  
وَلَعْنُهُمْ وَأَعْدَى إِسْلَامًا وَهُوَمُ  
رَهْبَهُوَا إِمَامُ الْمُرْبِيَّاتِ لَوْاعِ  
رَمَّا أَقْعَدُوا إِلَّا كُنَّ أَهْنَاهُمُ  
اللّٰهُ أَكْبَرُ سُوْلَمَانُ مُونَ فَضْلِيلَهُ  
قَانِي يَسُوْلُوْنَ يَلِفْ خَيْرَهُمْ حَمْرَجُ  
وَرَانِ يَسُوْلُوْنَ يَعِزُّ بَصَمَّا لَهُمَا  
عَنْهُمَا يَأْتِيَهُمْ فِي الْمَلَائِكَةِ  
وَالْأَخْرَى قِرْسَوْرَهُ تَوْبَرَ كَوْعَ عَلَهُ  
خَالِفَ رَفَعَتْيَ - آيَتِ اَنَّ لَوْكُوْنَ كَيْ بَاسَےِ مِنْ هِبَّوْ اِسْلَامَ

خیال فرماتیے۔ آیت ان لوگوں کے بارے ہیں ہے جو اسلام  
لائسنس کے بعد کفر کی طرف پڑھنے تھے اور یہی وجہ تھی کہ ہبظاہر  
سلطان پہنچنے ہوئے سلطانوں کے ساتھ ملے مجھے تھے۔ آئینہ اخیز  
دیگر سلطانوں کی طرح بالغ نیمت ہیں میں سے حضرت دیانت اور اس طرح  
ان کی ماں حالت ہمہ ہمیں۔ اس میں اللہ کے فضل کی کارکردگی تو  
حقیقت نفس الامری کے اعتبار سے ہے کہ جس طرح دنیا کے ہر کام میں  
اسی کا درست قدرت کام کر رہا ہے اسی طرح یہاں بھی اسی کی کار  
کرتی ہی تھی اور رسول اللہؐ کی طرف غنی بناللہ کی نسبت میں اصل لایحہ  
معنی ہیں ہے جس کا اعتبار دنیا میں ہر قدم پر کیا جاتا ہے۔ مشنی کیتے  
ہیں کہ فلاں کی راد و شہر نے زید کو اسیر بنادیا۔ فلاں کی عنایات  
نے بکر کو خوش حال کر دیا۔ ظاہر ہے کہ یہاں سے مراد نہیں ہوتی کہ  
”فلان“ اللہ جمل شاہزادی کی طرح غنی بنانے اور فضل کرنے کی حقیقی  
قدرت رکھتا ہے۔ اسی طرح آیت کی مراد صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

سچوں ہیں پر خود نماز بھی ادا کی جاتی ہے۔ دلوں سجدہ ویلے امام  
لئے گئے ہیں۔ چھوٹی مسجد ہمیں مرضی خود نماز پڑھی جاتی ہے اسکا  
انہر پر المہے۔ گاؤں کے لوگوں نے تقدیر اسے سے دلوں انہوں نے  
پچھوٹی مسجد کے پرانے امام کو اپنے سمجھ کر "نماز جو" پڑھانے کے لئے  
تجمع کر لیا۔ چند دنوں کے بعد ایک صاحب نے یہ جھگٹ اٹھا کر دیا  
ل جمع سجدہ میں جو امام پڑھ نماز پڑھاتا ہے اُسی کو جمع کی نماز پڑھانے کا  
قیام ہے۔ قصہ تصریح کر مقدمہ حاکم پر گذارے سائنس گی۔ حاکم گزینہ  
ایک نصف مراجع مسلمان تھے انہوں نے مفتی شہر کو یادا کر کے قسمی سے  
کہو وہی مفتی شہر نے دلوں انہوں کو ہشاہیر کا سرسری فصل صادر فرمایا۔  
حاکم وقت ایک تیرے آدمی کو امام بنانے کی تقریب میں  
علاقی صلح کرایہ گروال ہے کیا یہ فیصلہ

## احسن الکلام

اہم کے پچھے سورہ فاتحہ پڑھنے پر ہمیں سلسلہ پر اتنی جاہیں مدد اور  
مفصل کتاب کا جگہ اس موضوع پر کوئی ایسی کتاب نہیں لکھی گئی۔  
اس کو پڑھنے کے بعد کوئی مسلمان اسی سلسلے کے بالائے ہم تذہب ایسید گانی کا نام  
نہیں رہ سکتا۔ غلط ہم کے لوگ اکجھی کتابوں اور شہزادوں کے ذریعہ اس سلسلہ  
پر بحث و مناظرے کا فنڈھ کھڑا کر کے بھجوئے مسلمانوں کو غلط فہمیوں اور بدگانبوں  
میں ہتھا کرتے رہتے ہیں۔ یہ کتاب انشا اللہ ایسے لوگوں کا حملہ طیباں پر  
تو اس پاریں مفتی غرب کیا  
جواب ثابت ہو گی۔ قیمتی افادتی کے میش نظر ہی اسے پاستان سوچتا یا  
کوئی سکتا ہے مفتی شہر کے فیصلوں کو  
گیا ہے۔ دو حصوں میں مل تیپتا پر ہمیں آٹھ آنے والے مہر  
سے قریب بلکہ تیلات و دہمات کے  
حق یا باحر مطہر نے کیتے صرف اپ کا  
(مجلد جو روپے آٹھ آنے)

سیان کافی نہیں ہے بلکہ پوری اسی مقدمہ مفتی  
ہو گی۔ اتنا ہم صدروں کی کوئی پرانے اہم کی امامت جو در حملہ واص  
سوال ۱۔ از عبد الحب مذاہب۔ راجح دری للاح فضل باقیں  
براء کرم من در جذب میں استلزمیہ بری اور۔ حسکا جاہب کی شفیقی  
بر سکو فرمائیے۔

قریم مرشد کو صدقہ وقت مذکور ہے ساقیتی آتائے اور وہ  
اس سے سوالات کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں دو رسول اکرم صلیم سے متعلق  
جب سوال کرتے ہیں تو حدیث میں خدا استحق آیا ہے۔ اس کا  
کیا مطلب ہے؟ آیا رسول اکرم کو عالم و دنیا لا یا جاتا ہے یا کیا؟  
پیشتلہ میں مایہ الزراعی بنا ہوا ہے۔ ایک صاحب تاریخی

و پتی سلسلے کے ورقاہی سجدہ میں امام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضور مسلم  
جماعی بنتیت میں دنیا لا یا جاتا ہے۔ بلکہ جو حضرت آپ پر درود بھیجتے  
ہیں تو آپ بتاظر عایت اپنی قبر سے اس کی طرف دیکھتے ہیں وغیرہ۔

## بجا بث :-

یہ نہیں جانتا کہ اسی سلسلے میں آپ اور آپ کے احباب کو  
بیہ صینی کیوں سمجھتے ہیں۔ آخر کو شادہ دینی و دنیاوی کام ہے جو اس سلسلے کے  
تصوفی کے بغیر براک رہا ہے۔ جن امور کو اللہ تعالیٰ نے بھل رکھتا پسند کیا  
اور اس کے رسول نے مجھی تصریح مناسب پہنچی۔ مجھی ان ہر بخش کرنے سے  
اور لکھنے کا نکلنے کی خود رسول اللہ تعالیٰ مخالفت فرمائی ہے۔ حضرت  
 عمر فاروقؓ نے اس شخص کو کوڑوں کی سزادی  
عمر فاروقؓ نے اس شخص کو کوڑوں کی سزادی  
عنق اسی تفسیر پر بھی تھی۔ اندازہ  
بڑھ ہے؟

## بجا بث :-

فرماتے ہو تو قرآن کی آیت کا

کام عامل تھا اس پر بھی غر

فاروقؓ نے اس لئے اس

سزادی کا کام لیا تو ان کو

چھوڑ کر خیر ضروری بارکوں

تین پڑھنے والوں کا حسد

عوماً یا ہوتا ہے کہ علی کاموں

کو اس پاریں مفتی غرب کیا

گیا ہے۔ دو حصوں میں مل تیپتا پا پر ہمیں آٹھ آنے والے مہر

حق یا باحر مطہر نے کیتے صرف اپ کا

دریا بیر غرق ہو جاتے ہیں۔ قیامت جنت

دو فریخ احوال قبر کے باسے ہیں ہاتھے لئے اتنا ہی جانتا

اور انسا کافی سے جتنا اللہ و رسول نے واضح فرمادا عمل کرنے والوں کے

لئے اسلام کے واضح احکام دامصول بالا کافی ہیں۔ قبیلہ آنحضرت کی

شہریتیں کی جاتے ہی یا جنم لایا جائے گا اس باب پر یہاں آمدی

اور نکتہ افسوسی کہ کوئی سے کم سے کم تو وقت کا انتفاع کرنا اور دروازہ کا

باتوں میں پھنسنا تصور کرتا ہیں۔ جو قادر جی شیخی صاحب حبیم ائمہ جانے

کے قائل ہیں خدا جانتے احسیں اس کا پتہ دھی سے جلا ہے یا کسی علم سینہ

پر مبنی ہے؟ آیا رسول اکرم کو عالم و دنیا لا یا جاتا ہے یا کیا؟

پیشتلہ میں مایہ الزراعی بنا ہوا ہے۔ ایک صاحب تاریخی

م فواد غلط بینا در پھر کیا ہے پوچھا جیب یہ حبیم ابرٹھی مرضی مفتی و حاکم کا کمی تیرے شخص کو امام بنانے کا جھگڑا پر افضل نہیں۔

# جو بات، جنکے سوالاً حذف کر دیتے گے

(۱) شرک۔

قریانی صرف اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے درست ہے اللہ کے سوا کسی بزرگ ولی محبوب شہید حقیٰ کو رسول اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے بھی قریانی حرام ہے خواہ بوقت ذبح اس پر اللہ ہی کا نام لیا جاتے۔ دمماً اُصلیٰ یعنی اللہ کی تغیریٰ تیں اکثر مستند سخت رینے یہی الحکایہ ہے اور درختار میں الائشاد واللثاثات میں اور این حجۃ کی تواجر میں اس کے متعلق تصریحات بالکل واضح اور مستند و معتبر ہیں۔

(۲) استغفار۔

استغفار میں پاکی تہبہ دھیلے اور تہبہ بانی سے بلا شک ہو جاتی ہے۔ دلوں کو صحیح کرنا افضل ہے۔ اگر کوئی شخص دھیلے سے استغفار کر لے اور پھر دھو کرے اور پھر غماز میں شامل ہونے سے پہلے اسے بطور افضلیت بانی سے پاک کرنے کا خیال آجائے تو اب بانی کے استعمال سے اس کا دھو نہیں ٹوٹے گا۔ بشرطیکہ پشاپ کا کوئی تعلق خالی نہ ہو اور ہر ہاں یہ طریقہ سے مشترک جلوگ اسے بانی سے استغفار کرتا دھیلے گے وہ بھی بھیں گے کہ اس نے پشاپ کیا ہو گا۔ اور اس کے بعد جب وہ دھیلے کے لئے بغیر و ضرور کے شامل نماز ہو گیا تو خالی کر لیجئے کہ اس نے بلا دھو غماز پڑھی۔ اس طریقہ کے عمل استباہ ہو چکا ہے۔

(۳) من ماتی۔

کوئی شخص اگر دوسرو عنظت کی خاطر روز ان عصر کے وقت کلام ساختہ لانا اور عذر کے وقت والیں لے جاتا ہے تو اس ہی ہرگز قرآن کی بے حرمتی نہیں۔ جن لوگوں نے اسے بے ادبی پھرایا اور اس طریقہ دریں قرآن بند جو گیا افسوس اللہ سے ڈونا چاہتے۔ آخر کی طریقہ ہے کہ ہر شخص شریعت کے باب میں ان دھیلین اور عقول فاسد کا شکار ہو رہا گیا ہے۔ قرآن کی حوصلت اور بے حرمتی کی حدیں ہن ملتی قیاس دیجتا ہے۔ اسی قرآن کی سنت کی پاکیزہ روشنی سے تعین ہوئی ہے۔

(۴) پدعت۔

سنت کے پاس دائرے بنائی ٹھیک اور قرآن اور فتنہ دی وہ سنت ہے کہ اس اور بعد ازاں نصف رقم امام صاحب کو دینا اور

طرف آنحضرت کے اپنی قبرت دیجئے کہا کہ مجھی بیرون نزدیک خواہ مجھا بحث کا دروازہ مکول نہیں ہے۔ ہمیں حکم دیا گیا اس حضور پر درود بھیں۔ اب درود کی فضیلت ہاہمیت پر زور دیتے کی بیانات ہم یہ نکتہ نکالتے ہیں کہ حضور پر درود پڑھنے والے کی طرف اپنی قبر سے باقاعدہ دیجئے ہیں تو خواہ خواہ نہیں کاشیطان اسیں خالی گوشے نکالنے کا اور پوچھنے والا یہاں تک پہنچے گا کہ جب ایک بھی وقت میں دنیا کے دو دروازے اور سختالٹ اسست حضور جس بہت سے لوگ درود پڑھتے ہیں تو آنحضرت کس طرح ہر ایک کی طرف دیکھیں گے۔ اور پہلو بدل بدل کر دیکھیں ہیں تو یکجا یہ زحمت اتنے عظیم انسان کے لئے جائز گھی جائے گی کہ ہر شما درود پڑھنے پر ہمیں اور آنحضرت پر ابر پہلو بدل بدل کر ہر ایک کو دیکھنے کا فریضہ ادا کئے جا رہے ہیں۔۔۔ ملی ہے۔

خیز ہے کہ حیات بعد الممات یا حیات الائیا یا احوال قبر کے سلط میں وارد شدہ کلمات حدیث یا آیات قرآنیہ کا وہ طلب ہوتا ہی نہیں جو ہماری ظاہر کی زندگی میں سعی و سفر اور لطف و شر کا ہوتا ہے۔ پوشیدہ امور کے باسے میں جو اشادات دیتے گئے ہیں ان کی شرع مشاہدہ و جو جو دزندگی اور حواس انسانی کے ظاہری طریقہ عمل اور شعور و ارادت کے دنیادی اصول سے کرنی ہیں نہیں چاہئے۔ ہمارے لئے بن اتنا ہم کافی ہے کہ حضور پر جتنا ہو سکے درود بھیں اور یقینیں بھیں کہ ان تک پہنچ جاتے ہیں۔ عذاب پر بر ایمان نا یکیں اور قبر کے اندر پڑنے والے احوال میں عقلی و مानسی نکتہ آنحضرت نے یقینوں سے پکیں۔

عملات کو چھوڑ کر متابہات کے پھیپھی پڑنے والوں کو اللہ اور اس کا رسول پسند نہیں کرتے۔ یہ نہیں کہ کوئی حدیث رسول خلاف حقیقت پر ملکی ہے زیر کہ درود بھیجنے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حشم عطا کے مزاد اور نہیں ہوتے۔ زیر کہ الگ واقعی رسول نے فرمایا ہے کہ فریں ہر شخص کے سامنے مجھ میں کر کے پھر سوال کے جائز ہے تو یہ قاتل بتوں نہیں۔ جو کچھ حضور سے فرمادیا وہ تو یعنی حق اور سو فی صدی درست اور لازم القبول ہے۔ لیکن اس ہیں اپنی طرف سے ٹکلانے و متصوفوں نے چکٹ پسیدا کرنا اور لوگوں کو لا حائل با تو یہیں پسند انا مردانہ لکھا شوہ نہیں ہے۔ آپ اور آپ کے احباب کو چاہئے کہ لا حول پڑھیں اور اپنی اپنی حالات کی اصلاح پر وحیسان دیں۔

موجہتے گی تب بھی اس کے پیچے نماز پڑھتے ہوئے کرنے کے لئے یہ بات کافی سے زیاد ہے کہ اس نے اللہ اور بندوں کے خوف سے بچنے کا رکھ رکھتے ہیں۔ اس کی امامت کو بخوبی گوارا کر لیتے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں گناہ و نسلم سے نفرت کا کوئی جذبہ موجود نہیں بلکہ خارجی مسیحی عبادت کو ایک فاسد کے پیچے بخوبی ادا کر رہے ہیں۔

### (۲۷) کرامات اولیاء :-

شاہ عبدالقدوس حسینی شاہ مسٹر ہی میں اخلاقی پار یاد کر رہتے ہیں۔ یا بارہ برس بعد ایک ڈبی ہوتی برات کو پانی سے نکال دیا تھا۔ یہ اور اس طرح کی دیگر باتیں جو مسلمانوں میں ہیں وہ اُن لگائیں کے تالی ہیں۔ اول تو ایسی روایتیں زیادہ تر موجود ہیں۔

یا پس بعد الخا میر ہم جن کا کوئی معمول شوت موجود نہیں ہے۔ درست اگر کسی درج میں اپنیں مان بھی لیا جائے تو اُرچ اولیاء مکی کر سمجھتے ہیں، میکن سلااد اور قفل و عطا و عیرہ میں ان کا ذکر و میان عوام الناس کے پیچے دل و دلاغ کو اسلام کی صراحت سقیم کی جاتی ہے اور مالا اور جائزت کی صراحت اوضاعات پر لے جاتی ہے۔ اولیاء الشکر کی احتیاط اس سے نہیں ہوتیں کہ لوگ علماء پریش رہا کی طرح مرتضیٰ علیکم اخیں پڑھنے اور شفاقت کیں۔ بلکہ اس نے تجویز ہیں کہ لوگ رہا کی طرف کام مناسب انتظام کر رہتے ان کے نیک اعمال کی پیروی کریں اور عاقبت سنواریں کئے ہی شعبدے اور عجیب خوب کر شتم سادھو ہفت و فیروہ بھی دھکلائیتے ہیں۔ ساحرون کے کوششوں کا میان تو خود قرآن میں موجود ہے عجیب کشمکش اور شعبدے، کسی شخص کے ولی اللہ ہم نے پر دلیل نہیں بلکہ حضرت عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تو اپنے اتباع شریعت عبادت، نکوکاری اور اطاعت رب کی ومرے و ملکی کملاتے اور جو کچھ بھی کہا تھیں ان کی ظاہر ہوئی ہوں وہ اس لئے نہیں ہیں کہ اخپن قصہ کہا نیوں کی طرح منزہ ملے کہ پڑھا جائے اور اللہ کی درگاہ کی بجائے شاہ صاحب کی درگاہ میں بسجدہ ہائے نیاز و عقیدت لگ رہتے جاتیں۔ کاش مسلمانوں کو ہوش آئے!

### (۲۸) اجتہاد :-

اجتہاد کا دروازہ قیامت تک بند نہیں ہو گا۔ اگر مولانا مودودی کے بالے میں یہ سوال درست ہے کہ وہ اجتہاد کیوں کرتے

نصف عوام میں بازٹ دیتا اسے کام انجام دیتے ہیں۔ بدعت ہیں۔ اختراع فی الدین ہیں۔ جو شخص اپنے علاقہ تعارف میں اس شریع کو دیکھے اور غیر اسلامی رسم و رواج کو ناپسند کرتا ہو اسے چاہئے کہ اس رواج میں شریک ہے اسے کسی پڑھنے کے ذریعے دریافت کرے کر جائی۔ آپ صلی اللہ علیہ طریقہ کہاں سے یا ہے۔ الْجَابِ مِنْ قُرْآن و سنت یا اجماع و قیاس کی کوئی شہادت نہیں کی جائے تو اسے ہیں یا کسی اور دارالاوقاف اس کا صحیح دیا جائے۔ اور الگریبی شہادت نہیں کی جائے تو زریعہ محبت سے سمجھا جائے کو محلی بدعت و اختراع دین میں نہایت گناہ کا کام ہے اور اسی سے اعمال سے بخلتے نفع کے نہایت ضرر پہنچتا۔

### (۲۹) مقطوعات :-

مولانا ابوالاٹی مودودی نے خوف قطعات کے بارے میں جو پچھے لکھا ہے اس کا حال ہے پیچے کی وجہ سے پہنچا اپنے خواہیوں نہیں تفسیر القرآن جلد اپنے دیکھ لیتے ہیں تو اتنا ہی بھائیوں کو خوف قطعات کے بارے میں مختلف حلقات سلف نے مختلف قول کئے ہیں اور جو ذات مولانا ابوالاٹی مودودی نے ظاہر کی ہے وہ بھی بالکل حق نہیں بلکہ ان سے پہلے بغیر علماء فقاہ کی پڑھیں۔ حق یہ ہے کہ جب ایک گروہ اور اس کے تابعیں معتقد ہیں کسی شخص کے بالے میں ملے تو ان کو اس کی ہر تحریر پر تحریر ہر کتاب ہر عبارت میں کچھ نہ کچھ فی رہا بر نکالنے والے میں گے اور افزاں اور وغ اور الذاہر ارش سے بالکل پر بزرگ نہیں گئے تو یہ نا تکمیل ہو گا اگر خود و شخص یا درست قرآن پر بدلوں ہر لغو و لعل اغراض و الام کا جواب نہیں پھریں۔ مولانا مودودی صاحب کے خلاف اعتراض کئے ہیں جو پہنچت کام کر رہی ہے وہ تو ایسی ہے کہ اگر وہ قہوہ اولگ ہے خود قرآن پر اسکے ذمیہ خوب نہ کی جاسکتی ہے (ذمہ دار امام امن خالق)

### (۳۰) امامت :-

قرآن علم و راستہ حضرات کی قطبیت نہیں ایک نہیں کے بالے میں پر فصل کر دیا کہ اس پر زید کا حق ثابت نہیں اور اسکے بعد زید نے طاقت کے ذریعہ زبردستی اس پر قبضہ کر دیا تو اس کی حیثیت ناصح کی جائی ہے۔ پوچھ کیجس کھلم کھلا کیا گیا ہے اس لئے ہمیں کیتی سے تحریر کر سکتے ہیں۔ لوگوں کو جاہنے کی زندگی کے پیچے نماز پڑھیں۔ ہمیں بارہی بکال کر اگر کوئی بھی ثابت کر دے کہ زید کے پیچے نماز پڑھیں کا ہر ہت

پیش آئی۔ شریعت اسلام میں جتنے باندی "رامتہ-جاریہ" کہا جاتا ہے اس کا تو اچ وجدی نہیں ہے۔

ایک عظیم کتاب

(۱) ایضاً صیف الداہم شافعی اور امام بالک رحیم الشافعی کے حالات پر تو اُردو میں متعدد کتابیں ملی ہیں۔ لیکن امام احمد بن حنبل کی کوئی سوانح اہل کتب اُندھوں میں موجود نہیں ہے۔ حالانکہ مگر اس کی طرح یہ بھی طبی عرضت شان کے تقدیر و شرح لگائے ہیں۔ بھلاک پر حساب سید رئیس احمد جعفری ندوی کا جھنگوئی مصروف کے ایک نازح حقن محمد ابو زہرا کی معرکہ الارامتاب انہیں کا اُرد و ترجمہ کر کے امتی مسلم لوگوں کی غیرت خیز ترقی دی ہے۔ ترجمہ نہایت سلیس روشن اور مکلفت ہے۔ صفات پاٹخوں سے زیادہ سر و روپ دیدہ ذریب لکھائی چھپائی اجھی قیمت بخود رسم بھی نہ آٹھ آئے کتاب پاکستان کی مطبوعات کے اور سکریئر تکمیل نے خاص کوشش کی کچھ نتائج نہیں لگائے ہیں۔ مثلاً الفیض

**حیات شاہ ولی اللہ** اغترقہم ہندوستان میں علوم دین کا  
اچماز کرنے والے ان بزرگ انسان

کی مفصل سوال اخی جنی کو دسما شاہ ولی اللہ دلپوری کے نام سے جانتی ہے اور  
جیکے احسان سے امریت صلک کمیں سبکدوش نہیں ہو سکتی۔ باہم اختلافات ریکھتے  
وچالے گئی تا بدلی ذکر کروه ایکھیں یعنی ادا افہم لستہ تین اور حق سر پہنچ کر ان کے  
علی کارنٹ سے رونہ جاویدیں۔ نیکے آباد اجداد اور اساتذہ کا بسوط ذکر کر جی  
شامل کتاب ہے۔ قیمت مجلد چھ روپیے۔

ایک منتظر کتاب

رسول اللہ کی سیاسی نظری

شہزاد افاق تحقیق دلائل حجیب اللہ کے قلم سے۔ اشتہار میں اس کتاب کی تمام خوبیوں کا اجمالی تعارف بھی ممکن نہیں۔ میں تصریح ہے کہ مذکور صفات میں بیش یہاں تھامین و معلومات کے خزانے بھرے ہوتے ہیں۔ متعلقہ نقشہ جات اور حضور کے گرامی ناموں کی اصل کے ذریعہ بھی شامل کتاب ہیں۔ ہمیں جلد چادر پیے آٹھائے۔ لیکن مکتبہ قبلی دیلو بند (روپی)

ہیں؟ تو میسٹر مجی تھہرین لگز کہ رہیں ان سب کے باشے جسے جیسا ہے بھی  
سوال کروں گا! — آسمانی ذریثت کی ادارہ نہ لگہ شتمہ تھہرین کے  
حق میں آئی نہ مولانا مسعودی کے حق میں جو شخص قرآن و حدیث پر  
عناسیب حد تک نظر رکھتا ہوا۔ احوال دفن سے واقعہ ہو۔ شرائط  
امتحنا کا عالم ہو۔ عمل اشریعت کا پابند ہو۔ کہا تو سے جتنب ہو لے  
امتحناد کا حق پہنچا ہے۔ اگر کوئی ریاست کریمے کہ مولانا مسعودی ان  
شادا طاہر پورے ہیں اُن کے قبیل بیک ان سے حق اجتہاد چینا جا  
سکتا ہے۔ لیکن اگر ریاست نہیں کی جا سکتا تو اعتراف فرمے۔

جیوں کے لئے یہ جائز نہیں کر دہ آنکھیں بند کر کے کسی ایک  
امم کی تعلیم کر کے۔ اگر کسی مسلمان نے اپنے پیشیدہ امام کا مسلمان اُن  
ومنت کی روشنی میں درس رہے امام کے مسلک کی نسبت کروز اور جو ج  
ظرفیتے تو اس پر لازم ہے کہ اس مسلمان میں درس رہے امام کے مسلمان  
فتاویٰ دے۔ خود علمائے ادانت کرنے ہی ساتھ میں امام ابوحنیفہ کا  
مسنک چھوڑ کر درس رہے کسی امام کے مسلمان پر فتویٰ دینے ہیں جس کا  
علم پر عالم دین گوئے۔

”غیر مغلد“ جو اصطلاح اُبُر مسے کچھ جانتے ہیں وہ یوں کہہ لئے  
خوب ہے پر اگر تعلیم سے آزادی کا دروازہ کھول دیا جاتے تو اتنا دین  
ذائق بن کر رہ جاتے گا اور ہر سلسلہ میں جو اسے نفس کے تحت فتح فتح اور  
استحفاظ ہے جو اکریں نگے۔ تعلیم اُنہم میں بجا کے خود مقصد و منزل  
نہیں ہے بلکہ قرآن و سنت کی منزل تک پہنچنے کا ذریعہ اور وسیلہ ہے  
جو نفس و افقر علم و شرعیتیں دشمن سر رکھتا ہو اور عالم شریعت کا پابند  
ہو اس پر لازم نہیں کہ ہر سلسلہ میں تعلیم کا ذریعہ استعمال کرے۔ رسول کے  
سو اکتوی مخصوص نہیں۔ جہنم دین سلف سے بھی اجتہادی غلطیاں لیتے ہی  
ملکیں ہیں جیسے آج کے کسی جمہور سے۔ مژو و ری نہیں کہ چند سورس پہلے  
کسی فلم نے اگر کوئی اجتہاد کیا پہنچ دے لائیا صحیح ہو اور اس کے مقابلہ میں  
آج کا کوئی بخوبی اجتہاد کرے تو وہ لا تریا مغلد ہو۔

(۱۰) باندھی :-  
باندھی سے بغیر نکاح کے ہی محنت کی جاتی ہے۔ اگر لکھاں کی  
خشد طاہمی تو باندھی یا آزاد کے تباہی ضرورت ہمیں کیا تھی۔۔۔  
میکن میں نہیں جانتا آج کے دوسریں سائل کو اس تحقیق کی کیوں ضرورت

## حکی کا خاص نمبر

ادارہ منہ فصل کیا ہے کہ ذریعی کا پیر چھٹا شائع نہیں کہ گالکٹک فروری اور رائج کی منتظر اشاعت خاص نمبر کی شکل میں کامیاب مدد و شانع کے کام انتشار اللہ، جسکی عالمی قیمت ایک کروڑ چار آن ہو گی۔ ساظرین مولانا عاصم غوثی کی پریل تابوون لٹھر دالی تقدیروں کو نہ بھوٹے ہوں گے لیکن ایک بھرپور تقدیروں کا ایک احمد صاحب بن علی کتاب "ایمان و عمل" کے تازہ ایڈیشن پر مولانا موصوف کے قلم سے طافحت فرمائیں۔ نیز مولانا ابو محمد امام الدین کی تازہ تحقیقات تقدیم بھی شامل رسالہ ہو گئی۔ (وہ فتح ہے کہ وہ نہیں ہے جو مولانا ابو محمد نے پہلے کی تھی بلکہ ایڈیشن پر از سرزوں کی تھی ہے) سالانہ خریداروں سے اس نمبر کی قیمت الگ نہیں لی جاتے گی۔

ایجنت حضورات پہلے ہی سے اپنی مطلاو یتیعت داد فرخ و الحمدیں ایسا ہو کہ پہلے کی طرح ابکی بھی اخیر تین تین بار منگانا اور تو ایڈیشنوں کا انتظار کرتا ہے۔ عالمی قیمت ایک روپری چار آن ہو گی۔ باقی شرائط بستور۔ مولانا ابن العروس کی ایک صوفی صدیقہ اور ایک لوٹی صلبیتی فری اسلامی کتبی بھی اس نمبر میں دیکھیں۔ نئے دو قریب اور ستمہ پتھرے جب تک جاتے ہو تو قابل پڑھتے تھے۔

منیجر تعلیٰ دیوبند (بی پی)

## اصول تفسیر (دارود)

اہل شیخ الدین سلسلہ مراہ بن تیمیہؒ  
بڑی نعمت ہے کہ محترم اسلام کی بلند پایہ عربی کتب کو  
اُردو کے سلسلے میں ڈھال کر عربی زبانے والے مسلمانوں کو اسلام کے  
علم دہنے سے واقف ہونیکا موقع اہل علم بھی پہنچا رہے ہیں۔ یہ خفتر  
کتاب نیسا دی ہدایت کے اعتبار سے لا جواب ہے۔  
قامت ایک روپیہ

## تکفہ اثنا عشریہ (دارود)

حضرت شاہ ولی اللہؒ کے پڑے صاحبزادے حضرت شاہ عبد العزیز حودت ہلوی کو شہر زناۃ تینیف شیعوں کے روپ میں مسائل و نیز شیعی حضرات جو عقائد رکھتے ہیں ان پیغام بھرپور اور لا جواب تقدید۔ کتنے برس ہو گئے تک شیعہ مجتہدوں اس کا جواب نہ لاسکے ۶۲۵ محققیات کی ضخیم بذکیہ تینیف عدوہ کا غدر چھپی ہے۔ ترجی  
سلیں اور ہام فہم۔ قیمت تیرہ روپیے۔ مجلد بخت پندرہ روپے۔

یہ نقشہ کس طرز ترتیب دی گئی۔ کن ملائیں کتنی خفت اور کادش ہے اسے سرخ کر کاہیہ علامہ علم و حکم کے انتباہ سے کیسے تھے؟ ان سوالات کے جوابات اس کتاب میں مضمون تاریخ کا خزانہ، قیمت درود پر دھمل کر کرچ دوڑ دیے دس آئے۔

## حدیث کی ایک نادر اور قدیم کتاب صحیحہ شہام بن معینہ

شہرو صحابی رسول ابوہریرہؓ کا اپنے شاگردی مبتدا کیلئے مشہور کما برا بوجہ حدیث جسے شہرو تحقیق ہناب محمد حبیب الشعراً طیث کر لیا ہے اور جسی بار شرح کیا ہے شہرو ہمیں فتن حدیث پر لا جواب مقدمہ ہے اور حدیثوں کو بخشنا تپسے چاہیکر مقابل کے صفحہ پر ترجیہ اور تصریحی ترک، دینے گئے ہیں۔ اس تصریح سے باری دو علم و خوبی محضنک تصدیقی ہوتی ہے۔ یہ تصریح کہاں سے کب نا۔ اک تو خصل جسی کتاب ہی میں دیکھتے رسول اللہ تعالیٰ اللہ علیہ وسلم کہنے کے تو کتابت مقدمہ کو تو بھی شاہزادی ہی کافی نہ ہے وفید، چوتین پیچے آٹھ آئے (محمدجا ریشیہ آٹھ آئے) ہندوستان کی سهلی اسلامی تحریک

## اسلام کا نظری حکومت

دستور اسلامی اور ضابطہ معلومات جوں اسلامی نظام حکومت کے تمام ہیں اسکے نظری سیاست دیانتی تام گوشیں ریاست و حکومت، اور اسکے متعلقات اور امام دستوری معلومات کو وقت کی تھریزی زبان اور جدید تفاہموں کی روشنی میں نہایت پختگی کیسا تھا واضح کر لیا ہے قیمت درود پر عبد اللہ بن عباس ندوی۔

## سرہ و طوی

علم و اہمی، سوزوگد اور رعنے ای اور

کام گھورہ کلام۔ قیمت مجلد درود پر آٹھ آئے۔

## اشراف المواقف

حاکم الامامت بولما اشرف علی تھانوی کے ایمان افراد میں اعظم عرصے نیا ب پختے اخیر پھر سلسلہ دار چالا جا رہا ہے۔ تازہ ایڈیشن چار حصوں کا بھائی سٹ۔ مجلد درود پر۔

## شاہ ولی اللہ کی شہرہ آفاق اصنیف حجۃ اللہ ال بالغ

### سیمسل روڈ ترجیہ

از عالم ابو محمد عبد الحق خان؟ تو ہم ادھر الملاج نہایتی حرتو

وہ حضرات میں کسی مجدد کی قیمت بیشتر پر

### کتاب التوحید

از شیخ الاسلام محمد بن عبدالوهاب

ایک ایں مقدوس کتاب ہے جو مالک ترک

حدیث کے دلائل سے شرک بحث اور غیر اسلامی رسوم و رواج کی قلمی

کھوں کر اس پاکیزہ توحید کا ثابت کیا گیا ہے جو اسلام کا عین مطلوب ہے۔

آج کے زمانے میں پر قدم پر آپ کو کام میں گی تیجت جعلیں پوچھے

از فاضل اہل

ہندوستان کی سهلی اسلامی تحریک

از عالم ابو محمد عبد الرحمن

فاران کے مضمون سیرت نبیت

از عالم ابو محمد عبد الرحمن

کے باعث جو عظیم شہرت و مقبولیت، مکال کی اس کے پیش از نظر ہے کچھ

لذت بر لئے ترقی و خفت منگلتے ہیں۔ واقعیہ ہے کہ پیغمبر نہ سرف طالع

کے بلکہ مخفیت لکھنے اور بار بار پڑھنے کے لائق ہے۔

قیمت دی ہی روڈ پر آٹھ آئے۔ عالم ابو محمد عبد الرحمن

تاریخ علم فقہ اسلام ایک اہل دستور حیات ہے اور اس دستور

مکتبہ تحریک

# حوالہ حکایت

مترجم: — حافظہ امپوری

☆ کامیابی پہنچتے ہو تو مصلحت و جہد کے ہوا۔ ایسی جستہ وجہ جس میں تم کبھی رنجکو، ایک بند مطلع منتظر قائم کر کے بُرستے رہو، اگر راہ میں رکاوٹیں اور شواریاں آئیں تو تھلاں نگہداڑ پر کامیابی کا میالی ہے۔

★ حقیقت کو پائیں کی کوشش کرو ورنہ یوں دیکھنے میں تو ہانس اور گتے دلوں کی شکل ایک ہی ہے، لیکن ایک سے شکر ہلتی ہے اور دوسرا سے صرف چنانی بُری بھاتی ہے۔

چللا افلاس اور تنگی بُری لالاٹے گر جالت اس سے بھی بدتر ہے۔

★ تو اپنے آپ کو وہ ادب سکھا کہ ادب بُجھے دیکھو، ادب ہو جس ایس، ہمیرا عیب ہیں ہو تو اس کا انسن کو بُجھے زہر سے تو اسے نبات دے، بُجھے مارے تو اسے آپ جاتا ہے۔

چللا عہدات بھی زیادہ حقیقت سے فریب ہوتی ہے اتنی ہی زیادہ دلنشیں ہوتی ہے، الجھاوجس قدیمی پیدا ہوتا ہے بنا دت اور تکلف سے۔

چللا شہزادی طاقت پا کر زیادہ شریف بن جاتا ہے اور زیسی طاقت پا کر زدالت پر اترتا ہے۔

چللا اگر کسی عقلت کا حام نہیں تو نہ سمجھ کر یہ بات اس کی سے وقوفی یا نالائقی کی وجہ سے ہے، یا اگر کوئی جاہل بُند مرتبہ پر پھونخ ہادبے تو وہ خیال نہ کر کے اسکیں اس کی عقلتی کو کچھ دخل ہے۔

تجھی کا خاص نمبر کم ارشح ہے کو اب و تاب سے شلنگ ہو رہا ہے جس کی قیمت ایک روپیہ پار آنے ہو گی۔  
صالانہ خریداروں سے ملحدہ قیمت نہیں لی جائے گی ..... نیبھ تجھی۔

# نالہ کشمکشی

عامر عثمانی

هزار طاق سمجھے سیکڑوں چراغ جلے  
یہ زمیش ہے ساتی خدا کا نام نہ لے  
بہت سی عمر گذاری ہے گیسوں نکے تدے  
لحد پر عُرس ہو، چادر چڑھے اچانع جلے  
جے بغرضِ محبت ترے ستم رنگے  
ہجومِ شوق میں تینوں پر رکھ دیوں گئے  
ہم ایسی غُرت و حشت سے درود دے بیٹے  
اجل کا وقت جو آیا تو، ہم نے ہاتھ سکھے  
کہ انہیں میں چراخوں کی ساتھ دل بھی جلے

حُرم کے حق میں وہ ما رائیں عامر  
دل دماغ جو بچپن سب بندکے میں پلے

<p>ہماری موت ہے دھماکے پہنا ہمیں دھماکے کے رخ کو موڑنا ہے ہمیں زیبا نہیں باطل پرستی ہمیں باطل کے بت کو توڑنا ہے</p>	<p>ہمارا مقام ہن ابو الحمام الدین رضا گرجی</p>
---	--

(ستقل عنوان)

# مسکد مسجد نانک

## ائزہ۔ مولانا بن العسکر ملکی

میری قلمی گھوڑوڑ کے لئے تو سات آٹھ صفحے پہلے ہی ناکافی تھے اور کئی ہی طوفانوں کو سمیٹ کر رکھنا پڑتا تھا۔ اب خراقی بزرگ کی شمولیت کا حکم ہے تو اس کے سوا الیک ہوں کہ اللہ مراسلہ نکارہ ن اور اپنے طبقی کو نیک توفیق دے۔

پہلا اشتہار ہے راز شیر

"حضرات! آثار شریف صاحب (۴۲) شہر سری نگر سے چار سوں کے ناصطہ بی طرف شمار آنحضرت صورہ کے دریافت جیل آجھا کے۔ قی سال پر داشت ہے۔ اس عالم پر نعمت علیہ ہے، موسیٰ مقدس نبی اکرم نبی مسیح سے بشارک نبی اکرم، قدم شریف نبی اکرم میں اصرار اکرم، علیہن شریف می اکرم، چارہوں تریتیں چار بار یاد یا مصطفیٰ (۴۳) کے مصادیج احباب شیخ میں عبد العاقوہ میانی کے کرتبہ بشارک اور موتے

شریف باشد موجود ہیں।"

یہ اشتہار کی اہمیت سطور ہیں۔ آگے اس صحیح گنجی عبارت ہے جس کی ترقیات کی تفصیلات دغدھوں میں اور یہ بھی ہے کہ حکومت کی طرف سے آمد و رفت کے لئے بس سروں کا انتظام کیا گیا ہے۔

بھل اذلیتیں ہیں یہ تسبیب اس تجارتی معاملہ میں کیا ہوں۔ اچھے کاروباری ہمیشہ موقع محل دیکھ کر منافع بخش تجارتیں کرتے ہیں۔ کارخانے کھولتے ہیں۔ اسیں کسی کو کیا اعزاز ارض و سلطنت اور جاہیں، مارکیٹ اور جو ہے عقل محدود کو حق ہے کہ ان کے خیر مدد پڑا ہوا ہے۔ کوئی حدود کو حق ہے کہ ان کی جہالت اور مذہب پسندی سے جتنا چاہیں فائدہ اٹھاتیں۔ ہم اور نہ طبھڑا اتری آٹھ صفحات سے۔ اب چلتے ہیں اور کچھی کوئی کوئی کوئی مشورہ دیتا ہوں کہ یہ جاپ قلم گھس کے اپنا سر کھپلتے ہیں اور چینی دال نوش فرمائے ہیں اسے طلاق دیجئے اور ڈینکر ا

تمامی نوحشت ۵۶ رقمہ ۱۹۷۴ء۔

ملائک جاندے اور ناجاندے تھے!

چار تسلیک سمجھا ہیں پر جعلیں گرتے تھیں

تفصیل اس اجمالی کی ہے کہ تخلیٰ کے ساتھ آٹھ صفحے جو ایدیہ شیری خلیٰ کی عطا سے ہر ہمیشہ ملا۔ اگر گھوڑے دوڑ لئے کیتے ملے ہجئے تھے ماسروں کے ساتھ چڑھتے نظر آئتے ہیں۔ ذرا اندازہ فرائے کشمیر میں پچھلے لوگوں نے مذہب کی دکان کھوئی۔ ملا کا اس سے کیسا تعقیل، اب ایک صاحب ہیں کہ انہوں نے اس دکان کا اشتہار اپنے تخلیٰ کو بھیج دیا اور فریڈا لہ ملا اس پر رائے زدی کرے۔

دوسرے صاحب ہیں انہوں نے ایک دنگل کا اشتہار بھیج کر ایڈیٹر تخلیٰ کو لکھا کر ملا سے اس پر بھروسہ کردا۔

تمیسے صاحب ہیں۔ صاحب کیا پہلے شاعر ہی جاتا احوال مجاہد را اور اللہ زبده و دام اللہ حمادہ انہوں نے ایک حدود نظم بھی اور ایڈیٹر تخلیٰ کو لکھا کے دا خصل در ملا کیا جاتے۔ یعنی مسجد سے مجاہد ناک "میں جلدی جائے۔

چوڑھے صاحب ہیں تاج الدین رام نگری۔ انہوں نے ایک کمی صحفہ کا برا مکتب ہی ملا کے نام لکھا۔ حال نکل ملا ایک صفحہ سے زائد کا خط دیکھ کر مرگی کا شکار ہوا جاتا ہے اور خیال ہے کہ کسی حکم مکوب ہی کے ہاتھ سے ملا کی مرت کھی ہے۔

لیکن افسوس ہے ایدیہ شیری پر کہ نہیں سمجھتے وہ ایک ہیں اور دوسرے دیا ہے مجھے حکم کے شامل کروں میں یہ چاروں چیزیں اپنی ڈائری میں اور نہ طبھڑا اتری آٹھ صفحات سے۔ اب چلتے ہیں اور کچھی کوئی کوئی کوئی مشورہ دیتا ہوں کہ یہ جاپ قلم گھس کے اپنا

ہی ہے کہتے ہے تو تم طوک کے میدان میں آؤ اور دو دو ہاتھ کرو۔ وس کے بعد سلطنت کے تھے میں احمد علی عقی عن سب حالت کی جیتنے  
نے عنوان ہی بیٹھا کو حضرت مولانا خیرہ الحمد الالاو سلطان مجتبی اس طرح  
ہر نے چاہیں تھے کہ حضرت مولانا علام احمد علی عقی عن مسلمان خالی العالی۔  
خبر ہے تو ناجائز کا مشمودہ تھا۔ ز قبول ہو تو لعنت بھیج چلے  
فائدہ پر لھایا ہے۔

میں نے اپنے رسالہؐ میں پرست علماء کی مدد و دعویٰ سے مذاکلہ  
کیے۔ سماں۔ میں مدد و دعویٰ صاحب کی کتابوں کے جواب  
دیئے ہیں۔ اگر مدد و دعویٰ صاحب اور میں سے کوئی والغ اعلان  
نامہ کر دی تو ایسا مسلسل پائیج روپی مدد و دعویٰ صاحب کو  
العام دو گا۔ احمد علی عقی ہے۔

میرا جی چاہتا ہے کہ اس کے جواب میں ایک صحیح میں بھی ہوں۔  
یہیں اس پیلے میں بولوی احمد علی صاحب کو اس بات کی داد دوں گا اور جب  
اونچے رسم پر کہتے تو بولوی طرح مغلوب نے بقول شیخ کو کھلتے تو اپنی  
کالکھانہ چوریت بھر کر بخیجی ہے۔ اسی مقول پر ان صاحب نے عمل کیا  
ہے۔ چنانچہ اپنے دھکر ہے ہیں کہ اپنے نئے نو تعلیم خود حضرت مولانا مصطفیٰ  
رحم فرمایا گیا ہے۔ مگر مولانا مدد و دعویٰ کے لئے کوئی اتفاق آداب نہیں  
کویا حضور توپیران ہیں اور مولانا مدد و دعویٰ مغلیکتب بھی وہ خوب نہیں  
ہے جسے "قدس ذریعت" کا نام ریا جاسکتے ہے اور اسی فروع نیت پر  
جمال ناصر صور والے تحریر کرتے ہیں۔ افسوس کہ مولانا مدد و دعویٰ اور ان کی  
جماعت والے نادان و احق نہیں ہیں، ورنہ لٹکوٹ باندھ کر کہ دپٹتے  
اور اسی دن احمد علی صاحب کی حضرت بولوی ہو جاتی کہ چھاپنی اور  
چودہ سال قیستگی، اتنے والامروں میں ان بھر سے جیل میں جا پڑتے  
اور خدا و اس طبق کا نیر کھنکہ والی پولیس اس کی جماعت کے دفاتر پر چھاپ  
لئے اور ان مانے تعلیم دھلتے۔

خیر میرا ابی چیلنج ماضی ہے۔

حضرت مولانا قاری علامۃ الحاج جناب مولانا البر  
کی دیوبندی تلذذی مظلہ العالی کا جناہ احمد علی  
الاہوری مولوی کو چیلنج ہے۔

"اللہ لا ہو کے مولوی صاحب! میرے پیر شاہ یونقہت، رہی  
نے جو کتاب لکھی ہے، مرآۃ الدجالین و غصۃ الشیاطین" اسکے

امن پاکس کی جگہ چند یہ میں خرد لیجھے۔ اس کے بعد مارا کام بھجو پر  
چھوڑ دیتے۔ میں آپ کو تواش اکرنا ہو گا اور جب خواجہ قطب الدین اسے  
کام از امام و خاص کاریج بن جائے تو عیشیت جاہش کے نہاد سے  
وصول فرمایا کریں۔ اور بھی بھی تو اونچے۔ کہ دراز میں "حسان" کی  
لیکنڈ فرمایا کریں۔ اشد اللہ شیر سلا۔ سال بھر من اگر قوند بارہ ایج  
اویز سینہا ملحن نہ بڑھ جائے تو میرا میرا زندہ۔ کشیری تاجر دوں نے تو صرف  
تیوں سو بر سر پہنچ لگرنے والے سمجھ کے باں اور جو تے اور لشائیں قدم  
و بغیرہ سکھے ہیں۔ میں اپنے خواجہ کی درگاہ میں حضرت آدم کی لڑپی،  
اماں تو اکی اور ہنی۔ بلکہ شیطان کی دہ دار ہی بھی رکھوں گا تو انکا بیوہ  
سے پہلے فرشتوں کا اسٹاد ہوتے ہوتے اس کے ہمراہ مبارک پر تھی اور  
جو انکا بیوہ کے بعد شاید کسی فرشتے نے موٹلی لٹھی۔ بلکہ شاید کیسا  
ہیں تو بھین کے ساتھ اس فرشتے کا پارا نسب نہ رہیں گا۔ علاوہ  
اس کے میں ایک تھر رکھوں گا جس پر مجھے ہوتے خون کے لشائیں ہوں گے  
اور من کے ساتھ تباہت کوں گا کہ دری پھرے جس پر بنی اکرمؐ کے  
دن ان مبارک شہید ہوتے وقت خون پر کا تھا۔ نیز دیکھ پھونس کی  
جھوپڑی بنا کی گا جس کے متعلق میرا دعویٰ ہو گا کہ یہ دیکھ علیہ ہے  
جس میں حصوں سے فتح کی دعا مانگی تھی۔

کاشش ایڈیٹر تکلی دنیا کے مزون کو کچھ کمریری رائے مانیں  
اوعلیٰ طور پر اس آیت کا مطلب بھیں جس میں اللہ نے بعض انسانوں  
کو جانور سے بھی پتہ کہلہ ہے! کشیری تاجر زندہ باد۔ اکفر و شرک زندہ باد!  
ام فلم زندہ باد! -

دوسری اشتہار جسے میں نے دنگل کا اشتہار لکھا ہے چار صفحے کا  
ایک پیغام ہے جسے بورانقل کرنا صلح خراب کرنے ہے۔ ایڈیٹر تکلی  
کے مقابلہ امر۔ بلکہ سخواہ کی حقاً نظرت کے خیال سے اس کا ضروری  
تعارف کرنا ہوں کہ یہ جناب مولوی احمد علی الاہوری کی طرف سے شائع  
ہوا ہے۔ اس میں ایک صفحہ پر تفصیل ہے کہ مولانا مدد و دعویٰ کو کسی بیٹت  
پر لقین ہیں۔ ایک صفحہ پر یہ ہے کہ مولانا مدد و دعویٰ تمام مفسرین و  
محشریں کی توہین کے مرکب ہیں دصفحوں پر اصل مضمون ہے جو اس  
پیغام کی اشاعت کا نہاد ہے۔ اس کا عنوان ہے۔

"حضرت مولانا احمد علی صاحب کام دعویٰ صحت کا چیلنج"

اس کے ذیل میں آپ نے مولانا مدد و دعویٰ کو دعویٰ سے ماظہرا

اندوخت کے کرایہ کے ملادہ کھانے اور بالشر کا سفت  
انظام کرے۔

اگر آپ کو دینوبند آئے ہیں تو یعنی عالمہ پرتوانی شہر  
لاہور میں ایک مجلس کا انتظام فراہمیے۔ جس تاریخ تینین آپ  
کے خطوط اور آپ کی کامیں پیر حاضر ہو جاتیں گا اور مجلس  
عماں میں آپ کے باختہ پرچز درج لکھوں گا اور خطوط اور  
کتابوں کی تحریر میں سے ماوس کا اندیشائی اور جھوٹ کا  
فیصلہ کرے گی۔ اگر آپ کے خیالات میں ہیں پیر حیرت  
درستہ التر ملیہ نے ظاہر فرماتے تو بتائیں آپ سوانح کدھرے  
ہے؟“ (حضرت رسول اللہ ان العرب فی کان الشرو)

لوگ شاید کہیں کہ مولوی احمد عینی نے قوایق روضہ پر جواہر  
اعلان کیا اور مسلمانوں پر اکا اعلان کرتا ہے۔ شاید ملک آپ اڑانا  
ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ملا غریب تو واقعی اتنا مغلس ہے کہ اپنے  
پاس سے جنے کا حامل ہے تا توڑھائی آئندی جو الٰہی ذرستے ذرستے  
اعلان کرتا۔ لیکن یہاں معاملہ یہ ہے کہ امریکہ نے ایک لاکھ لاکھ الارسی  
غرض سے بھجوائے ہیں کہ مولویوں کو اس طرح لڑاکھیں مغللطہ ہیں۔  
اور یہ عمر غایبیتی اُتے، دل طھوول کے انعام دد۔ اُدھر روس سے بھی دہ  
لائکرڈیں وصول ہوتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے انشاد از الفرقی فضا  
لکھی چکلوادا اور خاص طور سے مولویوں کو خریدو۔ جناب پیر حاسانہ  
خرشکوں کو لکھا تھا کہ مولانا نو دو کو خریدنے کے باشے ہیں کیا کافی  
ہے۔ خرچوں نے لکھا کہ انکن ملا ایسا مودودی کو خریدنا ہیں کیا کافی  
یہی کوہہ کالاناگ ہے جو ہنکے مفادات کو سب سے زیادہ ڈستا  
ہے۔ اسکے خرچی نے کی پوشش کی ہے اپنے اس سے تو نہ ہیں کافی  
طاری ہے۔ کسی طرح سچے نہیں چڑھتا ہذا اسے پل دو۔ مٹا دا برباد  
کر دو۔ صدر امریکہ آئرلنڈ پارسیت ہے اسی اتنی کہ دینوبند کو مولوی  
تو یا انکی نزیری انکیہ اللہ کے نیک بننے آپ سے آپ وہی کر رہے  
ہیں جو ہم چاہتے ہیں۔ البتر جماعت اسلامی کو کھلنا ضروری ہے۔ اور  
اس مسلمانوں کوچھ بھی خرچ ہو رہا ان کرنا۔ ڈائریکٹر ہیں گے۔ دینوبند  
میں ایک غیر دینی قسم کا مولوی سلسلہ جماعت اسلامی کی طرف اور  
کر رہے۔ اسے غریب سکو تو خریدو۔ اور نہ باخہ اسے تو کسی مقدمہ میں  
چھسادا۔ حقہ یا میں بنت کر دو۔ تنگ کر دو۔

صفحہ ۹۳۶ پر انہوں نے تحریر فرمایا۔ اپنے پورے کے ایک  
مولوی احمد علی کا یہ خیال ہے کہ شیطان کو حضرت اُم کے نئے  
علم صحیہ حیثیت میں اللہ سے بھول ہوئی اور دوسرا بھول ہے  
ہوئی کہ شیطان نے جب بیوی ہماری تو عطا زادی سے اسکے  
عفادہ ان مولوی صاحب کا بیوی ہے کہ قرآن و حدیث کو  
جنباً صحیح میں نے کھا لائی تھا بارہ موسال میں کسی نے فسی کھا  
۔ اور یہ اپنے مریضوں کو مجکھ سے تعلم دیتے ہیں کہ سری یزدی  
کرتے رہو جنت میں سب سے اچھی طالبیں دلاویں گاہیں کاہیں  
مقام خاتیں فیض میں سب سے اوپر انجیار کی صفائی ہے۔

ان مولوی صاحب نے مجھے (یعنی پیر سیر کو) ایک خط میں  
لکھ کر رسول اللہ عالمی امور کے انتظام اور اسلام میں مجھ سے  
شروع ہلتے ہیں اور خروج اٹھا کر ایک دنیا کی انتربت اسٹریٹ اسٹریٹ  
خوبی میں پڑھتا ہے۔ ایک اور خط میں انھوں نے مجھے  
لکھ کر تو بھی پیر سیر ہو جا پہر و کھ عرش دلگھی میں کھانا  
ہوں خلیج چھوڑتھم ہے۔ پیر سے موت ہیں قدمستا جائیگیہ  
ان مولوی صاحب کی ایک کتاب پر سفلہ اصلیۃ العلامہ  
۔ اسی میں صفحہ ۲۵ پر انہوں نے لکھا ہے کہ من یکاں جو ہی  
کے بعد قرآن و حدیث کو صرف میں نے بھالے ہے اور مارے  
مفتریں دیویں جھکٹے رہے ہیں۔ سفلہ میں پڑھے کہ  
میں اللہ ہیں اور اللہ ہیں۔ محمد میں خصوصیہ اور میں خصوصیں  
کیجھ میں سے ہے اور میں سچے ہے۔ اپنی ایک اور کتاب دیوی  
الہام میں صفحہ ۲۷۹ پر لکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادری  
اصل میں نہ تھا یا تھا، بلکہ میں نے ان کی نبوت کشید کری  
اور یہ نبوت اپنے مجھے دیجی کی منصوبوں سے فرازی ہے۔

لے حضرت ایرپرہا صاحب کے نام آپ کے لکھے ہوئے  
یخطوط جوں کا اور یہ کسی پیر سے پاس ہو جوہد ہیں اور دینوبند  
دینوبند کتاب کے علمی شکنے بھی بخوبی ہیں اور میں نے ان کا  
بیہم کرا رکھا ہے۔ اب دینوبند آپ کو جلیخ کرنا ہوں کہ آپ  
دینوبند شریف لے آؤں یا اپنے کسی دیکھ کو ٹھیک ہوں۔ کوئی بھی  
حوالہ نہ ثابت کرنے پر یہ خادم فی جو الہ دین ہزار دینے  
۔ کوئی نصف میں کے پائیں ہزار ہر سوئے ہیں، میں کہے گا۔

فاتحہ سوچا ہے۔ فرمدی تو اتنا ہی جانتا ہے کہ جب کوئی دیوبندی مولوی یا بریلوی ہوتی اسے دیکھے کافی پتے نیاز مندوں سے بکھر کر دیکھتے ہیں جو ان خیشون ملعوتوں مردودوں فرنڈیوں خارجیوں اور محترمین مخصوصوں مگر اپنے چکرالیوں کو کس خیافت سے برسم اہل اللہ اور اولیاء اللہ پر طعن کرتے ہیں۔ ایک نیاز مند کے گاہ حضرت آپ تو خواہ نجواہ ڈھیل دیتے چاہے ہیں ان اعیشوں کو کرو۔ یعنے اشارہ پر جاتیں را لکھ کاڑھیرا۔ جواب مل گا۔ رحمۃ العالمین کے اسوہ حسنہ کا خجال آجائیں ہے ورنہ حکم کرو یا ہوتا بھی کا۔

اب تیجے لمبا خط۔ رام ہیں تاج الدین احمد رم تحری چونکہ رام تحریر نہ اس میں ہے اور نہ اس دین تاؤں کا فتویٰ تراستھان ہے اسلئے شرعاً کرنے سے پہلے تحریر دل کے انکوٹھے چشم لگھے۔

جانب ملا صاحب آداب!

اس "آداب" پر آپ خفافات ہوں جب شاکر صاحب ہیئتی ہی حضرات مولانا عامر عثمانی کو "تسلیم" لکھنے پر اُترائیں تو آپ کو اس کے زیادہ اور کسی بیرون کا سختی تراویدی جاتے۔ پھر حال بعد آداسے آداب و تسلیمات غرض پر دار آپوں کو مولانا عامر عثمانی کی بخوبیہ تحریر دل کے بعد آپ کی تصریحی و مراجحی لفظوں کی ثابتت ضرورت مجھ سے ہوتی ہے۔ آپ تو تفسیح و مراجح کے لامائیں اس لئے آپ سے اس مسئلے پر کچھ کہنا۔ اُتنی کو سمجھ دکھانا چاہیے۔ پہنچنے اور رونے کی طرح تفسیح و مراجح بھی انسانی نظرت کی ایک طلب ہے اس لئے میں مولانا عامر عثمانی صاحب سے خاطب پہنچنے کے بجائے آپ کی ساختہ تھوڑی دیر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔

زبردستی کے تجلی کے آغاز تھن "لوہر نہ دیکھا مولانا" دام عثمانی نے مولانا عبد القمر کے مخصوصوں پر جس لسانی لب دہلوی میں تھی کی ہے وہ مجھے بہت پتہ آیا۔ جب حق و باطل کھل کر دیکھ دیو جو جانش تو باطل کے مقابلے میں اسی طرح کے لب دہلوی کی ضرورت ہوا کرتی ہر ہمدرد جماعت اسلامی والوں کی بیرونی پسند نہیں کر رہا۔ دیوبند تو اپنی خارجی و محتسبی سب کچھ بناتے رہتے ہیں اور جماعت اسلامی والے ہیں کو ان کی اسی لب دہلوی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں جیسے کہ ان کے پر مرضت ہیں۔ یعنی دیوبندی ہے جو ان حضرات کے دلاغ کا پارہ ماعت دل پر آئنے کے بجائے روز بروز اونچا ہی ہوتا چلا

اب الالمجاہد زاہد کا فخر شیخ مرحوم شرائی شاعر حجازی نظم پریق ستم فرمائی ہے۔ لکھتے ہیں:-

جس طرف جاؤ جو هر جاؤ اُدھر مودودیتے  
بن گئے ہیں ہر سے حق میں دروسہ مودودیتے  
خواب میں بھی محمد کو آستینیں نظر مودودیتے

لے غم دل کیا کروں لے دشت دل کیا کروں  
جی ہیں آتائے تو سائل اور سائل "یہو نکروں

ڈال کر پسروں طوبایر دلائل پھونک دوں  
ان کے اخبارات اور اسکے رسائل چھو نکروں  
لے غم دل کیا کروں لے دشت دل کیا کروں

ان کی بدگوئی سے بازاوں مری عادت نہیں

خوبیوں پر بھی نظر ڈالوں مری نظرت نہیں  
دُور پر یہ قبضہ رہ جائی "مری فرشت نہیں

لے غم دل کیا کروں لے دشت دل کیا کروں

ان کی تعلیمات ہیں مقبول خاص و عام بھی

ان کے لشکر چکے شیدائی دشمن دشمن بھی  
اور یہاں "خارج" ہے ان کا دعویٰ اسلام بھی

لے غم دل کیا کروں لے دشت دل کیا کروں

راسدر شکے ہتھ تھے عالیوں کی اک سپاہ

تھے خداوند ان افعت کی گزائی ان پر نیگاہ

چھر بھی ان کا غرم حکم ان کی بہت آہا

لے غم دل کیا کروں لے دشت دل کیا کروں

ستکرے ایک طوفان بلا ان کے نئے

لکھتے ہی جیلوں کے دروانے ہیں دلائل نئے

پھر بھی اک نعمت ہے راہ ابتلاء نئکے

لے غم دل کیا کروں لے دشت دل کیا کروں

جی ہیں آتائے کہ ہر مودودیتے کو ٹھوکتے ہوں

اور پھر اک ایک کے سینے میں خجھو نکروں

بیس چلتے تو اُتریں دوزخ میں سب کو جھوکروں  
لے غم دل کیا کروں لے دشت دل کیا کروں

خدا بہر جا شاہی ایسا حبیتے اُن فلم کا کیا

اگلے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس مطلعے میں خود مولانا عامر حنفی عثمانی مخصوصیت کا شکار چڑھتے ہیں۔ مصری و فدقیم دادا العلموم دیوبندی اور پاریوں کو "فرما" اور "یاران حاشیہ" دو نہیں ہیں۔ جہاں تک اقامت دین کی دعوت کا تعلق ہے میر کا جامع ازہر ہندوستان کا دادا العلموم دیوبند ہے۔ اور ہندوستان کا دادا العلموم، دیوبند میر کا جامع ازہر ان دلوں میں تینوں فرم تو دیگری "کا کوئی معاشر نہیں ہے۔ ورنہ صردی دفعہ اولاد" میں بھی قیامِ کریمانہ کا مصروف ساقہ دیوبند سے ندوہ کا تعین ندوہ ہے جسیں بھی قیامِ کریمانہ کا مصروف ساقہ دیوبند سے ندوہ کا تعین کوئی نہیں ہے۔ لیکن وہ ندوہ میں اس سے نہیں بھروسے کہ ندوہ والوں کو بھی ای مدت دین کے مردم کا چھوٹت لائق ہے۔ اور وہ لم ارکم جماعتِ اسلامی کو اکابر دیوبندی طیخ خارجی پختنی اور ضلال و سفل نہیں سمجھتے اور اخواتِ رکعتیک سے ایک قدر صدی حامی ہیں اور مولانا علی حسین ندوی خواہ صورشام و غرب کو سسلی اقامت دین کی دعوت نہیں ہے ہیں۔

مولانا مودودی پریوں یا حماستِ اسلامی سے گدھی اور تسری۔ ترجمان، کسی سے بھی ہر سوئیک قویا نے پر کوئی ناصر کو ندوہ عنون اور ہامان بنایا ہے اور ندوہ عنون، ہامان کی طرح کوئی ناصر کو ندوہ عنون اقرار دیا ہے۔ مولانا عبدالمُتعال کے اس اٹھاتے ہوئے ہامان کا سرور نہ دھوکا" دیا ہے۔ میں دشائی چوڑی کا ہے جس میں الی پور کے اخبار "المیز" کی جس کو مولانا عبدالمُتعال نے ہامان طرزی کا زیدہ جانیلیہ ہے وہ بحوث عبارت لفڑ کر دی گئی ہے۔ مولانا عبدالمُتعال کوئی ناصر کے نادان دوست ہیں جو ہم جانت اسلامی کو دنام کرنے کے لئے دنیا کو تباہی ہیں کہ جماعت اسلامی ہر سوئیکے سلسلے پر کوئی ناصر کی مخالفت ہے۔ جب ای حقیقت اپنے اسلامی کوئی ناصراً کی حمایت کر رہی ہے۔ اس سے بڑھ کر نادان دوستی پر دوستی مخصوصیت کا شکار ہیں بولا بلکہ سیرہ نبی یہی ہے کہ جہاں تک ہو سکے مسلمان کے باتیں ہیں تاں قائم رکھا جائے۔ بھی میرے، مسلمان کا طرف نہیں رہا۔ مولانا اشرف علی کا امام زادہ مولانا محمد قاسم رحمہم اللہ علیہی کاربر نہ رہے۔ یہ تو سرفہرست اسلامی دوستی کے مدارس میں آئیں سچی سکھ بھئے لگی ہے اور اس کی بڑی دوستیاں دی جائیں ہے کہ جس واقعہ کو تحریر داری آج کے قائدین کو امام کر دیجئے جیں، اس کی سچی دوستی اور کا تھاختا ہیں ہے اور اس تھافت کو پورا نہ کسی حدودت میں وہ جزوی تھیں تھیں ہم ہو جاتی ہیں جو گروہ و تائیریں متعبعین ہوئیں اور افسوس اور طور پر حاصل ہیں۔

جالی ہے اور ان کی طرف سے بر ابراہیم نے ایک مشوفہ پھوٹارہتہ اسے خورد اقلم المعرفت اسی گردہ بھی کاشکار ہے۔ وہ بھی ان حضرات کی قوتی بازی اور خوارج سازی کے خلاف بھی قلم المختار کا لیوان کو نظرت اور مدظلہ کے ہی الفاظ است یاد کرے گا۔

بہر حال کم از کم مولانا عامر عثمانی صاحب حب سکلے نے نیری تعداد یہی ہے۔ اللہ کرے ندوہ قلم اور زیادہ۔

مولانا عامر عثمانی نے اپنی تھیڈی میں مولانا فارقی طیب الدین علیہ طیبۃ البخش کو نظر ادا کر دیا ہے کہ بھی کیا کریں بن گئی وجاہیں بالکل کی مرضی کی نصیل شکریں تو دروزی کا لیکے بنتے ۹ حق اور دوسری ۱۰ فرض اپنی جگہ پر ہے کہ دروزی کا مستقل اپنی سہی یہ۔ جب دلوں میں تھادم ہو جاتے تو ظاہر ہے کہ ایک حدودت من آدمی دروزی کو نہیں جمع دے گا۔ اگر مولانا فارقی طیب الدین کی نزد اخبار کے اپدھیر ہوئے اور مولانا عبدالمُتعال کے مضمون کی اشاعت ناگزیر ہی ہوئی جیسے بھی وہ مضمون کے اور پر اپنی طرف سے ایک ستر لقطعہ کو مولانا عامر عثمانی کی کافی طویل تھیں کی نجت سے فارغ کر کے مکتے تھے۔ اپنی شیر کی طرف سے چند سطر طول کا نوٹ یہ ظاہر کر دیتے کہ کافی چوآ کو مولانا عبدالمُتعال جو ہندوستان کے سالم مسلمانوں کو اسلام مجھانے کے لئے ہندوستان میں غربہ الٹھی کی نزدیگی اگذا رہے ہیں حق سے سکم سے کم استے دور ہیں جتنا ہندوستان میں مسلم۔ مولانا عبدالمُتعال کے مضمون سے زیادہ کوئی ہٹھوڑت نہیں۔ بیوی دی علامہ ہوں یا عبسی یا مسلمان ان سے ایک گروہ نے ہمیشہ تھیت اقدار کے چوتھے پانچ کا کام دیا ہے آخر کوئی الناصر کے اقدار کی خدمت کے لئے بھی تو علماء کے ایک گروہ کی ہڑوڑت تھی۔ اس ایم دینی خدمت کا شرف علیے ازہر کے حصے میں آیا ہے۔ مولانا عبدالمُتعال کو بھی مولانا عامر عثمانی کی تھیڈ سے دل اگر قدر نہ ہو ناچاہتے۔ خوان کی دعوت اسلامی اسی نہیں جس کو آئے والا مکور تھا نظر ادا کر دست۔ چنانچہ جب اخوان کی تاریخ للحقی جو یعنی تو مولانا عبدالمُتعال کے گروہ کو بھی مناسب جگہ ملے اور جسی حرفاں میں ان کا کارتاہم سیان کیا جائے گا۔

مولانا عامر عثمانی نے مولانا عبدالمُتعال کے مضمون کی تھیڈ کرتے ہوئے ایسا اسلوب اختیار کیا ہے کوئی مولانا عبدالمُتعال بالکل بھیوے بھائے اور مخصوصیں۔ مغض "یاران کیم فرم" اور "یاران حاشیہ" کے جھانسی

یہ ہے کہ کوئی ناصر لؤٹواہ خواہ نہ رکن اور دوڑنی بنائے جائے کہ انہیں کے کارپور پینگڈا کریں۔ شہرو تو بھی ہے کہ بھوپالی وہ ہے وہ بعثت میں چب نہیں۔ لیکن اب بھوپالی کی دوسری بحث بھی معلوم ہوئی وہ یہ کہ بھوپالی وہ ہے جو باستاذ بھجے اور اپنی لاٹھی سے لپنے ہی پانچ بھوپالی کے کریں تھے کہ کوئی داقوی ان کا بھولنا پڑے پس پر پھٹا کریں ناموں کا فائدہ کی بات ہے کہ کوئی داقوی ان کا بھولنا پڑے پس پر پھٹا پہلی بھاگ کے کارپور کے ساتھ ہے۔

تو بربادی کا طی جماعت اسلامی نوار نظر آ رہا ہے۔ آثارِ بُن کے بعد "تملی کی روایت" پر نظر پڑی تو مسلم ہوا کہ مولانا عاصم عثمانی مولانا مودودی کے تھواہ دار بحث ہیں۔ زبانے کا کارباد بھی کشازلا اور

دیکھ پڑتا ہے۔ پاکستان میں مولانا مودودی کے حالفین پر پسندیدا کرنے سے ہے تھیں کہ مولانا مودودی کو بھارت کی بڑی گونزٹ روپیہ تھی ہے۔ اور مولانا مودودی سے پاکستان حکومت کے خلاف باغیاد پہنچا کر اپنی سچے۔ اب یہ جدید اکشاف ہوا کہ مولانا عاصم عثمانی نے مولانا مودودی سے تھواہ پاٹے ہیں۔ معلوم نہیں اقتصادیات کا یہ کون سی قبیلی اصول ہے کہ میر دہستان کے خزانے کا روپیہ پہنچا کر مولانا جاتا ہے پھر ان سے حکوم کر دیوں۔ ایک سیکھت مولانا عاصم عثمانی کو لوگوں نہیں مل جاتا ہے۔ شامائشہ اس ردار کو پاکستان ہی کا کوئی لال بھکڑا بے لفاب کرے۔

اسی سے میر کر مولانا عاصمی نے لفظ منافق کی طرح طرح کی تاویں کو کیا ہے۔

جب سے میر کر مولانا عاصمی نے لفظ منافق کی طرح طرح کی تاویں کو کیا ہے۔ میکن ان تاویں سے معاشر مکن نہیں۔ واقعیہ ہے کہ وہ میں صدی سے اسلام کی بہت سی اصطلاحات و مسائل کا مفہوم پیدا کر لیا ہے۔ (۱) شاہ ولی اللہ شاہ عبدالجلیل شہید حضرت مسیح الدین شہید رحیم مولانا حجی فتح احمد حضرت مولانا محمود الحسن رحمہم اللہ کر دینی را ہے پسند دانے خارجی مکمل اور ضال بخشن ٹھیک ہے۔

(۲) اور ان حضرات کو اپنا کاربھیرانے پوچھنے ادبی نظامِ زندگی کی خدمت کرنے والے بجد وقت اشیع الحصر در علمبرداران اسلام۔

(۳) موجودہ کاربڑیوں کی بسا میں روزگاریں ایمان نہ رکھنے والے اور ان کی خلافت کرنے والے منافق۔

اس تو پختہ مشدی کے بعد مولانا عاصم عثمانی کے علمی نام میں کچھ ذم ہو آ رہا تھا۔ کیون کہ آخر وہ منافق نہیں تھا اور کیا ہیں؟

ایکہ اس سلسلے کا اختیار اس شخص کر کے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ تمہارے اسلامی کا شریک پڑھ کر آدمی صوفی اسے کرم اور مشائخِ عقائد کی طرف سے بڑھنے پڑتا ہے اور اس بناء پرست اگر وہ حب سے یہ ختمیہ لکر دیل ہے کہ جماعتِ اسلامی کا اللہ پرچم کراہ گئی ہے۔ جناب شاکر صاحبؒ دارالعلوم دیوبنیں دلائل رکھتے ہیں۔ آیات و احادیث کے متصل جوابوں کے دلائل میں طبع طبع کے سوالات پیدا ہوں گے اور وہ بھی کردینی طوم حکایت کرتا چاہیں گے تو انھیں اپنی تجھیں اپنے اساتذہ کے ساتھے بھی رکھنی پڑیں گی۔ انت تعالیٰ جناب شاکر صاحبؒ کو ان مرحلے کے خطواتِ محفوظ نہ رکھے۔ کہیں وہ فیصلہ نہ کر دیں کہ قرآن مجید اور بخاری مسلم و اس لالائی نہیں ہیں کہ مسلمان ان کا سلطان گریں اسکے پڑھنے سے ودل و دلائی میں عجیب عجیب سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

لیکن یہاں تک شاکر صاحبؒ بھی اس طرزِ فکر کے میں تھے جو میں دارالعلوم دیوبنیں داخلے پکی ہیں تو وہ اکابر دیوبنیک طبقہ غلیکے اثر سے کہا تھا مخفی نظر وہ سلکتے ہیں۔ ۴) حضرت مولانا مدین مظلوم کو بھی ایک بار ان کے سی معتقد یا مردی نے خط لکھا کہ میرے یہاں جماعتِ اسلامی سے مٹاڑ کچھ دو گل ہیں، وہ دوسروں سے سخت تعصیب برخیزیں اور اپنے ہم خیال لوگوں کے سوا کسی کو اپنے اشتراک و تعاون کا حق نہیں سمجھتے۔ اس لپتے تریکے سے کھجھتے خط اور جماعتِ اسلامی سے مٹاڑ لوگوں کی روشنی کی بناء پر حضرت مولانا مدین نے وہ لوگ فیصلہ کر دیا۔ جماعتِ اسلامی بعد الوہاب بھی کے ان پیر و ول کی طرح کی ایک جماعت ہے جس نے حرمین شریفین میں فساد و خرابی برپا کی تھی مولانا مدین نے یہ غیر مقصود ارتباٹ پکھوئی تھی نہیں فرمادی ہے، بلکہ اپنی کتاب "ایمان ڈھلن" میں بطور ایک بڑے کیس کے لئے پیش کیا ہے۔

جب حضرت شیخ بونظا کا یہ حال ہو تو پیر شاگرہ مسلم اللہ تعالیٰ کا گلہڑ شکوہ بالکل عجیب ہے۔

جناب شاکر صاحبؒ نے اس سلسلے کی گفتگو کے بعد مولانا مدین دی کی ایک تصریح کا طویل اختیار نقل کر کے جب یہ تجویز نکالا کہ علامہ مسعودی گویا "بیووث من اللہ" ہیں تو یہ ساختہ میری زبان سے نہ اللہ و نارا یہ راجعون نکل گیا اور میں پڑھ گیا کہ دیوبنیں مسلمانوں کو ہنسی علوم کی تعلیم دے کر عالم دین بنایا جائے ہے یا ان کو جمالت اور دین نامی کے

عجاہید کر جائیں کا ایک مقام ہے جسے اللہ و رسول نے عطا فرمایا ہے اپنے اس مقام کے اختیارات وہ بھی عمارت دین کا یہ استقل متومن ہیں اور جماعتِ اسلامی کا بڑپتے سے بڑا اور چھپوٹ سے بڑا ناہیں فرم صحابہ کرام کے اس مقام کا منکر نہیں، جماعتِ اسلامی تو الشوریٰ کی امامت دے فرمابرداری کے نئے صحابہ کرام ہی کو اسہوں ماتحت ہے وہ صحابہ کرام کی کمیہ اس مقام کا مستحکم ہے جماعتِ اسلامی کے کرم فرماؤں کا اٹھایا ہو رہا ہے۔ وہ میں اعتماد کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعتِ اسلامی معيارِ حق ماتحت ہے بالکل اسی اعتبار سے جماعتِ اسلامی کے کرم فرماء حضرات بھی معيارِ حق ملتے ہیں۔ اور جماعتِ اسلامی صحابہ کرام کے جس مقام و مرتبہ کی قابل ہے اس سے زیادہ جماعتِ اسلامی کے کرم فرماء حضرات بھی قائل نہیں، دراصل جماعتِ اسلامی کے کرم فرماء حضرات بھی قائل نہیں، مسلمانوں کو ایک نمائے سے یہ عرضِ حق ہو گیا ہے کہ ان کے نزدیک کتاب و سنت کی تقریب نہیں ہے۔ آپ کتاب و سنت کے نام سے کتنی بھی بڑی حقیقت میں سمجھتے ہیں۔ میں وہ اسے ہرگز فهم نہ کریں گے۔ وہ کہیں گے کہ حضرت شیخ "اوی فرماتے ہیں۔" حضرت مولانا کاظمی اور شاد ہے۔ پھر میں کیسے مان لوار کران کے ارشاد کے خلاف بھی کوئی چیز سمجھتی ہو سکتی ہے جو اپنے جماعتِ اسلامی کے دستور میں اس سے یہاں رکھ دی گئی کہ جو لوگ جماعتِ اسلامی میں آتھا چاہیں وہ اپنے شیخ پر نہ مرشد اور اپنے اساتذہ کی معياریت لئے ہوئے نہ آئیں۔ یہاں ان کو اللہ کے رسول ہی کو معيارِ حق مان کر کام کرنا ہو گا۔ جو حضرات معيارِ حق کے میانے میں جماعتِ اسلامی کی مخالفت کر رہے ہیں وہ بھی جماعتِ اسلامی کے دستور کے اس مدعای سے ناداقف نہیں ہیں۔ وہ بھی اس کی حقیقت کو بلا ریب شک سمجھتے ہیں۔ ان کی لڑائی بھی دراصل معاہدہ کر جمیکی معياریت کے کفظ کے لئے نہیں ہے ز محابیہ کر جمیکی معياریت کے لئے کرنی خطر و ماحصل ہے۔

خطروں اسی بے جماعتِ اسلامی کے معاہد حضرات کی اپنی معياریت کے لئے اور وہ محابیہ کر جمیکی معياریت کو اڑنا کر وہ دراصل یہ نہیں ہے زنی میعاد

کی تحقیق و بغاۓ کے لئے کیوں نکل اس حضرات کا نفس کسی طبع یہ برداشت کرنے پر تیار نہیں ہے کہ اپنے شاگردوں میریدوں اور معتقدوں میں ان کو "اوی با" من دون اللہ" کا جو مقام حاصل ہو گیا ہے وہ ان کے ہاتھ سے نکل جاتے۔

شاکر صاحبؒ نے اپنے خطیبیں وہاں "زندگی" رام پور میں شائع شدہ

دینی ماڈل گیر روز میں اور سب کے گھار بیک رفتہ کر لخت ہیں، اصل ہوٹل کے  
تم جنت ہیں کہ ہمیں ایمان نہ تھے تم چودھویں صدری سکھ جوں  
نیویورک پر اے تم کہہ گا کملہ بندہ رب ایسا ہو اور تو تھے غلام ہیں  
جس اس پر ایمان پایا تھا اور اس کی وجہ سے کہاں پیدا ہوتے؟ فرشتہ کہا  
۔ سی تو تمہاری باتیں ہیں جن سے اللہ تبارا غرض ہے تم عشق و میلیں  
چھائتے ہو۔ سبستہ کرتے ہو مقولیت اور ایمان کی دلماچی ہے ہو۔  
جنت کے قابل وہ ہیں جو اندھے ہو۔ جو کوئی بن جائیں۔ تم آنکھوں کا اوس  
اور زندگی کے کام پیش ہو۔ یہ نہیں ہیئت۔ یہ نہیں ہیئت۔ یہ نہیں ہیئت۔

سعود و حبیب کے  
بس آنکھ کے تاریخ جیاں کے تھیں تھیں کہاں وہ فوجیں میلیں  
جنہیں اور ہیں جس پر پڑیں ہیں، جس کے سایہ اور پی کی اس سے ایک۔  
پالیں جائے کہ خواص کے ہمایاں خلائے تاہم ہرام ہوئی اپنے پی کے درخ  
لی اور عطا بھوکے اس کے لگا چھپے سب گناہ اور رذوؤ پر جو کی اسکے  
نام پر الگ کر کر کلہیں نہ جنت ہیں چونہ بوس والی کو منتظر ہیں  
یہ ہو رہا ہے جس و جہاں طے۔۔۔ بعد میں بھیں افشار ہے کہ میاں  
بڑا ہیں کرو۔ شراب ہے۔۔۔ کار بخ۔۔۔ قرآن کی تعریفات کو سب بہت  
کھو۔ اسلام کے قانون ملکو پر اللہ کی نمائی اُڑا۔ دین کے احکام کو  
رجھت پسند نہ اور دی انوکھی بھوکہ سودا ہو۔ رندیاں بخواہ۔ حدیث کو  
ناداں جنت پڑا۔۔۔ فقاہ کو کھلیاں ہو۔۔۔ کچھ کرو جنت کی بلانگ کا  
وکر دیں سوچ نہیں ہو ملکا یکو۔ خواہ جسے مسلمان کہدیں وہ ہر جان  
میں مسلمان نہیں گا اور مسلمان کا حصی ہے۔۔۔ تو صدقی ہر حق ہے!

## ضروری اعلان

اپریل ہی سمنی اور جون یعنی شرکت کے تجییں ہیں مولانا عامر حنفی نے چند مسائل پر  
دل و مکمل تفہیم کی ہے۔ انکی اہمیت کے پیش نظر انہیں ہمیں کچھ  
پچھے جس سے امیش میں پچھلے گئے ہیں جس کی صورت ہو تیریزیوں یا انہیں کے  
کوئی بھی پر جھوڑ پڑے کی وجہ سے طلب کر سکتے ہے۔۔۔ ناظرین کے  
تعارف کیلئے آنحضرت کو رینا مناسب ہو گا ان شماروں میں مدد و مدد فیل  
وہی مسائل پر کلام کیا گیا ہے ادا جما بھیجا جائی ہیں یا انہیں ۹۰۰ حضرت  
وہ اکی پیدائش کے باکریں اسلام کی دی ہوئی کئی ملوات میں ہمیں مدد کی  
تیقینے کی شرعی حیثیت۔ ان تینوں نو امور میں پورا کیا سبیط اور جامِ مغلوں کی

ساتھیں بھالا جاوے ہے۔ کسی سنجی کہاہتے ہو جب کسی مدرسہ میں کا  
ایک قدم بھی کعبہ کی حوالہ نہت میں اٹھ گیا تو پھر وہ جس قدر آئے  
ٹھٹھا جائے گا کبھی سے تو بھی پتھرا جائے گا افسوس برآج دار العلوم  
دیوبند اسی راہ پر آجے پڑھ رہا ہے۔

میں نے چالا کیا تھا کہ تعزیزی دیرا اب سے بات چیت کر کے  
دل ریتیں رہیں گی۔ یہیں معلوم ہے چاکر زندہ دلی ہر شخص کا حشر ہیں۔ آخر  
سخی دی کی تسلی کرنے مجھے مغوب ہی کر لیا اس سے اس لعنة نو مریلوں  
دینکی بھاتے استھن کرنا ہے۔۔۔ داشتام

## توفی الدین احمد دام بخیری

جلیب۔ اللہ آپ کو نیک توفیق دے۔ آپ نہیں جانتے کہ جو ملت  
مودودی کی خلافت کرنے والا ہے زرگ اپنے آپ کو نبی کی پیاری نشانیں  
سبھی بخوبی ہے اور ایسا ہی اس کے معتقدین خیال کرتے ہیں، جیا پس  
آپ نہیں دیکھیں گے کہ بھی اخنوں نے اپنی اکی غلطی کو تسلیم کیا ہو۔ وہ  
بچھتے ہیں جو غلطی کر چکیں سکتے اور اسی ذمہ کے تحت اخنوں سلطان  
بزرگوں کے لئے "محفوظ عن الخطاء" کی اصطلاح زور شوہر سے مستحال  
کرنی شروع کر رکھی ہے۔۔۔ یعنی وہ معصوم عن الخطاء کہتے ہوئے تو  
یوں بخوبی ہیں کہ شروع مسماج نکل تمام علیکے حق صرف ابیاں کو  
"معصوم عن الخطاء" کہتے ہیں اور انہیں اس کے سوا خواہ اولیا ہوں  
یا اسکا عذاب ہر ایک سے خطلاہ معمصت کا مدد و مکن ہے اور اسکی کی یہ  
پوزش نہیں کہ اس کے ہر قول فضل کو بلی چون وجر لان یا عجلان، ہستے  
معصوم عن الخطاء کہتے ہے تو تمام امت کی نادر احتی کا اندیش تھا اپنی  
محفوظ عن الخطاء کی اصطلاح جلا فی گئی تاکہ عالمہ ایمین شفیعی نہ ہوں  
اور علما ان کے بزرگوں کو وہی نہیں والا مقام حلال پہنچا کے۔۔۔ پھر  
یہ بھی ملابذریہ الہام جانتے ہے کہ بزرگوں کی عملی عصمت ثابت کرنے ہیں  
بھیں افلاں بزرگوں کی عقدت و عظمت کا در فراہمیں، بلکہ یہ مقصد  
یہ ہے کہ جب ہماسے قلم سے بزرگوں کی عصمت ثابت ہو جائے گی تو  
ہماسے معتقدین خود بھاری عصمت پر ایمان نہ آئیں گے۔ کیونکہ انکے  
بزرگ ہیں اور بزرگ محفوظ عن الخطاء ہوتے ہیں۔۔۔ فا ذہب وند بترا

تو کے تاج الدین رام نجدی تم بھی گئے تباہیں موصوفیں کی اس  
حصہ میں جسیں ہیں جسے تھے اپنے پرانی اور پہنچ ملے گئی تھیں جنت اور  
نکلنے گے جب ایک بڑا رسال بعد دفعہ سے بسیب ایمان اپنے کے تزویں

Secretary  
SIO of India  
Bangalore City

# غلطیاں اور ان کی صحت و صحیح

## علمائے حق کا لایق تعلیمیداریہ

اس مخصوص کام مطالعہ صرف ان دو اور سکریٹیویتی میں بے جو اسحقی صن و افسار کی  
اندھی و تقدیر اور گلہری تحریات کی طبقتے بالا ہو کر قرآن و سنت کے عطا کر رہے خلاف اگر طرد  
سے فتح رکھتے ہوں، مدنیت نبتوں کے افسوس جو جدہ کرنا جس طرح شرک ہے ایضاً طرکی  
غیر فتنی کی ہرباست کو وحی اور حق تصور کرنا۔ یہی شرک سے جو کہ قرآن و سنت کی واسیں بولیاں  
اوہ اندر والقیار کی تنبیہاں تھیں، کر خدا اور رسول ہی تھی ونا حق کا اعیاد ہیں اور قرآن و  
سنت جس چیز کی تائید کر دیں اسے اتنا اور جس کی تروید کر دیں اسے زمان اسلام پر پھر  
غفران میں ہے۔ یا تمہارا بعد ناصحوطاً استقیم.....  
..... فاتح حقیقی۔

بر عکس اس کے جب آدمی یا بھائی ہے کہ اب دو کامیت و الکیت کے لیے  
سفا ہوئک ہو گی یا ہے جس اس کے لفڑی مل کے کسی گوشہ میں ہی نظری  
یا کمزوری کے امکانات باقی نہیں، سبھیں توہین ویں تا اس کے بعد  
یک سخت قسم کی غریبی اور وہی ای شیعہ تکبر نہیں پیدا ہو جاتی۔ سبھی جس کے  
تجھیں مصروف یہ کہ اس کی ترقی کر جاتی ہے بلکہ نہایت تیز رفتار پر نہیں  
کے ساخت اس کی شخصیت پیچے کی طرف لا جھٹتے لئے سبھیاں لگ کر وہ طرف  
طرع کی کاشیدگی توں اور ضلال نبتوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اور پھر جو اس  
حال میں اسکے رہنمائے ہے کہ میں پاک داں ہوں، پور جو دیکھ کر وہ غرض  
ایکی پاک داہی کا پسندار رکھتا ہے بلکہ جاہتے ہے کہ سادا دخانی اس کی  
پاک داہی کے سامنے سر سلم فرم کرے اور مبتلا کر کے اس کی پاک داہی  
رعنی دو اپیٹے، اگرچہ ریکھنے والوں کو اس کے دامن پر ہٹے ہی مکروہ  
اور سیاہ دم بے نظر نہ کرے ہیں، مگر ہر جال اس کا دامن ہیں جاہتائے کہ دن بہار  
اممی، نکھیں بندوں کے اور دیکھ کر کچھ بھے جو ہر خود اپنے آپ کو بھٹاکے ہے اس  
یہ لذتیں ہیں اگر کوئی انکھیں رکھنے والا اس کی کسی علیحدی کی طرف اونتی سا  
اشارہ کی کر دے تو خواہ دہا اس کی شخصیت کے درسرستہ بلوؤں کا کھانا  
ہی قدر دشنا اس ہمہ جانی اپنے کے تراکیہ کی رحمت اگر تھی تو رسیداً ادب

انسانُ برکت من المظاہر والمعیانِ آئیں ہو، مقولہ نہیں اور حقد  
مشہور ہے، تاہمی صحیح ہے کہ وکلی الواقع خلاطہ نسیانِ انسان کے خیریہ  
میں غصہ ہے اور خدا تعالیٰ نے اس یوں پیش بندوں کو کوئی رعاہ سکھانی پر کہ  
ذین الہ تو محدثان نہیں اور خلاطہ اماماً اے ہمارے رب اے ہم بھول  
جائز بچاؤ! جائیں تو اس پر موافہ نہ ہے کوئی انسان خواہ وہ کم مرتبہ بہ  
یا بلند مرتبہ خلاطہ نسیان سے بالا رہنیں ہو سکتے، پھر اچھے علماء دین بھی  
وہ اپنے مذہبی تواریخی انجیار کی دوائی کے ساتھ لذتیں ہیں، لذتیں کے  
اس نقاشی سے کسی مہل میں مغفوظ نہیں رہ سکتے، وہ خواہ کئی بھی وعیاط  
بر تھیں، کبھی تکمیل پیش نہ کر دہمہ تھیں، یا اپنے طرزِ عمل میں کوئی نکوئی علیحدی  
یا کمزوری دکھا جاتے ہیں، مگر طلاقے ہو جائی کاشیدگی رہا ہے کہ جب خود  
انھوں نے اپنی کوئی کمزوری یا علیحدگیوں کی بیا کسی رو سے نہ اسکی  
ذلتیں جی کر کے اس پر ٹوکا تو بالا اس طلاقے کے کروں اور جی پھول لے یا  
ڑڑا، دلیل ہے یا دلیل، دلیل ہے یا موافق، انھوں نے ضرور اپنی  
اصلاح و تصحیح کی پوکشش کی، بلکہ خود و سرداروں کو اپنے اور تقدیر کریںکی  
دھوٹ اور دشکریہ و احسانِ نندی کے ساتھ اس کا خیر مقصد میں کیا  
کیونکہ دراصل اسی روئی پر اور دیکھ کے علیحدگی ارتقا کا دار و مدار ہے۔

علیٰ فیض اُدھر مختلف صنفوں ہیں پرانی اور جدید کوئی جو چیز ہے۔ تو ہیں مولانا کو صاحبہا سال کی قیود بند سے بکریہ بہائی کی بکریہ تک ہے لگنہ ناپڑا ہے، لیکن یہ ساری خالصیت اور ان مخالفتوں کی تو بخوبی سوچتے ہیں اسے پیش نظر پڑیں ہیں، اس وقت ہماری توجہ صرف ان فاعلیات کی اور اُن پر سے جو شہریہ مذکور ہائی صافیوں سے طوفان اور آزادی کی اسماں اور یعنی ہوتے ہیں اور دیکھتے دیکھتے ساری اخلاقی پچائیں، جو ایک کسی شخص کو جنہاں باطل کو جڑیں دے سکے کچھ کو نظامِ حکومت کا خلاف ہے اور اُن کے بعد ہم کر رہے ہیں اس وقت سے ہفت دینیں اور اسے قیدی دیندی کیا یعنی دن بیل کر دینا اور یعنی مختلف اخلاقی انسانیت کی اشاعتیں ہے جتنا کسی مومن کو خاطرِ الہ کو باطل، نیک کو بد، اُن کو مغل اور اُن کو اُن قدر دے رہیا ہے اور تصرفِ قرار دیدیت بلکہ دیکھنے سے بدل ہے، وہ خرچ کی جو بولا دیتا ہیں کام کریں گے اسے سارے افراد پر یہی جو لیکاری کا زور دے رہا ہے پس بولی دینیں جان کرے اسے ملے اسے افراد پر یہی جو لیکاری کا زور دے رہا ہے پس بولی دینیں جان کے فالبیے طاری پر ہو، خون پسیزیں لیکر اسے بول اور صاف معلوم ہو رہا ہو کہ اس نیک کام کے سماں کے لیے دینا اس کوئی اور کام کی ایسی چیزیں رہتے ہیں — اسی روحلی انتہی و خون و تری کیخلاف ہے جو کہ اس کو کھو کر ہیں اور جو کہ کھٹکا ہے تو ہیں، اس سے یہ قائمیں کے خیر ہیں یا نہ یا اسی اور عالم اسہے کہہ سکیں گی وہی اُن فریقیں کے موقف سے یہی طرحِ دافتہ ہو جائے گی، کہ اسی سامنے ہم دیاں جانشیوں کے لیے وقف ہو سکیں اور وہ اپنا پورا در حقیقی کے پیش فہریں ڈال سکے۔

بات کہ اگر کسی غلطی کو دلائل کے ناتمام، ایسی کامیابی تو وہ اس ستد جو جو کرنے کے لیے ہو رہت تھا ہیں، مولانا اور دی مسٹر کیڑا اس مرأت مختلف بیرونیوں اور بیرونیوں اسی نہت، وہ سوت کے راستہ بیان کیا ہے کہ اس قسم کی قائم خرچوں کو حصہ کرنا تقریباً خالی ہے اس کو یوں بھی اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یوں کہ جس کسی نے ان کی وجہ خرچوں میں اور صرف اسی خرچوں کی اس کی نظر سے، یوں ہیں خرچ لگوڑی ہوئی گی، کام بطور بیرونی ایسی کی نظر سے، یوں ہیں خرچ نیک ان کے عکسی کام سے متعلق ہے اور دیسری ان کے عکس کام سے متعلق اور فرماتے ہیں:-

"جن حضرات علماء نے ہم سے اسے دیا تو یہی کامیابی ایسا ہے کہ

تو ہے، خرچی فرمائے ہیں، ایسی کامیابی اور جو اُنکے بیان کی وجہ پر ایسا ہے اور جو اُنکے بیان کی وجہ پر ایسا ہے تو ہے"

ہمچوں، اور اُن فریب نفس کیا تھا، ہوئے والا یہ ختم ہوا میر دین ہو تو کہ پس اس کے تردید کیک، میں ای قلب اس بنا پر الیسا اصل اور صحیح کی دوست دیکھ دیا اس اخلاقی اسٹریچ کا بکار خارج ہوا اسے ایسا یا کم اکام مار جا دیاں ملتی ہیں خرچوں کا وہ نہایت بکار ہے اس کے مابین ماقبل ہے اسے تو اس کے سامنے ہیں تو کل اس سیئی نہ ہو گا، جو علماء اس بیرونی میں گرتا ہے ہیں وہ کہا کی تو علماء ہی ہیں کیوں نہ ہوئے معاشر ہیں اسی مگر وہ اپنے علمہ کا غلط استعمال کرتے ہیں اور دین حق کی کوئی تغیرت نہیں دیتے اسی میں تغیرت نہیں دیتے بلکہ کہ کہ اس معاشر ہیں دین کا علم ایسیں ہیں جو اسی کی ناد سے باز رکھتیں ہیں وہی کوئی ہو جاتا ہے، جب خود مخدعاً تھا۔ قریب اسے بفضلِ رب کثیر اور یقین کی کشیدہ ایک جیز ہے جس کے ذیلہ الشہدت سے لوگوں کو مکرمہ بھی کر دیتا ہے، اُن خرچوں سے جو دیگر کیہےں نہ ہوں۔

دوسرے معاشر ہیں مولانا استبدال الاعلیٰ نو دو ولی ایک ادی پنج درجہ کے ملکر اور شہردار عالم دین ہیں، اُنکی بیوی اکارہ بخیر کے سے نصف مندوہ ہیں مولانا افراد پوری تشدید ہیں اور جانشی کی ساہنہ گرام علی ہیں بلکہ اپنے کی دوست و تھیسیت سے مالک عربیہ کا گوشہ گوشہ جو بی و اعف پوچھا ہے اور محترم مالک ہیں اسی اُنکے لائق کاروں اور ہمدرد دنوں کی بعثتہ بے تنداد پائی جاتی ہے، بیان انک کی بیانیں ایک دیگر سخنی میں اُنکے قریب یا رسماں اور کوئی دوسرے ہے اظاہر ہے کہ دوسرے دنوں کی طرح باختصار کے تھامیتی اُن کے ساتھ ہی گھم ہوئے اسی گر ملکے حق کی صرف دوسری سے سطھانی اُن سے اور شناسی بات کا اعلان و اعلیٰ اکارہ کی جانبے کیوں نہیں ان کی غلطی خاتمی بکھر دی جائی، بھروسہ اس بھروسہ بیوک برخیں ملکہ کرے گا وہ اس کے شکر گذار ہوں گے اور جو بات صحیح و مناسب ہو گی اسے قبول کرنے میں ایسیں دوڑہ بارہ تائیں نہ ہو گا بلکہ اپنے خود تھیں و تھیں کی دوست دی ہے، دیاں علمہ ہیں اس کا ذوق پیدا کرنے کی کامیابی کی ہے، پھر علماء حق ہی کی صرف دوسری سے مطلع ہیں اُنکے نزدیک اپنی قابلیات ایسیں ہیں بلکہ ان کا اکبرت دوہزار میں بھی ایسا کشادہ دلی کے ساتھ کیا ہے۔

اگرچہ علماء حق کے لیے ہیں مولانا مودودی کے علاوہ اور بہت سے اشخاص کے بندے بھی شاہی ہیں مگر تم نے خصوصیت کیسا تھے مولانا مودودی کا گرس، چیز کی جانبے کیجیوں وہ تھوڑے سے جو کسی خلاف سبب سے زیادہ شدروں کا ایسا ہے اور جو اُنکے بیان کی وجہ پر ایسا ہے تو ہے

سرور شہر کی جانب سے شعیرہ دریافت و اخلاقیات کے خصوصیات کے بیان  
و کیفیتی بھی علی اس کے اکاں میں مولانا عبد القدر صاحب صدیقی  
(جید الدین) اور احمد حمزا زادہ مظاہر احسن صاحب گیری (دم جم) مذکور، اور مولانا  
عبدالحسانی ندوی (مظاہر) بیٹے عبدالرحیم شامل تھے۔ چنانچہ وقت سے  
ناظم کیلمات سے اس رسالہ پر جائز دیانت اس کی حسب ذیں مذکور  
قابل ملاحظہ ہیں :-

"اس رسالہ پر طلبِ پیرک کی دلائلی بارہی کے پیشہ  
ہنسیت و درسرے رسالوں کے کوشش کی کمی میں کارلوں  
عقلائد اعمال کا ایک اصلی تنقیح مخالفہ اور دل بخش  
پیرک بیس طلب کے سامنے پیش کیا جائے، جیاں میں  
ذم کا خصوصیت کیسا تھا لاظر رکھ گیا ہے کہ ایک آٹھوائی  
شمبات ہواں زمانہ میں بھی مقام کے متعلق دلوں میں  
پیدا ہوتے ہیں پیدا وقت سے ان کا ازالہ ہو جائے۔

اس کا ہم کے پیشے رسالہ زمان اقصیٰ ان کے ایڈیشن  
نوجوان اولاد میں صاحبِ حدود تی کی نظریات میں میں  
مولانا نے انتہائی نجیبی اور محنت کیسا تھا سادہ زبان اور  
سلیمانی پڑا جیں اس کے معاشرین تیار کئے پیرکی  
کے اکار پر نظر و فکر کے ساتھ اس پر نظرنا لی کی اور اب  
اس سدل کا پر آخری رسالہ الشاعر کیا جاتا ہے، قریۃ  
سے ایک پیشہ کا اس کو مسلمان بھوں کی اصلاح کا ذریعہ بنائے  
اوہ عام مسلمانوں میں اس کو مقبولیت حاصل ہو۔"

حوالہ ہے کہ اس ایڈیشن کے رسالہ پر اگر بے دینی  
کی کچھ باتیں تھیں جن کی بارہ پر بعد میں بعض مذکوروں کو قوت لکھنے پر تو کیا  
مولانا عبد القدر صدیقی، مولانا مگرلانی اور مولانا عبد الحمادی کی نظریوں سے  
وہ دو جملہ رہ گئیں تھیں، حالانکہ انہوں نے نظر اس رسالہ کو دیکھا  
چکا یا اس پر خود کو کیسا تھا نظر تا انہی کی تھی، وجہ اس کی مظہری اسی پر مالا  
رسالہ اسال میں پڑا، اس کی تعداد میں چیبا اور الکھوں بھوں کو پڑھایا گیا  
پھر رسالتِ حیدرہ باد دکن ہی میں بھیں بلکہ وہ دستان کے قلعہ مہولہ  
کی مکونتوں سے بھی اسلامی مکاتب کے تعاب میں اس کو پڑھ کی  
ایسے کثیر لاشاعت رسالہ کے معماں اگر فی الواقع ہے وہی کے جراحت  
اسپتہ اندر رکھتے تھے تو وہ ایک طویل روزت تک کسی عالم یا ملکی کو کھوں

ہوں۔ اداون کے علم و فضل کا کمی افراد میں دل میں  
ہے۔ ان میں بھری = گلہاری خپاری جا سے کرنے والے  
خمر فرمانے اور اپس اپنے فتنہ کے تھے میں رسیت کے  
بلائے دہراو کو، بھری بکت بھوں پر ملی تغیری فرمائیں  
جسے اپنی کسی مغلی کو مغلی سنتیں اور اس کی اصلاح  
کرنے تھے، نیپٹا بھی) تاں بخادر مذاہب ہے۔ اب تہ  
پیشہ بھی جو حق کرتا ہے اور اس کا اعادہ کرتا  
ہوں کہ جس چیر کو مغلی کہا جائے ہے اسے تعین کے ساتھ  
جیھتا یا جاہت تاکریں اس کی اصلاح کر سکوں، بھم  
اعتزازات سے پہلے اکامہ کرنا مشکل ہوتا ہے کرفی الواقع  
وہ چیر کی ہے جسرا اعزام ہے۔" (رواد جا عشق سوم)  
دیکھیے! اس سے زیادہ معمولی اور بینی بر صداقت بات اور ایک

دو ممکنی ہے۔ ۱۔ یہاں زخمی الفاظ کے جواب میں فالعفت کی کمی ہے اور  
احکام کرنے والوں کو گلا بیس دی کی ہیں، تجویز خصیب کا مختار ہو  
کیا گیا ہے۔ فتوسے کا جواب فتوسے سے دیا گیا۔ ہے بلکہ یہاں قوادی اسی  
کبیدی ماحضر نکن کا پر نجیں چینا اور شاید ایک انعام اور بھی دیکھ سکتے ہو  
کہ مولانا نے انتہائی نک، نک، نک، قدرِ شناسی، عالی طرقی، یکی تھی اور جو پری  
سے کام بیاپے اور مندوں کو ایک بھرپور تصحیح مشورہ دیکھا تھا اور دو  
اعترافی کا ثبوت بھی دیا ہے۔ ۲۔ اب سوال ہے پھر کہ جن متاذ مطلع  
کرنا میں سے رسالہ دینیات پر فتوسے خمر فرمانے ہیں کیا انہوں نے مولانا کی  
اس "گزارش" پر بھی کوئی توجہ فرمائی؟ اگر نہیں فرمائی تو کیا اس کا  
مان مطلب نہیں ہے کہ انہیں تھوڑا مظلوم ہے زمینی تغیری  
انہیں تو صرف فتوسے خمر فرمانے اور اعزام فرمانے اور ارض کرنے  
کا شوق ہے اور وہ کسی تکمیل ملکیت پر اپنا شوق پہنچا فرما دیا کریں؟  
وہ اگر یہ بات کہ اس شوق کے لیے بھی کوئی مسلمان سا زادہ ہن کام کرتا ہے اور کون سی  
بینت بھی بھوتی ہے تو اسے بیان کرنے کی حاجت نہیں، وہ بیان  
کیکے خیری جیاں ہے۔

یہاں میں افظون کی معلومات کے سچے ایک بات کا ذکر ہے بطور  
بیرونی معرفہ کرنے والے ہاتھیوں اور وہ یہ ہے کہ پر رسالہ دینیات جس پر  
دیشم پر دوسرا فتوسے خمر فرمانے لگے گیں، وہ اصل نہایت دکی کا  
مکہ مدت میں سے دشمن تھات کی فرمائش پر مرتب کیا گیا تھا، اس

مولانا اقبال کے رفقاء میں بال براہی می خرقان و صفت سے پہنچ کر جائیں گے۔ ہر چیز کی طرف رجوع کرنے میں ایک بخوبی یہی بھی نہ ہو۔

اس کے جواب میں جو بچہ یا اس کی بھی میں اور جو کو طریقے کی بھی گئی ہوں ان سے غالباً اس سے ہی فرمان کے حضرات واقع ہوں احمد یعنی ان کو دیہ راست کی صاحبت نہیں بلکہ ان کی طرف اشادہ نگہ کرنا متوفی ہمیں، لگر معرف موقع کام کی نہ سبست۔ سپھاں گردہ مخالف کی ایک بہت بڑے بنندے کے چند جملے بلا نصیر و جون کے توں منتقل کیے جاتے ہیں۔

"ہمارے زبان کے شلچیجی ہیں جن کے پاس علم ہے نہ  
تو ہی، کیا منہو نکتے ہیں کہ زبان دیہ زبان کو سمجھتے  
ویں بدنجی کے افہار کے اور کیا جیش رکھتے ہیں؟"  
"پہنچت ان کی شان میں بہیان کئے ہیں:

"یہ بخت ان کی شان تین بوجوئیں کرتے ہیں  
سوائے بدمجی کے اور کیا ہے، ان خیشوں ملکہ اور  
مناظر و خیر کرتا پتے و قلت کو صاف کرنا ہے۔"

دھرست مولانا مذکور کا بھیرت افسر دیوان ہے اس شہر میں وہی تین  
شیعی ارٹمن، خدا عالی کلاس سہارپرورد۔۔۔ مطیعہ بجدت برلن پرنس  
مولا دادا باد۔۔۔

بھن بگوں کا خجال ہے اور یہ باشندہ خود میں نے اپنے کھاؤں  
خی ہوں) کو مولانا مودودی اور ان کے رفقاء بھن ایسی احتیاط ایسی دی اور  
اپنے زپور ایکسر کی خانش کے قبیلہ دوست سنتیہ دیا کرستے ہیں (اوہ نہ وہ استے  
مکتبہ اور خود پرندہ ہیں کو پرچی کسی طفل کو نہ سنتے کے سنتی ہیں ہیں حالانکہ  
ہبات بدایہ شہزادہ ہے اور عالمگیر ایسا ہمیں نہ ہے۔۔۔ مولانا اسین اس  
اصلی ہے مولانا مودودی نظر نہماں کے ایک منسون کا جواہر دیتے ہوئے  
قریر فرمایا تھا:-

"میں مولانا کو ایکین دلاتا ہوں کہ مودودی صاحب کی پاگ  
ان کی کوئی شعلی، لاکل سے واضح کردی جاتی ہے اس کے  
تسلیم کر لیتے ہیں ان کو زندگی نامل جوں ہوتے ہے، خود  
مولانا مودودی صاحب کو بھی تحریر ہو گکا جاتے دس سال کی

تفہیر ہے ۹ اور جو ہی مولانا مودودی نے "جماعت اسلامی" کا کام کیا۔ اور  
دینی نصف العین کے سینے اجتماعی مدد و مدد شریعت کر دی، کیوں پھر پڑھ  
نایا ایک پورپور نظر لگ کر ان کے وظیفہ کے لیے تو سے پر فوٹہ۔ لکھن  
پڑھے ۹ اور پھر پڑھ ممال جماعت کے طریقے میں شامل ہو کر نہ صرف  
کثرت سے پہلے و ملک اساؤں میں سے ایک رہا ہے بلکہ اس کے نزدیم  
بھی تتفہیر بالوں میں کئے گئے ہیں اور آج تک اس کی کثرت اضافت  
کا یہ حال ہے کہ ایک مرتبہ و مخفی میں اس کا اعلیٰ ترجیح تین ہزار کی تعداد  
میں طبع یا اگر تو وہ صرف تین ہیں میں کے اندھہ ہو گی اور وہ مخفی اور  
مماننے کا حصہ ہے اسی میں میں داخل نہایت بھی کیا گیا ہے، ممال  
یہ پڑھ کر اگر اس اسلام کے ذریعہ غلط تحریکی میں رہی ہے اور ایک  
دنی کی دنایا ہے یہی میں مٹھا ہو گئی۔۔۔ پس تو اخیر اس کی ذمہ داری کیس  
پڑھے ۹ کیا ان مفتان کام کا داں اس کی ذمہ داری سے یا انکل  
محفوظ۔۔۔ پہنچو صرف "تفہیر" کھنچا جانتے ہیں مگر زندہ ملکی ترقی کی  
لیں اور ملکی ترقی، صلاح کی دعوت دینا ان کے تذکرہ ضروری  
ہے ۹۔

خیار سوال کیں چھوڑ دیے اور اب ہے لانا کی رو سری عبارت  
خلافت بھیجے وہاں کے علوی کام سے متعلق ہے، فرماتے ہیں:-  
"آپ یہ دیکھئے کہ جس پیر کی طرف میں آپ کو دعوت دے ہاڑوں  
ہو تو پڑھنی کا راس کے لیے پیش کر رہا ہوں آیا تراں کی دعوت وہی ہے  
اور انہیار فہیں اسلام کا طریقہ کاروباری، اسکی قرآن و صفت  
سے یہ بات ثابت ہو ہے اور آپ کے تذکرہ قرآن و صفت ہیں اصل  
ذریعہ دعاوت ہوں تو سری ہاتھ میں اور میرے ساتھ ایسا نہیں۔ اور  
اگر اس دعوت اور اس طریقہ کاروباری کو کی جیز قرآن و صفت سے مکمل ہوئی  
ہو تو اسے تکلف اسے خاہر کر دیجئے، جس دعوت ہوئی اور میرے رفقاء پر  
پہنچنے پڑ جائے۔۔۔ کاروباری کیوں پال مارویجی قرآن و صفت سے ہے ہیں  
تو اپنے اتنا شاندار تکھے میں ہے کہ ہم ہی کی طرف، جو کرنے میں ایک  
لئے کے بھی نہیں کرنے والے نہیں ہیں۔

ار د دار جماعت (حضرت نوح)

رسیخہ: اس سے زیادہ واضح بات اور کیا کسی جا سکتی ہو؟  
اس میں تصرف قرآن اور صفت سے ہی ہے کیوں پھر ایک مکلف  
ظاہر کو دیتے ہیں کی دعوت اسی لگنی ہے بلکہ اسیتاں و تقویٰ کا یہ مالی ہے کہ

تمہب کیا تو ہونتے نے جو بیس افلاک اس کی مقامات کر دی۔

"ای عصمون چھری الـ، حیں" میں تین مقامات پر "طلاق اپن کا لفڑا" میں طلاق کے پر استعمال کیا گیا۔ بہت فقیر اپن اصطلاح خاص میں ملاحظہ کئے ہیں۔

(۲۲۲-۲۲۴) اس سے بعض حضرت کو غلط فہمی ہوئی کہ نکر فقہا کی اصطلاح میں اپن اپر طلاق کو کہتے ہیں تھے تو وہیں کا ازدواجی اصطلاح سقطی تو بوجا کا سہی لکن انگرہ رواباد کلکٹ کر رہا ہیں تو کہتے ہیں اور وہ طلاق جس کے بعد عمرت اپنے بارگاہ میں شویر کے کارخ میں تھے اسکی تاد تینیک کہ اس کا کلکٹ کسی اور شخص سے ہو کر فرست اور نہ چھائے، اس کے پیچے اصطلاح میں مغلظہ کا لفڑے ہے میں نے طلاق بارگاہی اور سری آئم کی طلاق کے سلیل استعمال کیا اور لوگوں کو تمدن یوں کہتے ہیں یہ نقطہ فقہا کی معروف اصطلاح ہی میں استعمال کر رہا ہوں، متناسب ہو کر اس فرق کو مقامات ذکورہ پر نوٹ کر لیا ہائے۔ (حوالہ مذکورہ بالا)

پھر اتنا ہی تھیں، آسے اپنے انداز تحقیق اور انداز تحریر کی وضیحی کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ یہی بتاتے ہیں کہ تینی ہی تھیں، اصطلاحات کے استعمال میں کبھی ذرا رازی سے کام لینا خواہی دیتے تھے یہی کے طلاقی ہے جو پھر نہ مانتے ہیں۔

"اصل یہ ہے کہ تین تھیں ہی میں تھیں اصطلاحات کے استعمال میں بھی دلائل ای سے کام لینے کا ہرگز روندھنا ہے اسے بعد میں سوچوت کے پیچے وجہی اور باش اور مفاظ کی لئے الگ اصطلاحیں بنائی ہیں، یعنی صدیت و ملکت باش اسی تھیں ایسا بھی جس میں جوست استعمال کیا ہے، بھی محل اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کانت تینیں وہیں معمصیہ اور حضرت ابن حبان میں کا قول فلذ صحن سریدہ دیانت، صریحہ دو قسم میں یا ان اسی طلاق کو کہا گی ہے جسے بعد والوں کی اصطلاح میں ملاحظہ کئے ہیں۔

(حوالہ مذکورہ)

قطعہ اس ستر کوئی عالمیں مولانا کی اسی دانستے ملکی

اخنوں نے "حقوق ازو میں" میں ایک سعیدات کی طرف

مولانا مودودی کو توجہ دیتی اور انہوں نے "تہجیۃ القرآن"

میں اعلان کر کے اس عبارت نہیں بروج کیا، جو طالی

لی ہاتھ پتے کہ اپنی کتاب میں سوہ" کی ایک پوری حصہ

انہوں نے اپنی ایک علمی پوچش پوچھ دیں اُب اور اُنکے

اعلان کر دیا: "در تہجیۃ القرآن صفرہ تین مہینہ

بدنام ہم سب سے بیٹھے ہیں مدد بالا دو مقامات کو پیش کر دیتے۔

"حقوق ازو میں" مولانا کا ایک مشہور رسالہ ہے، جسے یہ

ترجمان افسوس آن ریجع الآخر حمدی دیتا ہے میں مذکورہ تاگست رائٹ

کی کچھ ای اشاعت میں بتاتا ہو کہ اس شائع جو اتو مولانا خانی میں اس کے

ایک فقرہ کی طرف تو ہر دلائی اور مولانا سے تیغ خدا ہیں بکھر جاتا

ہی کے مخفات میں اس کا ذکر کر کے روچ کیا۔ فرماتے ہیں۔

"ایک دوست نے ہر سے ہصہ" حقوق ازو میں میں

اس فقرے کی طرف تو ہر دلائی سے ہصہ" حقوق ازو میں میں

"اب اگر کوئی شخص چاہیے تو کہہ بندہ میں کو روح ہماقی

ویتمپے تو گیا وہ اس کی سہلت میں اپنا فر کرتا ہے۔

وہ کتاب اللہ کی صفوت کی بھی عقد صریح تھا وہی زہبے۔

فی الواقع خدا کشیدہ الفاظ لکھنیں مجھ سے جو کہ ہمیں

جس قول سے اختلاف کرتے ہوئے ہیں نے یہ الفاظ

لکھنیں وہ حضرت عائشہؓ سے مردی ہے، اور حضرت

علی روزگار میں ایک قول اسی معنی میں مستول ہے

یعنی افسوس سے کہیں نہیں ہے احمد بن حنبل میں اس

قول کے مقابل ایسے الفاظ لکھنے سے ہیں نے اس کے

ہمیشہ کی شان میں سورا دیکھ کر ہو کھل ہو ناظرین

از راہ کر میں اس فقرے کو قلمزن کر کے یہ انفالا کہے ہیں

"او ری اخافیہ خلاجہ کتاب اللہ کی صفوت کی کوئی حدود

نہ اندھے۔" الشام تھیں کو اچھا فرمائے جس سے

جیسے میری ملکی پرستی کی۔

وہ جوان القرآن و حیثیت اور مخالن ملائیم سیمیت اور ایک

بھر اسی کتاب میں تین مقامات ایسے تھے جن میں مولانا نے طلاق

اکن، کا مفاظ طلاق مسئلہ شکری اسی میں استعمال کیا تھا، اس پر جو لوگوں

اوہ حکام المترین کی عمارت کا وہ بڑھ تھیں سے جو اس  
بیان کیسے ہے یہاں تھیں نے خودی اور تھیں کے ساتھ  
لیا تھاں تھیں، ہزار طبع ہے، اس مقام کی اسلامی کوئی  
سہے رہیں اصحاب کے پاس اس کا کام کے پایا تھاں  
تھیں وہ بھی اپنے تھوڑی میں اصلاح فرمائیں، انتخابی  
ان عاصی کو جو بے خیر دے جھوٹ نے بھری اصلاح  
کی کوشش قربانی۔

اس کے بعد طبیعت اور اصلاح شدہ عمارت کو مقابلاً درج کیا ہے۔  
بھاں یہ بات لائق تذکرہ ہے کہ مولانا نسیم ہی مضمون  
قیام حیدر آباد کے زادہ تھیں کے تراجمان القرآن حادی الآخری  
تاذیقہ ۵۷۳ کے پرچوں میں اصطلاح شائع ہوا تھا، ان پرچوں میں  
بھی یہ سارے اصطلاحات موجود ہیں جن کا صحیح ہوتا ہے کہ اس کے دروان  
تھیں اُن تی بڑی ہے، بھروسے اس کو تیک نہیں اور فنا کیسی دلیل کی وجہ  
تھیں ہے کہ جب کسی مسلمان تھیں کیا جائے تو وہ اس کی اصلاح کی کوشش  
درکش، یا ہے اس کی کتابیں بخوبی کرنا ہے۔

"سُوْدَ" مولانا حیدر آباد کے زادہ تھیں کے تذکرے میں اسی تعب  
کا ایک باب مذکور ہے: "لئے ایک ملکی پرستی بور بھل ہوا ہے اور اس اصلاح  
شدہ باب سوڈ کے نسبت میں ایک ترجمہ ملکی غونے سے تھا اُنکی  
شہزادی تاذیقہ میں اسی تذکرے میں شائع ہو چکا ہے اسی راستہ کی جانب سے جو نوٹ  
دیا گی ہے اس کے لفظاء ہیں: ..."

"بُنْتِ تَالِيفِ سَوْدَ تِبْرِی، حَاجَبَ مَوْلَانَ سَهِيدَ الْوَالَّا عَلَى سَوْدَتِی

نے "سوڈ کے نسبت مذکور ہے کہ اس میں" بُنْتِ تَالِيفِ سَوْدَ تِبْرِی، حَاجَبَ مَوْلَانَ سَهِيدَ الْوَالَّا عَلَى سَوْدَتِی  
تھیں، ہو یعنی، ہر قلم فرمائی تھی اس پر موقع تخلیقیہ  
کے زادہ تھیں روبارہ گاہ ڈالی تو اس میں ترکیب تھیہ  
علوم ہے۔ اس میں مولانا موصوف شہزادی بھی ہماری  
کاشتفی میں اور نہ بجزیکہ اس مقام کے وہ اس سیں  
دہانیں کے بارے میں اس کے ساتھ کہہ لیں تصریفات  
اُنکیں کہ مولانا کو اپنی سالی راستے سے رہ چکر ہے۔

یہاں تھیں موصوفیت، ہو یعنی "سوڈ تبری" درج تھی، میں  
کامٹ، آپ نے بالکل بدلتا ہے، یہاں تھیں مذکورہ مالا  
ہاں کو ترجمہ شدہ ملکی میں روبارہ شائع کیا ہے۔

ہو سکتا ہے جو سکتے، کہنا ہے کہ اس نو تھیج اور اصلیت کے بعد اُن اضافات دلیلت  
کا عقل بانی رہا جائے ہے، مگر اس پر در صرف ذائقہ پر پاکی گئی، اُنکے ساتھ  
نہ سے اضافات کے ساتھ یہ جانا پر جس فقرہ کو تھوڑا کریں  
کہ اصلیں کوہا جی خدا و جس کے مطابق ملکی، کتابی ملکی میں پھیپھی دے  
نہیں جائیں یہ فقرہ اصلاح یا فقرہ ملکی ہی بیرون پھیپھیتا ہے، اُن پر خاص  
گردھے کیک فرود جناب مولانا الحافظ علیم عبدالرشید مخدوم صاحب الگنجی  
سے دس سال کے طبع عصہ کے بعد بدوں اتفاقاً تھے تو اسکی ۷۔

"آپ ہی خال فرمائیے حضرت معاشر کے متعلق یہ کہہ جانا  
کو گویا وہ اس طبع حدود الشہست صریح تھا اور کہہ ہے ہیں  
یا امام غزالیؑ کو فی حدیث میں تا خص بکھانا ہے کہ اس  
کے ذمے کو مستلزم تھیں کو کیا ہے؟ جو یقیناً ان کا  
مضبوط تھیں۔"

ترجمان القرآن حادی الوالی تاریخ بستہ م

تاریخ تامنی اٹھو

مترجم کی اس عمارت پر مولانا مودودی نے ایک ناٹ درج کیا ہے  
جس کے واقع فرمایا ہے کہ جس فقرہ سے روح کے ہر ہوں گئے مجھے  
ہیں، ملکی اسی پر اتنے لزت انہیں کیا تاریخی تھی ہے کہ یہ شخص صواب کی  
توہین کرتا ہے ادا خصیص مدد و دلائل سے بجا و کارنگلکی بھرتا ہے۔  
اس کی بہت حقوق از وہ میں مکے ایک اور ساقم کی اصلاح مولانا  
سے ملکی میں کی ہے اور نہ صرف اپنے ہی رسالہ میں اس کا اعلان  
کیا ہے بلکہ عصہ صفتیں بخواہ اشارات "اُنہیں مدد ہے اور  
وہ ہی دہسری تحریروں سے پہلی نہایت نکایاں جزوی تھی۔

ترجمان القرآن، حادی الوالی بستہ میں فرود جناب مولانا میں کی تھیں

"پچھلے دوں سو یوں سر عصے دورے کے سلسلے میں  
زیارت کا کام اصحاب کے مقام پر ایک صاحب شیخ  
ایک دقدو دیا تھا میں میری کتب احمد بن الزہبیؓ  
کے دکت، مقام کی غلطی پر جھوٹ سے مجھے متین فرمایا  
تمہارے سے سے والیں اگر اس مقام کو دیکھا  
اور امام القرآن بیضا عس کی اصل عمارت سے جس کا  
حوالہ دیتے ہوئے میں نے وہ مسئلہ کلما تھا، اس کا مقابل  
کی، معلوم ہوا کہ فی الواقع اس بگھی مجھے غلطی سرزنش کی ہے

یوسف کے اختتام مکمل یہ سلسلہ میں کوئی گواہی اور پیر بجا بر سال کے بعد ترجمان، نبی الائل و نبی الائچہ نہ صہم تحریری و فرمودی رائحتے ہیں کہ سلسلہ شروع ہو اکتوبر لانا نہ اپریل کھا۔

”اس سوتھی پر لیک مرتبہ پیر ناظرین کو اس بات است آگاہ کرو یعنی مناسب حلوم یوں تائی ہے کہ قلم قرآن کو کتنی صورت میں شائع کرنے سے پہلے ان ہمچنہ تذکرہ مسندہ کی حدیث سے درج کیا جاتا ہے تاکہ اہل علم اور ناظرین مجذوبی بلکہ میں مطلع تر ایک اور اس تفسیر کو نہیں دفتر پر نہ لائے میں مجید دو دویں اسی یہی اس مسند سے کہتا تھا قرآن مجید کا اصل من درجہ شیخی کیا جادہ ہا ہے:

”ای کے جدیب عن رائحته جون رہتے تک، اہ میں کیمیہ یہ سلسلہ دہا، ہندو اکتوبر جان اغماں شہیان و دعاویں ملکتے مہی دوں رہتے تک، اسے جاری کر سے ہوئے، مولا نے پیر قلم قرآن کیا:

” تمام ناظرین سے یاد ہے اور اہل علم نظرات سے یاد ہوں گے اسی سے کوئی جو فی الائچہ نہیں، اسی سے کوئی جو شیخ نہیں، اس سے مجید اکاہ فرمائیں تاکہ لگائی شکل میں شائع ہوئے پہلے اس کی اعلان کروں:

”اس تک شیخیں کوئی لگکر ہیں شائع ہونے سے بچتا ہیں لمبے مٹڑوں کے سیے سسہ، وہ کی مخلل میں کی پریز کے پیش کرے کا طریقہ دے رہے عالمہ بن حفیظ کرتے ہیں، بعین، الحسن مسندہ کی کاپیاں ای غصہ کی طرف پر اس پیور کرتے ہیں، ”کس اس کے خود پر کہا شائستہ مسندہ شائع کرنے کا سلسلہ جاری رکھ کر بولتا ہے قلم قرآن کو خاص اقسام اہمیت دی ہے، جس کے تجویز میں مشتمل سوالات کا سلسلہ ہو تو ترجمان کے بہرہ، ”سائل و سائل“ میں پیدا رہا، اور اس طبق قلم قرآن کی توضیح و تفہیم کے ساتھ ساتھ اس کی اصلاح و تصحیح کا کام ہی رہا، تو پیدا رہا، شائستہ مسندہ شائع کے بیرونی عرضی میں اس کی اشاعت دفعہ سوہہ کی جنتیت سے ہوئی ہے، زیادہ تر اس کی فرضیں ایں، ہم سے مشتملہ لینے پہنچے، جب یہ کنی شکل میں شائع کیا جائے تو اسی کیا تھی، یہ شائع کیا بھیجی، ”کہ ترجمان قرآن رجیع الائل ملکتے مہی دویں“، اور اسکے بعده بھی ”تفاؤلت“ مولانا بلاست زخم و تفسیر شائع کرنے کی تفرض دو اخراج کرتے رہے شائستہ اکتوبر جان حادی الادی سلطنت و ایریں ملکتہ میں سرمه

”اس سے مسلم ہو اکتوبر اسے مزید تحسین و مطالعہ کے بعد وہ پڑھ ساختی دستہ میں درج فرمایا ہے، نیز یہ اس کی گذشتی اس کی طرف توجہ دلانی ہو یہاں ہے، باہت بھی خاص طور پر یہ بسی رکھ کر نے کے لائق ہے کہ ”توقی نزویین“ کی طرح پیغمبرین ہی ایجادہ مولانا نے جنماز قیام حیدر الدین شائستہ ملکتہ میں تحریر فرمایا تھا اور ترجمان القرآن کی محدود اشاعت میں شائع ہو اس طبق ایضاً مخصوصیں میں وہ تحریر بھی موجود ہے جس سے بعین مولانا مسندہ خود پتندہ مولانا نے پیچے پہنچ ہوئے فرمایا ہے، اس پر بوسے غصہ میں اس مصالح طلب چرک کی طرف کی عالم دین نے مذہبی اہمیں کیا حساساً لکھ رہا تھا، ”ترجمان کے محتیات پر اس کی اشاعت کیسا تھا“ اسکے لیے اسکو بھیجی جو کہ تھا اور جماعت اسلامی کی مطبوعات میں شائع تھا اور طاہری، ”کنیوں میں ملک اسٹھنی کی طور پر“، ”گورنگاہ کا نام نولانکے اس ملک سے ہے“ اس تاثیر ہوتی ہے کہ نوادہ اخیں کی طلبی پر مذہبی کی جائیداد کیا جاسکے چہبی، وہ خود کی غصہ کی عکس کیتی ہے، اور اس کے امداد، ”جو سندھیہ کہتے ہیں اس کوں بگر کئے ہوں اور کسی عالم نہیں سے“ شیخیں کیسا ہو یا کیا ہو اور جان وہ ”دو اسراف“ تھوڑہ اعلان و تکمیل میں تھے، ”بزرگوار تھوں تھیں کہ رہتے، اور دصف جس حد تک لائیں گیلیں قابلِ تلقید ہے اور سکبیاں کی فروخت نہیں۔

کراچی نگھٹے ہیں:-

"قلمبم العصر" ان کے ترجیح کے مسلمانوں دو لفظوں کی  
ہیں نے نشانہ ہی کی اور خط الکمار کا غیس بدل دیجئے تو یہی  
بات اعلیٰ ہے:

خلافظی یعنی "مولانا مودودی اپنی اولاد و سروں کی نظریں" (۱۹۴۷)

حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے قلمبم القرآن، میں غلبہ ارشاد  
شدت قرآن کو خیر اور سُعیٰ تحریک کیتے ہیں مگر یہ سے مولانا کی بعد  
کی ہے اور انسنہ کہتے ہیں گے وہ انش راشد احمد راجح بخاری کے سخت پوچھ  
گہاں تفسیر پر بعض مشہور علماء کا اسے جس طبق صحیح الادعات مانند کیجئے ہیں  
جس جس طبق فاسقین کی ہیں، موجوداً میں ظاہر کی ہیں اور خوب تباہ ہیں  
ہیں، ان کا بیان ہمیں کرتا چاہیے کہ مولانا مودودی اپنے کیلئے دقت صرف  
کنایہ اپنے مذہب کیتے اور ناظرین سے صرف، اتنا ہماہتے ہیں کہ وہ مسند  
خوب کے پیچے ہی اپنے ذہن میں ان ماں کا انتصارات کر لیں اس سے وہ  
کم از کم یہ تو اداہ کر سکیں گے کہ مولانا مودودی نے قلمبم کو تعریف ملا جائے  
قلمبم شائع کرنے کا وہ مسئلہ مذاہب میں سے جادی کہ رکھا ہے اسکا حکایت  
کیا کچھ دیا ہا کہا ہے اور اس حوالہ کے پیچے کیا دلیلیں اور کیا مذہب کو م  
کر قی رہی ہیں، الجملہ موقع کلام کے تفاصیل سے ہم صرف ایک بات کا ذکر کرنا  
چاہئے ہیں یعنی قلمبم القرآن سے نہیں، خود قرآن سے متعلق ہے، اس کے  
مطابع سے انش راشد اللہ ناظرین کی بصیرت ہیں ادا فرموما ہے کا۔

ستلے میں بسطہ تفسیر آیہ ان النین ہیں اہم و الدین ہا  
والنصری و اصحابین من آمن بالآیۃ الیہ مرا لامخواہ۔

مولانا نے ایک حصوں لکھا تھا جس میں ایک جگہ آیت کریمہ  
یا ایضاً القدرین آئیں ۱۱۰۶ مختواہی اسلام کا ذہن کے نقل کرنے میں غلطی  
بوجی تھی جس کی وجہ سے ترجیحی عطا ہو گی خدا، آیات قرآن کی نقل مذہب  
یعنی قلمبم کا مدد و مدد کوئی خصوص پیغما برے اور نہ کوئی تجویز یا یقینات  
انہوں نوں سیان کا پلانہ تو ہے اسی، لامک احمدیا طبری جاہش کے تفاسیس  
بشریت کوئی ڈکی چوک ہے اسی جاہی سے بچنا تھی پیش اس طبق کی جزوں کو  
سو و نیان یعنی مذہب ایسا ہے اور اسی وجہ سے جب ترجمان کا وہ پرچار  
لکھا جس میں یہ سہو دھکا تو ماحصلہ ترجیح کر کی ایام لکھنا تو وہ کرتا  
ہے اس کی طرف فوج تک دلاسنے کی ضرورت محسوس نہیں، جس جس کی  
نظر میں ہو پڑی تھی اس سے بطور خود اپنے اپنے نظم میں اصلاح کر لی

ہو گی، لیکن تیرہ سال کی طولِ امدت کے بعد اس سہو دھکا کو جس بندگ  
یں دیکھا اور رکھیا گی اور اپر پڑھو اون انجیاگیا اس کی تصور داد دہی  
ناظرین کرتے ہیں۔

ترجمان الحسن آن پاہر جادی ازہلی تاریخ سنتہ مبارکہ  
تمدنی سنتہ میں ایک سوال شائع ہوا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک  
مولانا صاحب نے ایک تعبیر میں اپنے نام اشتہارات کا فی تعداد میں  
تفسیر کر لئے ہے اور ایک بہت بڑے مجع میں تقریر کر کے جماعت اسلامی  
کے خلاف بہت بکھر ہوا گا۔ انھوں نے کہا کہ "دیکھو جماعت اسلامی  
قرآن میں تحریف کر کے اس کو اپنے مٹ کے مطابق لامعاً جاہی ہے  
جو بہت بڑا نہیں ہے".... اس کے نتیجے میں انھوں ترجمان کا مذکورہ بالا  
نہیں پڑیں ہیں، انھوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا کہ "ہم نے جماعت  
اسلامی کو بخوبی اپنے مٹ کے اکھڑا بھیکنے کا اور جب تک اس  
کام میں نامیں بیجا صحن مکر کوں گا دوسرا کام اپنے اپنے حرام بخوبی گا"  
اسی نتیجے انھوں نے چند ملائکے کے تاوی یا تکمیلی بھیجے ہیں جن کے ذریعہ  
پوری گلزاری کی جائے گا۔ ————— اس کا وہ حساب مولانا مودودی  
نے دیا ہے وہ باذن پر درج ذیل ہے:-

\* درسری شال جو انھوں نے دی ہے، اس کو اپنے دیے  
ہو سے ۶۰ رسالت میں اپر ہائی سنتہ کے ترجمان القرآن  
میں لکھا ہے جنکہ مذہبی مکالمہ ہو اور یہاں ایک تعلق کر رہے ہیں  
و اسی محمد سے بخت طلبی ہو گئی ہے اور انھوں نے کہ اس غلطی  
کی وجہ سے ترجیحی قاطع ہو گیا ہے۔ اس غلطی کو ایک تیرہ سال  
ہو گئے، اس درمان میں اچک نہیں ہی لگا اس پرپری  
اور اس کی نسبت مذکوہ اس کی طرف توجہ رکھی، مختصر ہندگ کا  
ٹکری کر انھوں نے اس دیدہ دریزی کے ساتھ میری خطاوں کی  
کتابی زبانی کا اور اسی سخت طلبی پر ان کے ذریعہ بمعنی  
ہوا۔ اشنہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے، وہی بہتر جانتا ہے کہ  
یہ ہو تھا اور اس سخت تحریف، یہ رہا میرا معاف احمد تو اللہ سے ہے  
مختصر من بزرگ اگر پہلک کو ملک حقیقی کھٹکے ہیں تو انھوں نے  
وہ خیار ہے کہ اس کو ادا نہیں کر دیا تھا، تحریف قرآن کے جرم کا ایک  
کھلہ ہوا ثبوت کہہ کر لوگوں کے ساتھ پیش کریں اور اس کا  
جتنا فائدہ اس دنیا میں اعتماد کئے ہوں اٹھائیں۔

کو اپنے ملکیت دوسروں کے کاموں پر تنقید کر دیں، اور  
سونا آں پر تنقید کیوں نہ دعائیت کو پس از چوڑھا کر کیا۔ جنم  
کی طرح استفادہ، لیکے کو شکست کرنی:

مگر اس صورت سے کہاں بطوریں پڑے چڑھے سال کے بعد نہیں  
کوچھ تحریر کے اداخلوں سے اسے جس دنگیں کہاں کو  
چالنے کیلئے ترجیں تاریخ اکاڈمی الادالی کی تدبیح کی تھیں اور  
تین دفعوں پر صافا پر بیٹھی تھیں جو محکمہ اسلامی کی فرمانیہ، اور جنم کے نام،  
تے شائع ہوئے، اس صورت کے پڑھلاتے ہیں:-

”اخنوں۔ یہ قدریت کے اعتماد کو بہت حد تک اور اس کے  
وقار کو بہت حد تک گراویا ہے۔“ جب اسی کے توں کبھی ان  
اموال اعلیٰ کے ذریعہ میں کوئی ایسی تحریر ہے جس میں علیحدہ کا  
وچال نہ ہو اور اس تحریر کی روایات ہی رکھا، اُنہیں جس جس  
ایجھے یہ جعل لاد، حدود، حدود، حکم، اس توں کی وجہ پڑتے اور  
ایک دوسرا سبب کو شکم کرتے، وہ اس کو تحقیق کر کے دکھانی  
دیتے ہیں، اور کوئی اختیار نہیں، اور اس کے ایکجا ہوں  
کہ اعلیٰ کو اس میں ملحوظ اور معمولی کہا گا ہے جو اسجا اعلیٰ  
ساعۃ لعن آئش عدن، اذمۃ اور نہائی لذت، بسوار ہوئی  
ہے۔“

اس پر مولا نامے جو شاہزادہ دیبا ندار فوٹ کھا ہے وہ اُنھوں نے اور خود  
کرنے سے تعجب کھا ہے، کہتے ہیں:-

”اس جذباتی اور اس کی دل سے قدر کرنا کیا، اس دو سو ایسے کہ  
آخہ اپنے کہنا کیا ہے توں، کیا سلف کا دفتر قلم کرنے کے لیے جی  
اپنے دوستی کو تھا ہے توں کا نفس، ان کیک تو کھا ہو دفتر اور  
وہ انسانی درجات سے بہتر ہے اور بہ درجات کوئی نہیں کے  
دھرم ہے، اس سے ۹۹ کیا آئہ، کہنا ہے توں اسی اور جنم کے  
کاہدہ پڑا اخیرہ غلطی ہے جس میں پیشہ ہاں جسی ہی کر کے  
ہوئے لوگوں سے نہ ہے تو اگر کوئی چیز کی ہے کیا اُپر پہنچتا  
چاہئے ہیں کہ اس اعلیٰ اعلیٰ کے ذمہ میں کوئی خیزی نہیں  
ہے جس میں علیحدہ کا تمہارا جو ایک معاشر ایک ملی ہے سے  
تفاوت، اُتوں کا فیصلہ مدد ناہی، یہ سلوں سے نہیں کہا جائے  
کہ کوئی محنت سے بچنے یہ خود ہی کوئی کام کی ہے جس کو اکل پڑا گا۔

اب ناظرین ذہنی میرزاں کے ایک بڑے طبقے جس میں ہم اور  
کے طبقے میں کوئی کوئی نہیں ہو دے سکتے ہیں مولا نامی، تریاگر، عاذ بکاری  
او، حق پرستی کو محکم کر دیں ایک ایسے ستر کی اور جو اس کی اور جو اس کی  
اُن جیسے مفسر قرآن کو محرف قرآن تاریخ برپی کر دیتے ہیں جسے  
ہی کے تسلیت ہوئے مظاہم حیات کو رکھا تھا ہے قائم ہوئی۔ یہ اور اسکے  
قیام و استحکام کے لیے مولا نامی کی بازی الحسنے ہوئے اسی کوئی خود میں  
سے بکھارا پہنچنے کا تیرا عالم پا اور اس کے لیے اس منگل کے مولا نامی کی پیشے  
جہنمک اس کام میں کا ایسا بھروسہ نہ کر لیں گا، اُسرا کام پتے دریورام  
بھروسہ گا، اُسرا کے اوحہ دھولا نامے صرف اپنی بھروسہ کے اخیر اپنے اکتفا  
نہیں کے، بلکہ اس تماشہ کے صورت کو مجھ تکریت ادا کیا، اس نے ظالم و  
ہے اس کی سد کر دی ہے، خصوص اس نے کہ اسیں کے ذریعہ انسان اپنی  
عقلی پر تسبیہ کردا، پھر اخیر میں جو تنقیدیہ مولا نامے کی سبب وہ اس طرز کی  
ہے کو سخت دنیا دار اور اسہنا نامد اور اس کا نیوں کو جھوٹا لے رہا اس شخص  
کے لیے کافی سہے ہو جیا اور اس قائد کے مقابلہ میں حاکم تھی کیونکہ کافی دذا  
س ایقین رکھتا ہے اُس تسبیہ پر ہوا ہے تھیں خواص نے اور خواص ہی  
نے خوش خواص کے رہنماؤں نے جس حد تک خدا اتری کا ثبوت دیا ہے  
وہ سب کے سامنے ہے!۔

آیت قرآنی کے تعلق کرنے سے میں ایک غلطی کا صدر دراد خالی میں  
کے مطقوں میں اس کا دل اپنے روکھ لیا، اب پہنچتے پڑتے احادیث و  
آئندہ اور اقوال و ائمہ مسلم کی تعلق دریافت کے سلسلہ کی تھی ایک روایت ایکی  
مفسر وہشت کے ترجیں اور مفسون کی تھی اسی تھا اسی جیسیں جو جرود  
تبدیل کے علم پر لگھنگو کرتے ہوئے متعدد ائمہ حدیث و فقہاء و محققین بیان  
کی ہائی جملوں اور تقدیموں کا ذکر کیا گیا تھا، ایک بزرگ نے مولا نامو  
خطا کھا اور تسبیہ کردا، اس تسبیہ کو پڑھا ہو تعلق کرنے تو شاید صد وی نہیں  
اس کا بوجوہ ایک مولا نامے ترجیں اکنہ رعنی، شافعی سنت ہے میں دیا ہے  
است پر موصی بھی، فرماتے ہیں:-

”بُمْ دَلِيْ تَكْرَهِ كِبْرِ خَلَقِيْ مُكْبَرِيْ كِرْسَتِيْ هُنْ، دِرِ مِنْ كِوْنِيْ  
أَنْسَانْ خَلَقِيْ تَغْرِيْشِيْ سَهْلَتِيْ هُنْ، غَلَبِيْ جِبْرِيْ رَوْسِرِيْ  
سَهْلَتِيْ سَهْلَتِيْ بَعْدِيْ بَعْدِيْ مُكْلَمِيْ ہے، اور دِيْنِيْ تَقْبِيْلِيْ  
كِلْجِبِرِيْ سَكُوكِيْ لَعْزِيْشِيْ پَرْتَعْبِيْرِيْ کِيْ جَادَتِيْ كُوْرِيْ آئِيْ بَعْلِيْ  
كِرْنِيْسِ، حَقَّاقِيْنِيْ كِلْجِبِرِيْجِيْ، اَوْرِلِمِكِيْ تَرْقِيْيِيْ تَغْرِيْسِيْ مَلِكِيْنِ ہے،

ضلعی انسان سے ہوتی ہے، تھیک طبیعی ملکتی پر مبنی  
اعداد اور احتمال سے یک سرموچی ورد کرنے کو دراسن کے  
بس کی بات نہیں۔ بلکن بہت کمزور ہے: انسان وحی کو  
بچوڑا سے کے بعد حق کی طرف پہنچ آئی توں نہیں، رحمت  
اور بہت طاقتور سے بہادر اس جو پنجاںکر وحی کا احساس  
رکھتا ہے اور اپنے آپ کو خلاستے تیرا نہیں کھتا اور خطا پر  
ستنبہ ہونے اور اس سے درجع کرنے کی وقت رکھتے ہیں۔  
ایمان، القرآن، جہاد ۵۵۰

یعنی گروہ متعین کے دل ان کو گلگھتے، ثم ہوتے ہیں، سبے اور ناسوں کو  
بڑا رہست دیتے، اسی زبان جس مولیٰ محمدی صاحب اخوی نے ایک نہایت  
طوبی خط مدار ترجیح کو لکھا، مطالب کیا کہ اسے شائع کر دیجاتے، مولائی  
اعین لکھا کر۔

جہاں تک مولا راشیتیہ احمد صاحب شافعی کی ذات کا آنکھ پر  
نہیں سے درجع کرنے کے بعد تھیم ہے کہا ہے، آپ  
دریور مدنی پرسن قیامی اغراض اس فرمائیں، رحمت سے  
تخت اصر امامت جو آپ کے امکان میں ہوں آپ کر سکتے ہیں  
اوہ العینان دیکھ کر وہ اس مسلمان ہے اسی شانع کیونکہ  
کوئی کوئی اس مسلمان کا یہ توڑھ طریق دوسروں کو تعمید سے بالآخر  
نہیں کھلتا، اسی طریق خود اپنے آپ کو ہمیشہ سمجھتا، البتہ مولانا  
کے طریق مل کواب دیوارہ صرف بحث میں لانا باطل نہ انصاب  
ہے، اس حصہ کو خارج کرنے کے بعد آپ کو ای صورت بحث  
فرمائیں تو یادہ ہبھر سے، اس سے پہر عالی کچھ فائدہ  
پہنچتا ہے۔

دلاحدظ فرمائیں ترجیح شعبان المظم ۵۵۰

یعنی صاحب موصوف سے اس کی اس درجا است کہ شرب قبول نہیں  
اور اپنے اسی مطالب پر تصریح کر، اس تحریر کو یقینہ شائع کیا جائے اپنے آپ وہ  
تحریر شائع کر دی گئی اور تھا یا میزیر شریعت ترجیح اس القرآن کا عینہ دن لئکر  
شائع کیا، جو تحریر نہیں۔ ساتھ اس سمع حی پر مشکل ہے، اسی پیشہ  
سے نقش کیا جا سکتے ہے زراس کے اقتضیات دینے ملکے ہیں، جن معاشر  
کے پاس ترجیح ناپڑتہ شعبان ۵۵۰ کا پرورد ۷۶ وہی وہ بردا کرم اس  
نکال کر پڑیں تاکہ زبان، الدان زبان اور طرز دستالی کے عناطہ یہ تحریر

طریقوں سے تھیں اور میں، خواہ وہ ہمارے طبقہ ہیات  
کے بیانی ہی ناگوار و بھاری صعلوں کے عناطہ کی تھی ہی ضرور  
ہے اس لیے حقیقت یہ ہے کہ دوست کے خالے سے اندھہ دست کے  
جس لئے ذمہ دار چاہیے پاس ہی وہ مسیح ہم پیش نہیں ہیں بلکہ  
بلکہ غائب ہی تھا اس پیچھا کے ہیں، اس میں بخوبی منکر  
بنائے کسی خبر و حدیث کی محنت کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کے  
ساتھ درجت سے بھی کام لینا ضروری ہے وہی بات ہے جسے  
”سلک انتال“ میں واللی سے ثابت کر شیعی کو مشتمل کیا ہے  
۷۔ اس مضمون پر صفت کو کامیاب اور اچک بہت روی و باری  
ہیں مسکراں کے دلائل اور دنایی علمی آج ٹک کے دلخیش  
کی تھیں:

ب مسلمان۔ الحافظتے اسکے زیر کر لیں واتحات، مانی کے اعتماد  
تھے کمکی پڑت کر دیجیے:-

جماعت اسلامی کے قدم سے، موسیٰ پیغمبر جنکہ مولانا جید، اور مولانا  
عجمیم تھے اور مسلمان القرآن کے ذریعہ تھا اپنی آزاد اخداد سے سچے  
۵۵۰ میں مولانا شبیل شفیعی اور مولانا حمید الدین خرازی رجھانی کی تھیہ کیا  
اپکے قلمتہ کھڑا ہوا جس کا سب سے زیادہ تجھہ ہی ملبویہ تھا اس تو اسے  
ٹکھیہ کر مولانا اشرفی مالک صاحب غازوی، مولانا شبیل احمد غازی اور مولانا  
عمر طیبی صاحب تھم و مسلمان ریونڈ جیسے اکابر اور اسرار، ملائکہ و محتاط  
تھے، مولانا ناموودی سے اس قلمیں اٹھ لئی پر علامہ کوئی تدبیح کرنے کے پیشے  
مولیٰ مضمون لکھا جس کا تیجہ ہوا کہ نکودہ بالائیوں نہ گوں سے اس سے  
برخی کی، ان کے تمدھل، تقویٰ و خشیت دوڑنے والے مخفی سکیشیوں  
ان سے بھی کوئی امید کی جا سکتی تھی، اور الحمد للہ تھا کہ امید پوری ہوئی  
مولانا غازی اور مولانا محمد طیب صاحب کے خطوط طائفہ ترجیح اس میں غصہ بولے  
اد مولانا غازی کے روح کا تذکرہ مولانا ناموودی سے اشہد تھا صفات  
یں کیا۔ اس خرچ پر تھیم ہو گئی اور ہم ای اذ مٹانی کا کر کر تھے بے حساب  
ترجیح نامہ تذکرہ اس سے۔

اگر کچھ دوست عرض کرنے ہیں تو اگر کوئی تذکرہ اس اور  
میں کسی بلکہ ہم نے حقیقی والصف کی صراحت کی تھیم ہے تو وہ کہا جو  
اد مولانا کا اس سے رجیع ہے تو وہ ہم کو معاف نہیں اس

اندازیں اور جتنے شانے فریاد رہا۔  
”باظرین اخیت کی بخدا فردیتی سے بھر قوت، بختریں ندوہ  
قصیر کا دوسرا درج بیکھڑا پر کمی، راستے قائم کرنا پائندہ کریگا  
بیڈ و خرات دوسرا درج بیکھڑا پاہن وہ، سالہ سلماں اور  
بوجوہہ سیاسی تکشیں مفت اور ترجیhan القمر، ان کے زمانے پر  
جن کے دھاریں پر نکر جو میکی لگی ہے، بخدا فریت پر طلبہ  
فسد میں:

اس کا ۲۴ اب اب اجیت میتے دھول جو اتحادہ یہ شاکر، من اشتہنائے  
اجیت یک بھی شانے بھر کیا جا سکتا، و ملاحظ کیجئے ترجیhan القرآن ہا، بس جو ای الائی  
مشتمل ہو لائی تھی۔ — یہ بیٹھن اور یہ اعلانی فرمہتے  
ان لوگوں کا ہو جیعتہ عطا ہونکے حمزہ نام سے مسلمانوں میں کام کر رہے ہیں۔  
اوہ جنہیں دوستی ہے کہ مسلمانوں کو بندکی واحد نمائندگی کا حق صرف انہیں کر  
پہنچاتے ہیں:-

اوہر کی تصریحات سے ہر قاری اب اسی سیکھ سکتا ہے کہ مولانا ہو وہ  
ایندہ ہی سے کئے فرا خدل و آئی ہو سے ہیں، الحسن سے ابتداء سے اجکل ایکی  
و خلاف کو گنجوں کرنے سے انکا کمی ترجیhan القمر کیجئی مشتمل بر افراد خدا ہو سے  
ذ اعتراف تقویت کیجی کہ ایسی کی ترجیhan القمر کی زیارتیوں کا ہو اب کبھی بدراہنا  
و ہنگامہ رائی اور فتوتے بازی کی شکل میں دیا، ان کی روشنی ہمیشہ بکسان  
مددل و معوق (بہی سے اور خدا کا یعنی وحی سے) سکر اوکرنا چاہیے کہ اس نے  
ان جیسی روشن تھی کہ نیو اس کو جاری دو دیاں پیدا کیا۔

چنانکہ ان سطور کے رقم کا تعلق ہے، اس سالہ مال - است  
مولانا کے ساتھ مسلط رکھنے کا شرف حاصل رہا ہے اور ایک بھی اس کے  
ایک خدا کا ہو اب مولانا کے ذریعے بلکہ اس سے بھی مولانا کو اس روشن سے  
ہدایت کیا ہے، میں نے مولانا کو استفادات، اعترافات، شکایات، شکوک  
شہیدات، طلب و تیجات، مشوروں، دوسراں قبیل کی مدد اور جو دل پر مشتمل  
ہندو ہیں مل جھٹ فرمایا، اب اس معاملہ میں مولانا کے خالصین کاظمین  
کی تقدیر ہے جیسیں لکھی ہیں، میں سن کیجی مکوس زیکر کوہ معمولیت، و امداد  
کی رہے ہے، بلکہ کمی اور اہمیت گئی ہیں، دیں دیاں اپنے مومنوں سے تعلق رکھنے  
والی بعض پیغمبر و مکاروں کا کرتا ہوں جن سے ناطرین یا مادا زہ کر کیں گے کہ میں  
جو کچھ مولانا کو سمجھ سکا ہوں وہ صرف ترجیhan القرآن کے صفات پر پڑھ کر  
اوہ داد دست میان کر جیں بلکہ یہ شخصی تحریر کی میان پر بھی ہے۔

محبہ پرستی ہے جس کا پیغامدازہ ہو سکے، میں مولانا سے صرف اپنے  
رسالہ کے صفات میں بلکہ دی بکھر ”ترجیات“ میں بھی، ترجیhan القمر  
انہماں تجھیں کیا ہے۔

”بیری ذات کے متعلق ہو لوی صاحب سے جن خجالات کا  
انہماں فرمایا ہے میں ان کی تربید کرنا خوب چاہتا، جس مقام  
کے پیغاموں سے یہ صوبہ کھاہے ان سے میں خود انہماں  
انکھاں توں اور جب ان مقامہ کا حصول ان کی رسلی میں  
اپنی قسم کی تحریر پر وقوف ہے تو مجھے اس کے خلاف پکر کر کہا  
چاہیے۔ مزیور اس جس شخص نے۔ اپنے سے بالآخر سیکھ پڑی جا جائی  
اعترافات کو کسے شامروہی حاصل کرنے پڑی ہے اس کی جو عنوان  
اور ذہنی ناموری تھی اسی کا اسی ہے کہ میں کو کہی صفات میں  
پہاڑ کر رہا جا سئے، جس میں میں اسے حاصل کرنے کی کوشش  
کی گئی ہے۔“

بھر اسے میں کہا پہنچتا کھدا:-

”جس شخص کو ہم سے اختلاف ہو اس کے یہی صفات بھکھ ہوئے  
ہیں، اگر بمعت ملی رنگ کی ہوگی اور صعبت سے پاک ہوئی کہ ان  
ہیں کھلا دل سے اس میں حضور مسیح اور اہل اس کا مخصوص صفت  
اپنی کسی نکالت کو نہ کرنا یہ کام انجام دیں، اسی پر کہتے ہیں ہفت  
حکلے کے جانشیں اس کو سنبھال دا ست شان کر دیں گے۔ اور  
جن الام کاں میا خاتم سے پر پر کریں گے، میلان تقدیر پر بھالت  
کا پیدا ہوئی خود ری سے، اگر یہیں اس کے پیغام خود کو نامنند و کوئی  
تو وہ درست راستہ تھا لیں گے اور مسلمانوں کا بہت سا وقت  
اور در پر فضولی بہت بازی میں خالی ہو گا، مہذا اس قابلہ  
کی خاطر بھی کمی رسالہ کے چند صفات تربیان کروں میں سے  
اختلاف و مخالفت کے معاملہ میں مولانا کا اپنا طرز عمل کرے۔“ پھر جو اپنے  
سلطوں پاہیں مل جھٹ فرمایا، اب اس معاملہ میں مولانا کے خالصین کاظمین  
سلام کرنے کے لیے صرف دیکھیں، میں سن کیجی مکوس زیکر کوہ معمولیت، و امداد  
کی مسیحیت کی تحقیق جانے کا جس کوکی لمبڑا دو تھاں، متصدی تھاں میں  
تفاوں کر کے صحیح تحریر پر ہوئے کہ اب نہیں، ایسا وہ ہے کہ ایجہب  
یہ ترجیhan القرآن اور ال رحمن کی پر میں  
القرآن نے دوستہ الجیستہ سے درخواست کی تھی کہ دل کا اشتپار اپنے

"اپ کے دو مختلف دستاں بہت نہیں تھے، اپ کو شاید اندازہ نہیں ہے لیکن اب تھے اور آج بھل کام کا اس قدر بہت اور بارہ بارہ مختلف کے خطوط کا پہنچا تھا اسکے تیرتھے جی سخن ہے کی کہیں ان کے ۲۴ اس کے بینے واقع نکال سکوں کا اسکی اثاثت کے مطابق اور جلوہ اور سوالت کی تکڑت کا جو حال ہے وہ اپریساں ہوتے تو ریکھتے، بہر حال جس اپ کی دلکشی نہیں کر رہی ہے اور اپ کے تمام سوالات کا فقرہ جواب میں کرنا ہوں۔" (مکتوب مکر حضرة امام رحیم شاہ)

اس سے اندازہ کیا جائے کہ اسکے بینے کہا جو انتہائی عذری الفرمصی کے درمیں جو ہے خطوط پر سنتے اور طرح تحریر کے سوالات والغات کا جو آٹھ لکھتے ہیں، اُپر نہیں کرتے اور اس لگر کو کہکش نکار کی رہ لیکن کا باعث سچھتی ہیں، جس کا اڑکلب ان بھی انسان کے لیے ہوتا ہے، البتہ قارئ ہے کہ ان کا، رہتا اسی مرادت کے ساتھ ہو ملکے ہے جس کے بعد معموقیت اور دلکشی کی کوئی جنکل ظفرتی ہو، جو اپنے دہ مرادت کی وجہی طول میں ہے، اُپر بسا اوقات انہوں نے الجواہر ہمیں خطوط کا جواب دیتے کی زحمت بھی نہیں ہے، اگر وہ حصہ رفع الزیادہ اور بریت کے بینے ہے، جواب دیتے ہیں مرا سلات کرتے ہوں کی "دل بھنی" کا خالی توہین پیدا ہو سکتے ہے جہاں عمریوں میں واقعہت و معقولیت کا رنگ موجود ہو۔

اب آپ اس مددی اور کوئی خط و کش کو کوئی بھی اور ان بناقاعدہ مشتری قوادتی کو دیکھتے ہیں میں جزوی حکم بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ حکم کیا ہے؟ یہ کہ اونا نامود و دی کاظمیہ اہل مشت و الہامات کے طبقہ کی طرف سے۔ یہ کہ سوالات اور دعویٰ صحاپہ کیم اور اکثر مجہدین کے متعلق ایضاً خالی سخی دیکھتے۔ یہ کہ احادیث کے متعلق ان سے کچھ سوالات تھیں ہیں جو کہ وہ سب سے عمل سعد نوں کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے۔ یہ کہ جماعت اسلامی کی جانب سے شہد ہیں ذہر ملکر مسلم نوں کو استعمال کر رہا ہے۔ یہ کہ مژد ای جماعت اسلامی کے اسلامیوں۔ یہ کہ جماعت اسلامی مذاہوں سے سمجھی زیادہ دریں سے پیچھہ ہے۔ میں ہے۔ گردانیں و دفعہ بیان نہیں کے لئے، اور صاف لکھدیا گیا کہ یہ عرض "میتی دفت" کی دعویٰ ہے۔ اس مقابلے سے انشا اللہ آپ کا دلخواہ دشمنوں کو جانتے گا۔

بین سے ایک مرتبہ ملکہ نماہر اور علم بیان سے متعلق چند تائیں لانا سے ریافت کی تھیں، اس کا ایک جائز اور اصولی جواب مولانا سے مرحمت فرمایا، مگر تمہرے بھی لکھا کر:-

"آپ کا سوال بہت تفصیل طلب ہے، اس کے مختلف پہلوؤں پر جس بادشاہی سے مظاہر ہیں، وشقی ڈال کچھ ہوں الگہ بھی اور ماست، اس خاص موضوع پر کچھ نہیں لکھا ہے" (مکتوب مکر حضرة امام رحیم شاہ)

( واضح ہے کہ یہ خطاط بیان المقصود آن بائز جمادی الاداری شفعتہ میں بخواہ "علم نظاہر اور علم بیان" شائع ہے جکا ہے اور "سائل وسائل" میں بھی الفاظ و عبارات کی تقدیر سے تبدیلی کے ساتھ چھپا چکا ہے)۔

پھر ایک موقع پر میں نے، دیوار و مکاشفہ سے متعلق اپنی ایک دروازہ کی وجہی اور سوالات سے رہنمائی چاہی، اس کے جواب میں ملک نرام علی سے لکھا کر:-

"آپ کے گمراہی نام کا جواب ہے، مولانا نے فرمایا ہے کہ دیوار پر وہ مکاشفہ کے پارے میں ان کا ذاتی مطریقہ حدیث کی تخلیات سے زیادہ کسی تحریر ہے اور شاہد ہوئے ہیں نہیں ہے، اس سے بعض لوگوں کے تذکرے کا مائل وہ میں کہوں تو غرضہ اور فرودی شفعتہ"

اس کے بعد اصل جواب کا ہے اس بھی تحریر کیا گیا ہے۔ یہ کہ ایسا قہبہ تھا۔ تباہی کو وہن بھوکی کر دے جس موضع پر کچھ نہیں لکھا گیا، باہمی اس کے دوسرے معلوم ہاتھ اس اصطلاح بھرپا بات و متابہات سے باہر ہے پہاڑے اسہر بلوں جو راست قائم کریں، بہر حال وہ اس کے انہار، وہاریں میں لازمہ برادر عالم موسیٰ خیس فرمائے۔ وہ بہت بڑی بات ہے جو اس سیزہ روزتے انسانوں ہی کی زبان قلم سے نکل سکتی ہے، وہ رنگ جہاں کہ بہت کچھ جاہستے، رامنحوڑ سے جاہستہ ہے، بہت زیادہ جاہستے کا جو ہی کرنوں اولوں کی اس نہیں پر کچھ نہیں ہے۔

ایک مرتبہ میں بہت دفعہ ملک سوالات والغات کو کچھ کر کا پھلا گیا تاکہ بارہ دوڑ کر کے کچھ بھی وہ بیان کی دو مختلف خطاں کی بھجوئی و سعیت کم داشت، بارہ صفحات تھی، مولانا کی قدم میں ہیں، وہ مردی سے، اس کے جواب میں مولانا اپنے قلم سے تحریر فرمایا۔

ٹھاہ سے دو اصل کت ہیں جنہیں گوری وس جس میں اکابر لفظ کی لیک دوسرے سچے تعمیدیں تعلیم کی گئی ہیں، اگر کب اصل عبارتیں خود پڑھ میتے تو آپ کو معلوم ہتا کہ "معاصرت" کی تکلیفیں کچھ اور کی تھیں جو ہیں بلکہ وہ وس جوں ہیں بھی یا الگ کی ہیں اور باہم اس نجی صورت میں بدلائی گئی ہیں، اس سے آصرف ان کی لیک جھلک دھماں ہے جسرو.

وگ پر بیان ہو گئے، اگر کبھیں بعضیں سے اصل عبارتیں نقل کر کے اس محاصلہ کا پوچھتے ہیں کہ وہ معلوم کیوں مل ہوتا، یہ مصالحہ ترمیمات آپ سے تجویز فرمائی ہیں ان کو قول کرنا سیرتے ترکیب ملی ویانت کے خلاف ہے ایکہ والوں سے بحث جس دلک، اندرا اور الفاظ ایں کیجا ہے اس کو اسی طرز پر ترجیح کرنا ضروری ہے، کچھ والوں نے جس بیان کیوں کیوں اس وقت ان کے بیش نظر ہیں تھا کہ ہارہ سو ہر سویں بندیں فویں انسان کچھ دلک لوگ ہمہ سے سخن سے الگ ہوئی ان بالوں کو کس بحارتیں دیکھنا چاہیں گے؟

تو مثل کے مذکور ہوں ہولا ناسے قلائق مذاہات پر مختلف چیزوں کی ہیں جن کو اکٹھا کر کے پڑھنے سے سخت تھا وہ بوس ہونے لگتا ہے، میں نے ان سادی تحریروں کو حوالہ دیکر ہولا ناسے دفاتر چاہی تو آپ نے فرمایا، "اس پارے ہیں ہر سے جو کچھ قلائق ہوائی ہو کھاہے، اس کو اصل سوال سے غیر متعلق کر کے آپ دیکھیں گے تو آپ کو تھاد حسوس ہو گا، یعنی ہر جو اب کے ساتھ اگر سال کوئی لگاہی دیکھیں گے تو موجود کی مذہب اپ پر واضح ہو جائے گی:

(لکھوپ نوہ خدا داد ہجر ۱۹۵۵ء)

میں نے سو دسے متعلق بہت سے مقالات کا حوالہ دیکر تحریر لکھ کر اپ کی درست شدت سے متعلق تھا کہ رائی نظر آتی ہے، ہولا ناسے فرمایا،

"یہیں کے سو دو کوئی سے جائز تو کبھی نہیں کہا، البتہ مجھوں کی لفظی، یا سلسلہ کی تاویعیت کی پڑا پر اگر کسی سلام کے ساتھ یہ صورت پیش آ جائے کہ اس کا دوسرے کبھی سو دیکھا جائے اور اس کے ساتھ اب صرف دوستہ اول تکلیفیں ہو جوں کہیا تو سو دیکھ کر ایسے سخن کو دیدے جس کے ساتھ مرد ایکی جائزہ

اس نے بعض باتیں بھپ نقل کرتا ہوں۔

میں نے کھما تھا کہ دو دفعات حصہ موم ہیں آپ نے اس تجویز کا کڑا ہوا کہ چار تھے بہت المآل کے تھے چاہئے، یہ جواب دیا بے کہ اندرا نے شریعت ہمیں ایسی بامہندیاں ماند کرنے کا حق نہیں ہے، میکن فلاں وقت کی مجلس شوریٰ کے فصیلہ میں اس کے خلاف طے کیا گیا تو اس تاھن کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے جواب دیا،

"دو دفعہ سو میں جو رائے ہیں سے ظاہر کی تھی میری تھے اب بھی وہی ہے، مجلس شوریٰ کے حصہ فصیلہ کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہ دو اصل ایک سخت ضرورت کے موقع پر ہی ایک سختا سی جس نظر پسندی سے، ہا ہو کر یا تو معلوم ہو اکٹھ کریں کی جانب نہارت شیم ہے، اور اگر فری طور پر اس کا کوئی مطلع نہیں گہا تو سارا کام غیر محسوس ہے گا، اس سے بھی، ایک وقتو حسیبت کو رفع کر سکے تھے ارکان پر ایک خاص رقم اعتماد لازم کی گئی اور ان کو بھی اختیار دیا گیا کہ یہ قیمة وہ غریب دلخیل ہے دوں یا قریبی ہے دوں اور دو سو سے دو تک فضہ ایک کریں، اس طرح کے معاملات میں تاھن کا سوال اٹھانا درست نہیں ہے:

ایک عرصہ دراز سے ترجمان الفہرست آں جس مطبوعات پر تجویز نصیم صدقہ نی، عاجب کے لفظ سے شائع ہوئے ہیں، میں نے ان تھصوں کے انداز پر گرفت کی اور بہت سے مقالات کا تحقیق کر کے مولانا کو لکھا کر یہ ہر گز ترجمان کے معاہد کے مطابق نہیں ہیں، مولانا کو ایک تھاد رحمت اٹھلیتے، مولانا نے اس افتراض کا سیم کو سفریا ادھر لکھا کر،

" بلاشبہ کہ ہوں پرانی تھصرے ترجمان کے میاں کی طلاقی نہیں ہو ستے، مگر یہ سچے اب نہیں ہے کہ کتنا ہوں پر فوڈ تھصرے کروں، مجھے تو اب خدا سے تحقیقی مطابو کے طبعی مشکل ہی سے دلت ہوا ہے،"

میں نے ہولا ناسے نہایت فاضلہ لکھن، درجہ دو اخلاقیں لکھے جائیں کی وجہ سے دسوائے عالم مضمون "ملکب اندال" تک طرز تعمیر اور انداز بیان سے متعلق بعض ترکیبیں کہیں تو ہولا ناسے غرض فرمایا اور

"آپ نے ملکب اندال کے جن جوانوں پر اظہار خیال کیا ہے ان کے اسے ہیں زیادہ نہیں کہہ سکتے ہوں کہ آپ کی

یہ سچے کا اسے تکمیل خوب لگوں ہیں دیتا جائے، اسپرہ اخراج  
خیز یعنی جو اسکن کار کو ہاتھ میں لینا ہی قرآن کے خلاف ہو  
قرآن میں خاص وسائل نہ اکی جستہ رہا گی سچے جس سے  
مراد خود سو دستے فائدہ حاصل آئے رہاں بحثت پڑھیں ہے کہ  
یہ کہیاں کیاں تھیں قرآن کے فعل ایک کام کر چکا ہے، اب  
اس کام سے آمد شدہ نتائج سے پہنچ کی اونٹوں خشی  
کرنی ہے جو برائی میں وہ سری خلکوں سے کڑھا اپنے بھیجیں  
تو اس طالب اکیلے کو کیا ایک بھائی کے پیارے دیتے ہے اپنے اپنے کا  
راہ من ذرا واری سے بالکل پاک ہو گی حالانکہ صیغت عالی  
اس سے نکلت ہے، اپنے دراصل اعانت جو جم کا درجہ  
کیا اور سو دنوار کے خواستہ ایک رقم کی تاک وہ، سے پھر سو یوں  
نکھلے۔ ”مکھ پر دے مارنا“ کے استعوار سے ہے یہ تیقت  
کچھ بدیل جائے گی: (کٹوپ ہونزہ، ہون لٹھٹہ)

یہ سنت مسلمک تھی و مسلمی تعلوٰق کے تعلق ہی مولانا سے بہت  
کی ہے اور ہم یا ہمارے کو اسے عوام تمام ناظرین کے ادھر حصہ اہل عدم کے  
اغادہ کے سچے پہاں پڑھیں کروں۔

”اپنے اپنے خوب سماں کے بارے سے جوں ایک سے زیادہ نہیں  
اُس بات کا خلاں فرمایا ہے کہ اپنے امام اور مطہر عز اعظم کی  
پیر دینیں ادا کان کے طریقہ کا ایک دسرے ائمہ کے معاملہ ہیں  
کتاب و مفت سے زیادہ قریب پائے ہیں، انگریزی تصور  
کے پارے سے ہیں ایک سو اکارا کا ایک دستی بھروسے اپنے تصریر  
فرمایا ہے کہ ”یہ کام ہندوؤں میں صرف مسلم اسلام کو  
پست کرنا ہوئی ہے“ محدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا جا ہے  
اس میں مجھ کی پہلوتے کو تی کی کی فکر میں ہیں ہوتی کہ اسے  
پوری کرنے کے لئے کسی اور طرف کو وجہ کروں؟ اخاطر فرمائیں  
”مکاتیبہ ندان“ یہ عرض ہے کہ دوسری ہاتھ ایک۔

دوسرا سے سماں اپنی جیسی ہیں، خداوند اپنے اپنے مشہور مال  
”رینیات“ میں فرمادے تعلوٰق کے لئے اسی تعلق ندان و دنوں  
کے فرق کو جو گلی و اسٹر فرمایا ہے، پھر جب ہاتھ میں کی جیت  
خاہر سے کہیں رچچہ کرئے بلکہ خاہر کی ساری ہندیاں  
بھی اصلاح ہاٹن ہی کی خاطر عائد کی گئی ہیں تو حضرت مفتکے

یا پھر اس سے مایہ دا کہ سو دن تاریخ، تو پہلی شکل میرے  
”لریک اہون ہے، جیسے علمت الرؤا“ ..... سے تعلق شد  
جیت یعنی جب حضرت وزیر شہزادے اونٹ سے یہ تھے تو یہ ملائی  
علیہ کہم نے فرمایا تھا کہ ھدن المحت، فقصدتی بہ“  
(لکھنوب خود مذکورہ ہالا)

اس کے بعد اس میں نے دوبارہ لکھ کر ”لریک کے سو دن“ کی جس  
شکل کو اپنے اہون تباہی سے، فی الحجۃ وہ اہون نہیں، ”شہزادے“  
اس پیشے میری گلزارش ہے بلکہ یہ مطالیہ ہے ہے کہ آپ اپنی راستے کو روح  
ہی فرمائیں، الگ پر فتحی مسائل میں اہل علم کے درمیان اختلافات کا باقی  
روہ جاتا ہے اس کا موجب نہیں ہے بلکہ میں نہایت پھسپوت دلائل کی سانپر  
آپ سے اس مشاہدیں روح کرنے والے مصالحہ ہوتے ضروری ہے۔ اب اس تھی  
کہننا ہوں۔ ”پھر ہر سے اپنے لالائیں بیان کیا اور ہونا تک کی پہنچ جائیدار  
بحث کی۔ اس کا جواب اسہ مولانا نے حضرت فرمایا دعا افتادہ ناظرین کے  
یہی پیش خدمت ہے۔

”لریک ہے کہ آپ راءہ میری راستے کے لریک حضور کی پڑی ہے  
یہ اور رو سب سے حصہ کو جھوڑ دے ہے ہیں، میں نے کہ کہ پہنچا  
لے لو گلے بلکوں جس روپیہ شوئی سے رکھوں ہیں، بالآخر، میں کا سو  
خدا ستمان کو سے کیجئے دھوکیں کر کے غریبوں میں تقسیم  
کریں، میں تو جیکہ جس روپیہ رکھا تھا میں کا سخت  
فالف ہوں اور اسے کنگاہ کیہرہ قرار دیں، اگر جب  
کوئی شخص بھے سے بڑھے کر دیپے تو میں رکھوچا ہوں، مہر  
اس پر نہ رکھوچا ہے ااب مجھے اس فلکی کا ہے، اس ہو اے  
پہنچا کی لئے کہ کہ ملائمت کی قیوری میں میری تھا،  
کا لیک حصہ بردستی کاٹ کر اس پر سو دشائیں کیا گا سے یا کیا جائے  
ہے تو آپ یہ سو دکی رقم میں ہوں یا نہ ہوں، تو میں اس کا گھاب  
و دنبا ہوں راءہ اپنے کے دلائل پر حصہ کے بعد مجھی میں اس  
دستے ہوئے تکمیل ہوں، کہ پس سو دیک میں دھجھوڑا جائے بلکہ  
اسے بیکر فتحیں مرتکہ کر دینا چاہئے، جیکے کا اس اسی پیکے  
چھوڑ دیتا یہ تھی رکھنے کے دو دن یا تو اسے مزید سو دنواری میں  
ستھان کرے اور مزید گن ہیں شرک کے ہو پھر کی کی ایسے دلکے  
کو اسے ہو علیق خدا میں گمراہی پھیل رہا ہو، اس کی نسبت اہون

اور ان کا مسلک کچھ بٹا ہوا نظر آتا ہے تو یہ خال اکار کی وجہ  
بھیں ہیں ملک، جس فقیہی سماں کو مجھی کن بے وحشت ہی کے  
مطابق جانپا جاتا ہے تو تصور کے مسائل میں ہماری کمی کی  
بڑھاتی ہے ملکتیں۔

اگر کوئی جانے کر سوچی بزرگوں نے صرف صلح پاٹن  
پر ہی زور دیا ہے اور علاوہ اور کوئی کوئی کی ہے تو قہقہے کر رہا  
کے بازستیں بھی بھی کر جاسکتے ہیں کوئی خون نے خون کے بازستی  
زیادہ علاوہ ہری اصلاح ایسی ہے نظر کھلی ہے اور ہم کی طرف  
کو حصہ ہیں کی پاہوت کم کی۔ اگرچہ دو لوگ ہماری کمی پاٹن  
کھیات سمیت صحیح نہیں ہیں۔ تاہم دو فراہم اسیں تسلیم ہیں کی  
جائز تاریخی اکار کی کوئی سقوط و ہبہ نہیں ہے اکہ نکد کسی  
بزرگ یا کمی گروہ کے کسی ایک ہی شیرین زیادہ زور نہیں  
سے لازم نہیں آتا کہ چوری شرایط ان کے پیش نہ سے  
بھروسی۔

اگر کوئی کہا جائے کہ جب شرایط میں ظاہر ہاٹلن دوڑو  
زینی اپنی جگہ اہمیت، رکھتیں تو فقر کے، تجسس کے  
نماز میں سلامی آفہمی کا ہی دوام ہونا جائیتے تھے۔ سو  
اس کا جواب ہے یہ کہ جب زینی کی طرف اور ہم کی مزید شرایط  
سمجا جائے تو بھض بزرگوں نے اپنی فرم کے مطابق کتابت  
سنت کی و دوسرے اصلاح پاٹن کے طبقہ مرتب کی کہ اس  
اس میں نماز کا تقدیم و تاخوی کی قابلِ کافی باتیں نہیں ہیں۔  
اگر کوئی جانے کہ سلامی آفہمی میں بھض بزرگوں کی  
فقط فرضی یا ظرفی سندی کے باعث چون کہ بہت سے نامناسب  
عنایت یا غلط طریق، اغذیہ کیجیے ہیں (اس سے سرسے سے  
اس سے تبرکوں کا جاہیتی تو نیا ہی ہمکی ہاٹلن یا طریق ہے، جب  
صحیح و قابل جانچ کا سچاہ قرآن و سنت فرمادیا ہے میں اور  
انھیں کی جیسا کوئی مدد و ولی تحریر صحیح انکفر میں دو فریضی  
جانبی ہے اس کو کم و برا فرد رہا جو فرمادیا  
کسوٹی پر کوئی نہیں جانچا سکتے۔

اگر کوئی کہا جائے کہ بعض غلط انکفریات و اشغال کے علاشت  
آفہمی کی طرف میتے اس کو منسوب کرنا پدنی کا کام ہے۔

وکار بعین سے اپنے ایک امام کے سچی ہیں، اس طرح آفہمی  
کے اکابر ایجادیوں نے عینہ نظامہ بیرونی، خواہ میمن الدین  
چیخ۔ شیخ شہاب الدین سید وردی اور خاہ جہاں الدین  
آفہم بندی، حبیم الدین میں سے کسی نام نے سچی کوں نہیں؟  
وہاں اپنے سلامی آفہمی کے بارے میں بھی کچھ جانکی ہے، میکہ بھی  
ہاتھی سماں کے بارے میں بھی کچھ جانکی ہے، میکہ بھی  
اپنے اپنی متعدد کلت اوس اور خریروں میں ترقی  
مسالک پر لگنگا کی ہے؟ کیوں نہ کہ ایک کسی میں مسلکوں میں  
صرف اسلامی کے مسلک کو پسند کرنا ہوں یا جاہضت ہتھوں  
پہنچا ہے، جو کہ اس میں کسی بھروسے بھی کوئی کمی محسوس نہیں  
ہوتی اس میں بھی کمی اور طرف تو جو کرنے کی ضرورت نہیں،  
ہم لگاڑیں کروں گا کہ اس سالمی میں جیسے اشغالات پیدا کیے  
جائیں گے ان سب کے وہاں میں ہیں اور ہر اشغال، اسی میں  
درست ہو سکتا ہے:

اس کے بعد میں سے متعدد اشغالات سچی میں اپنے خطا کے مسودہ  
میں لکھ سمجھ، لیکن طوالت کے لئے سے بھی مفسر میں نقل نہیں کیا اور صرف تما  
حمد یا کہ:-

اول مجھے ایڈت کہ خدا ان اہل یہ سب کو اپنے پردش ہو گا  
اس میں بھض اختصار کے حوالے سے اس علٹوگا کو قلم اور زکرہ میں ہوں  
اگر خدا ہو گا تو قزوں و مرض کر دوں گا۔ پس اس عاجز کے  
تردیکے یہ بڑی کمزوری ہے کہ فرقہ کے معاملہ میں تو کسی نہ کسی  
ہمارے قول کو مستین اعتماد دیجاتے اور اس کا ہر ملا اہلدار  
کیا جائے بلکہ حاضر صاف اپنے کو کسی ایک امام کا پیر و ظاہر  
کیا جائے، لیکن آفہمی کے معاملہ جیسی صاف اکا، اکر دیا  
جائے اور کوئی جانے کریں مسلم، سلام، ہی کا فیصلے کسی  
اور طرف تو جو کرنے کی کی ضرورت ہے۔

بیر خال ہے کہ تیری مسودہ والی تحریر صحیح انکفر میں دو فریضی  
فائدہ ہی رہ جائے گی اس لیے میں بھی اسے نقل کیے دیتا ہوں:-

”اگر کوئی کہا جائے کہ فرقہ کے اکابر میں کافی نماز آفہمی کے ائمہ  
اویحی کے زمانے کے بالمقابل مدد معاشرت جو سے فریض ترقی  
اس میں ان کا مسلک اصل اسلامی، وہ میں بہت قریب ترقی

تو آخر قدر کی طرف نہیں بہنا کوئی نہیں۔ اسی سچے جگہ اسکی تعلیم کو نہیں بڑے علاوہ نہیں واجب تحریر اور اسے اور اس مسئلک خلوکی پر کو معمولی معلومی فہری جزویات کا ثابت ہلم کی نہیں کیجئے۔ سچے درجہ مفروض احادیث تک کی تاویلیں کردی جائیں۔

اگر یہ بہاسے کہ فتحی مسائل میں عقل و حکمت سے بھی کام یہ جا سکتے ہے اور قرآن و حدیث کے فکرات کے بعد مسائل کے استنباطات و احتجادات میں اضافی عقل و بصیرت بھی خیلے کیوں نہ کوہہ بیشتر معاشرین دلماہری امور پر سمجھیں۔ بلکہ قصوف میں جن مسائل سے بحث کی جاتی ہے دو خداوند کا دینی تعالیٰ ہے وہ اس معاشری کی تسلیم کا استنباط اور اجتہاد صحیح نہیں کیوں کہ ان امور کو سمجھنا اسی عقل کی دسترس سے باہر ہے۔ اس اکاؤنٹ پر ہے کہ قرآن و حدیث کے فکرات کو جب تلقین طلب کر رکھنے والے لوگوں پر بھیلا یا جانے کا اور اختلاف زمانی اور مذاہم کے باوجود جب وہ لوگوں پر عائد ہوں گے تو کسی دسمیں مسئلک ا استنباط و اجتہاد سے کام بینا ہی پڑے گا اور اس میں عقل بھی کسے ذریعہ پر مل کر جا سکتا ہے کہ کون سے استنباط ا اور اجتہاد اور قرآن و حدیت کی دریں سے قریب ہیں اور کون سے بیسید۔ جو جستے قریب نظر آئیں گے ان کو اسی تدریجیں یا کو اور اس کے میں کوئی اور امر شرعاً مانع نہیں ہے۔ لہذا قرآن و حدیت کو میعاد مان لیتے کے بعد قدر کی طرح تصور کو اختیار کر لیتے ہیں جی کوئی خرابی و کھاتی نہیں رہتی۔

مولانا سے یہیں درجہ کے جواب ہیں جو کچھ تقریر فرمایا، اسکے الفاظ اور اسیں:

”میں نے مسئلک فقیہ کے بارے میں جو کچھ لذت مانچ پر لکھا ہے اس کا فرمومی مخواہ ہے بلکہ جن مسئلک میں مجھے تحقیق کا موقع نہیں ملتا یا میں مزدورت نہیں کہتا اور اس تحقیق کی میراثی کرتا ہوں اور جن مسائل میں تحقیق کا موقع طبعاً ہماہر اور جن مسئلک کے مخالفے دیکھتا ہوں کہ کس کا مسئلک اقرب الائقہ ہے۔ اسی پر اپنے مسائل تصور کے پرے میں میرا مسئلک قیاس کر دیں، اصل پیغمبر اخلاق و احسان ہے۔ اس کے پیغمبر قرآن و حدیت سے بہتمانی معاصل

کرنے ہیں پوری کوشش کرتا ہوں اور اکابر صوفی سے بھی نامنہ اعتماد ہاں ہوں، مگر کسی ایک مددست دلستہ ہوتا ضروری نہیں بھتتا۔  
یہ مسئلہ اس سے بڑا خطرہ ہے، لکھا کہ ”جس طرح اپنے اپنی تحقیق کے مطابق فتوح حقیقی کو اذیق، لکھ کتاب دلستہ ہاتے ہیں اسی طرز میں خود کو اور اپنے کتاب پر کہنا چاہتا ہے ہوں کہ میساں تقویں میں سے کسی مسئلک کو اپنے اپنی تحقیق میں الی الی احتیجتی باکتاب دلستہ ہاتا یا بیا ہے؟“ اس کے جواب میں مولا افریت ہے۔  
”اس موالی کا جواب دیجئے ہے میں معاشر ہاں ہوں، کیونکہ اکنہ مسئلک کو ملی الاطلاق اور بحیثیت بھروسی و دسرد پر روحی دینے ہے میں، تکڑا کرتا ہوں، اس کے بجائے میرے زدیک صحیح ہے کہ جس مسئلک کی وجہ پر کتاب مسئلک سے کہ اپنی تکڑی دلستہ استچھوڑ دیا جائے اور باتفاق سب امور میں اصل اسلام کے سب کو ہوں کو برقراری ملائی۔“  
یہ یہیں ہنکار مولانا کے بیان کردہ جو جو جو کوئی بحیثیت میں کہا جائے گا اور اخلاقی زمانی اور مذاہم کے باوجود اسیں تسلیم کر لینا ضروری ہے۔ ہمیں میں اور اپنے اپنی اپنی اور اپنی اپنی تحقیق کے مطابق فتوح حقیقی اور اپنی جب تک اس کی محنت کا جیسی سیکھی ہے، مگر کیا مولانا کے ان بیانات سے یہ اسٹارت نہیں ہوتی کہ وہ اختلاف نہ اسے کہ برداشت کرنے، خلافی اور اکوپریتی میں کہے جائے۔  
آزاد کوپریتی میں اور سمجھنے اور اپنی بات کو دفعہ طبقہ پر کہے جائے اور جو مسئلک فتوح حقیقی کے مخالفے میں دیکھتے ہوں، رکھتے ہیں؟ میں بھی چیز ہے جس کی وجہ سے ہم ہوں کی ہے اپنی اپنی کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ دسرے ملاد کرائیں ایسی قابلی قدر و صفت سے متصف ہوں۔

میں نے جن خطوط سے مولانا کے خیالات اور پر کے صفات جن اقل کئے ہیں وہ میرے نام لکھ کر ہے جنی خطوط سے براۓ اشاعت درستے مگر میں نے مولانا کی اجازت کے بغیر انہیں شائع کرنیں صرف دو وجہ سے جو راست کی ہے۔  
ایک تو یہ کہ میں نے مولانا کے ان خطوط میں کوئی ایسی باتیں پائی جسے شائع کرنا مولانا مناسب نہ سمجھتے ہوں۔۔۔ تو اُسی کے خیالات میں جو مولانا احمد شریعت اپنے مدارس طاہری کا کرتے ہیں، جن میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو صرف ایک آدمی شخص کے پیغمبر مدد کی ہو، اور

صاحب بصیرت اور صاحب زبان، ای امیری افسوس مسند تھے  
جس بکراں سے ہی انگلے دریکھا چاہتی ہیں، وہ کام جسے مجھ پر ایک  
کمر یا ادھی سے بھالا ہے، اُپ سے دوگنے کرنے کا تھا  
دوسری کام پیش کر دیں، اُپ لوگوں کی رکاب تھا ہر جلد۔ خدا کی ای  
یہ رحلیں بھی اس بات پر غریبیاں کر دیں۔ لیکن اس نے ایک  
سمجھا لاس سے سمجھی، برقاً نبھی ہوئی لئے اس کی سرحدی کا لاریں  
ہوں۔ یہ تو بیرون، اس بات کا افسوس یہ تھا کہ جس کا لاری  
کام قبادہ اپنے مرتب سے فروڑ کا ملوں میں شخشوں میں اور مجھے  
بڑی سردمانی کے باوجود اس کا بھیکری زندہ دنیا اٹھائی ہوئی

تھی صاف اور واضح قرآنی کلمات آئنے کے باوجود انہوں ہے کہ بعض شیر  
ملکہ کو بہ سولہ تاکی فاعلیت کرنے کرنے اللہ کو پیار سے ہو سکے۔ اور وہ اس مکتب ک  
لکھنے والی بھی دنیا سے احمد گی۔ وہ ان کا دکر بخوبی کر جائے اور اس اپنی ایسی پیغام  
چکچک ہیں جہاں اس دنیا کے کچھ ائمہ کا نام اپنے کام حرف بدل دیتا ہی اور گلابی ہے، اُنہوں نے  
ان سب کی حضرت فرمائے اور اُر ان کی فعلت نے ملکیت طلبیں جو  
دنیا پر تھی تو اس کے اثرات کو پھیل رہے تو اس کے دل دماغ سے بالی  
کو گرد سے۔ لیکن بہت سے علماء بھی سخت اور کوئی فاعلیت کے در پر ہیں  
اور اس کا محسوس پہنچ دن رات ایک کر رہے ہیں۔ ان اتفاقیہ زندگیں  
مندوں سماں کی حد تک حضرت مولانا سید سعید احمد صاحب دہلی کا نام نای  
بہت زیادہ سماں ہے۔ حضرت مولانا سید سعید احمد صاحب دہلی کی  
مولانا محمد دہلی سے کھماہے کا ۱۷۰۰ سے ملہ، تقویٰ، ریاث کا حرام بیٹہ دہلی  
ان کے کشی شاگرد اور مرید سے کہ نہیں ہے۔ اگر خداوند اسره مولانا محمد دہلی  
سمنے ہو تو اس مغل حضرت مولانا دارالدریان کے شاگرد دہلی اور مریدوں کو کوئی  
امتنان کے نہ کھلی ہے تو اس بات کو علماء اپنے کے لائی تکمیلیہ کی کھلی

دوسرے تک اس کا پروپریٹر اپنی مصلحت دیتے ہیں۔ جو اور اور انہیں سے میر  
بیرون کو فوجیں نہیں کر کے برائے دشمن خاتم ترمذیں یہیں بھی اعتماد  
کیا جاتے کا مشورہ دیتے ہیں کہ مولانا کے بعض خطوط میں تکمیر یعنی ادا کیا ہے  
کہ میر یہ انتیاط بھی سے کی چھپے کہ مولانا کے حوالات کے ماتحت ساختہ  
اپنے سوالات کو کبھی واضح کر دیا ہے تاکہ کوئی شخص سوالات سے مطلع نہ کر  
کر کے صرف ہمارات کو کبھی فلکارنگ یعنی دیکھنے نہ پائے، مایوس ہمہ بات  
کوئی اصول، مطابق کے خلاف یعنی معلوم ہوتی ہے اس لیے اگر کبھی یعنی مقصود  
مولانا کی تکفیر کے لذت سے اعدادہ اڑاہیں کسی نام منصب پہلو کا تصور نہیں  
تو میں ان سے ادبی سماں کی درخواست کر دوں ॥

روزی اور سب سے بڑی اور اصل وجوہ ہے کہ دراصل میں اس کے ذریعہ یہ ناتانی پڑا ہوں کہ جمیساں ایک کم مایہ آدمی ہی جس کے علم کو ہولا نام کے علم سے دیکھ نہیں سمجھ سو جو ذکر کو فتاہ سے ہوتی ہے اور جو ہمیشہ ان کی تکرار شافت، تحقیقات سے شاگرد رات استفادہ کرتا رہا ہے اور انشا را مدد تھا میں حیات کرتا رہے گا، جب مولانا سے اختلاف رائے کرتا ہے تو وہ نہایت سکھ دل سے اپنی رائے کو واٹھ کرتے، ہمیں رائے کو قبول کرنے اور لام کی جگہ ہمراہ علم کو پڑھ ساسے ہیں کوئی پس وہیں نہیں فرماتے ہیں۔ اس صورتی حال میں کہیے یہ تصور کیا جا سکت ہے کہ خود مولانا جن ملاد و خفلاں کو فاجب الاحترام مانتے ہو جگہ جگہ ان کی بڑی اور خفخت کا اعلیار کرستے ہیں اگر وہ مولانا سے متعلق اختلاف کریں گے تو مولانا ان کے اختلاف پر تو سب زور گے؟ مولانا نے اپنے ہمدردی، گلے سخنیں مختلف سوچوں پر مانیے تھیں مثلاً مذکور خلافات کا وہ اعلیار کیا ہے اس کا احاطہ ساخت مشکل ہے، مثال کے طور پر اس تھوڑی بھی کوئی یقینی ہو جو ہم میں مولانا مبارکراحت میں گلنا کوئی حقیقی اور جو ترجیح ان افراد رجیب ناراحتان بناتی ہے میں سب سے زیاد تھیں میں شفیع بیکی ہے، اس میں بڑوں سے تعلق ہوا جسیں بخوبی سے لکھی ہیں، ان کوئی حدیث کے بعد شخصی طور پر مختلف بڑوں کوں سے تعلق ہونے کے خلاف معلوم کرنے کی ضرورت، تھی تھیں رہتی، مذکور جگہ اس طرز کی قدر ہیں اب کوثرت سے مل سکیں گی۔ فرماتے ہیں :-

جس اپنے ان اعلیٰ بادیں مطابق چاہتا ہوں جوں نے  
بچپن و پھر سکھے تھے۔ اٹھ لیم ہے کہ فرمی ہے کہ  
تو یہیں، میں کسی کا بائیں صرف تھرین کی ہوتے تھے کہا تھا توں۔  
وہ زندگی میں کسی مزاج سے اگئے نہ سایا کہے تو وہ دیکھا پڑے

سادھی کی دل طیورات سستل قویتید اور سیاہ شکش حصہ اپنے اس توں  
کی دلکشی بیجی، آپ کو معلوم ہوگا کہ ظافتوں اور عذار ہمتوں کو نصیحت کیں تھے اور ہمیں  
کے نہیں جھوٹیں لیں گے ان کے سنبھالنے سے جاؤں کی ایک ایک گرد کا فی  
کی ہے اور کالا ڈالجڑی کھکھے ایک لکھنے پر ہمیں شدید پریشانی کی جائی جائی  
لہجہ کی جیسی سمجھ کر کہ اُنہیں در پا خل کے ساتھ جی کو کو اور ضلالات  
کے ساتھ بداری کو دستے روش طریقوں سے بیش کیا گئی ہے اور بار بار کہی  
لیا ہے کہ "ا تمام حقت" کا حق ادا ہو چکا ہے۔ مگر یہ کوئی کہہ سکتے ہے کہ  
حضرت مولانا سہی اور ان کے طرزِ فکر و ملن کے ماہی خرگوشوں نے  
جتنے بک انہیں سے کوئی مصلحتی کو محسوس کر کے اس سے رجوع کیا ہے۔  
الحمد لله، اونا ناخواستھا و اندھا نامیت و اورنا اللہ طلح طلح کا روزھا اچھتا ہے۔ آئینی  
سلسلہ، اتنا ذکر کی جو لانا نعمی مدد و چشمی نہ ہے اور جیسیں۔ بیان یہ دل اور پیار  
غیر پر ہائک نہ پہنچے کہ حضرت ہم کوں ہے ہبہ کم کو در کوئی خدا کو کہا جی وہ بڑی  
اور معنویاتی احوال، اور حرف آخر اور ہم کی حقت بھی میخیزیں اور جو کی پڑ  
گوریں کا علم پیش کرنے کی وجہ اکالی خی کے سوکھن ہیں! -  
والله نہ لکھنے کی بیوہ دلہن عمدی طلبنا نعمہ یکھمنی بیمار عذابی

## مِشَارِقُ الْأَنْفُلِ (۲۲)

یہ شہرو معرف کتاب تپی خرچوں کے باعث اہل علم ہیں  
بہت مقبول ہے اس میں نام رفیقی الذین حس صفا فی سندھ من اسی  
و مسلمت ۲۲۴۷ قلمی احادیث صحیح کی ہیں اور تازہ اضافات یہ ایک  
ترمیت فقیہ اور ایک کلی فقیہ جس سے یہ معلوم کرنیں بہت آسان  
ہو جاتا ہے کوئی ساقی سنت مکہ مسجد حدیث سے ملا ہے۔ تازہ ایڈیشن  
میں احادیث کا عربی شیخ ادویۃ الحجۃ مکالیہ ہے اور ماتحت مذکور تشریع  
دلو صحیح ہی کی لگتی ہے۔ مسئلہ ہیں مختلف ائمہ کے مسلکوں اور اسماں یہیں  
کا براسان بھی ہے۔

کتابت دلمہاعت اتفیس۔ کاغذ سفید گلیز، بدتر بارہ روپیے  
و بلند کر تھی تیرہ روپیے، بلدا علی یوندہ لشپے، چوام و خواص روپیں  
کے قی ملادی کاغذ ہے۔

کس کو دیکھا جائے سنا ہے، مثلاً ایک دوسرے کے تصورات، جس قطعہ تملک عالم، خون کا  
بڑا نیچہ اُن بھی اس کے لیے ایک بھروسہ کیجئے ایک نشان ہوا یعنی کام بنتا ہے  
اور وہ بھروسہ کی حضرت ہو تو نایا اس کے معنی اسیہنے اخلاق اور کوہ قل اور مغلیق  
دریں پر فلاح فراہیں اور بہ نیا، بھی اس طرف ہر گوچھا، و شرخار کے  
تھیاں، خلیاں ہے، بھروس کا، ذعل و نکھلیں، اس روپ پر کوہ فتحیہ، رکبیہ  
میں کرنی امر مانے ہے؟  
اب حرف اخیر کے خوبی میں بالکسریں کے ہاتھوں تھیں بیڑا لائیتی  
بیٹھے ہے اس بات کی طرف ان کو تو یہ دلاؤں گا کہ سرناہوں و دلیں کی  
جزئی و فضی علیماں نے اس کی تفہیم و مدارک کے آپ سے دکھلیں، اب ان  
غلطیوں خود پر کچھ جزوی نہیں، اصولی ہیں، فتحیہ ملکی نہیں، علیہ اور  
سیاسی نہیں، بھی کھدا کی نہیں، شمارہ نندگی تھی ہوئی ہیں، اور ملک غلطیاں  
سی نہیں، لکھ دھان دھیں ہیں، وہ خدا تھیں بھی ایسی شدید کہ جن کا اثر نہ پھیلی  
وہ بھی دوچھے تباہے اور اسماں اور کاہے، آپ سستھے سے مسلسل نہیں ہوئیوں  
ہیں، قدرہ، کو کو دیکھیج ہو جاتا ہو تو دردی کے قلم سے شریعتان الشریعات میں مکل  
ہیں اور اگر اس سمع تحریر دل کو پڑھا اپسے نئے نئے تکلی ہے تو کہ کہ جائیں

مولانا عامر شفیعی کے  
شاہنماں مسلمان حبیب  
کی قیمت میں خاص رعایت

شایر اسلام کم مدد یا آرش سیرا در مقروط جمله کیسا تمبا بھکر پی کافرو خست  
کیا جامد اتفاقاً، لیکن اب کیموده کیلئے عالمی قیمت "تین پیچہ" قرار دیا ملی ہے  
شایر اسلام کو خانہ دہلی میں تیلمیں نہیں کر سکیں، عالمت ختم گوجہ جائے۔

## ہشتی زیورکش مدقق

شیخ حنفی عالم تھیت پندرہ روپیے ہے، لیکن تم سے بارہ روپیے  
کا طلب قرار یعنی چھلہ در د جلو پندرہ روپیے کا خدا عنده مکھائی پھیلائی  
روشن رہواں نعمات نہیں پڑتے اضافات کم ہوتے، جلد طلب کر لیتے  
کوئی سب سے بعد پڑتے ہیں لیکن کوئی کم عایضہ نہیں سکتے۔

# شرکتِ روح کا نام

## شہزادہ عثمانی

نقاش: - یہ کلم اس بات کا دشن خوبت ہے کہ شعر کی بگھنی مدنیاتی اور دلکشی کا سدار آوارگی پر نکره نظر پر نہیں ہے بلکہ فکر و نظر کی حد مجتہد اور جوں کی اکبرگ کے ساتھ بھی ایک بچھا شاعر شعری انعاموں کو بخوبی اپنے لیا گا مثلاً جایا۔ طبقہ بارست شوہر کا جویں ہے اما۔ ..... (عاصمہ بخاری)

شرکیبِ روح یہ دوری دلوں کو شاق بھی پڑے  
بنا مرض فرض مگر لذت فرماق بھی ہے  
میں جہزیست نہیں اس کو فرض کہتا ہوں تری جیں تمنا کا تسریض کہتا ہوں  
حقیقتوں کے تلقائیے بھوکے چلتا ہے ہر ایک خواب کو تقدیر سے بدلتا ہے  
میں تجھے دوسری زندگی سے دور نہیں ترے سکون کی تعییس کا جنوں ہے مجھے  
خبر نہیں عنصر دو بال پسند کیوں ہو مجھے  
انشا و کیفیتِ محبت کا ارتباش بھی ہے طلب ہیں غون پسینہ کارنگ بھرتا ہوں  
میں زندگی کی حسیں آرزو پر مرتا ہوں قدم قدم یہ تری یاد کا سہرا ہے  
ترے نشار غم زیست کتنا پیا را ہے!  
یہ کاوشون کا اسلیل پکشکش یہ فشار  
زندگی سے بغاوت زندگی سے فرار  
تری "لطیفِ محبت کا اقتدار" یہ دیار فیروزیں جیتا ہوں تیری یادیے  
یہ خشکِ زیست کی رفتار جب تھکار گئی  
ترے خلوص کی جنت مجھے صدائے گی

# قرآن

## از شہد و ثرثاری

تیرے سے ہاتھوں انکھ گیا دنیا سے تیرا اعتبار  
غیر اسحق اسرار ماسور، شہر پر شہر ریار  
خیر کو اس سچے کے داؤں کا شکل ہے شمار  
کنز طیار کی پورش کو راستہ دینی ہوئی  
جس سے باغ قابوی میں ہے تو گرم نفس  
آہ لے قوم فرمابہ نگوں سہر زہ کار  
ذبیہ بزول نلک ہی حرث نلاد، سبلہ قوار  
چکو اس سچے کے داؤں کا شکل ہے شمار  
کنز طیار کی پورش کو راستہ دینی ہوئی  
جلس، بد اعتمادی میں ہے تو گرم نفس

جب سے یہ رہا نیت، ایمان میں وہیں ہوئی  
راہر دیکھئے ان کاموں سے نہ نزل ہوئی

پال تو بوس سکھے مسجد بھی نظر عالم نہ تھی  
جوں تو ساری بھیں رہیں بے ازانِ صبح صرف  
رہ گیں تھا مرف نہیں مساجد کا شفت  
عیرت ملی کا گوا حساس پہلے بھی نہ تھا

اب جو کافون سی پڑی دشمن کی آوازِ همیب  
خیر سے کچھ اور اہم اموری خوب نہیں  
ہر طرف بے بند کیں آنکھیں ٹھولار استہ

راہ لئی مسجد کی وہ بھی بادلِ ناخاستہ  
اب نہیں تو ایک نیجی سمجھ میں اتنے گا

ہر عاذ نگاہ پر پھر اطمیحایا ہاتے گا  
کاراچیلا ہو اے — آدم مسجد کو چلیں!

کرم بازار دے بھیتے — آدم مسجد کو چلیں!  
زید بھوکوں مرطاب ہے — آدم مسجد کو چلیں!

متقطع ہر آسرا ہے — آدم مسجد کو چلیں!  
ایک ہرگام سلیے ہے — آدم مسجد کو چلیں!

ایک ہرگام سلیے ہے — آدم مسجد کو چلیں!  
دشمنوں کا مارنا ہے — آدم مسجد کو چلیں!

جو ہری ہرگز رہاتے — آدم مسجد کو چلیں!  
ایک بھی اب تھیب — آدم مسجد کو چلیں!

آخری ہر فصل ہے — آدم مسجد کو چلیں!  
ہر روض کو کاٹا ہے — آدم مسجد کو چلیں!

تلیاں میں جا بوجہ مصروف تبلیغ نہیں  
کچھ کا کچھ سمجھے ہیں جا سوانیں پہنچا رطراء  
مصروف کا نہ نہار میں کی جو تو میں نہیں  
مسجدیں بھی ساجد ہوں کیسا تھا خاکستہ موئیں

حمدشی سردار کی تحریک کا نجام — مرا!

آہ و دبے جا عنتِ مُشتبہ پیغمبری  
لایں؟ اتنی حکایتِ اسناد شدت پر

بازم بے دینی سے جا بھی خدا کی مند

گز لئے قرآن میں موجود ہے الحصالة؟  
کچوں پیغمبر نے کہا ہے اسلامی خاتم؟  
با تواریخ حمد آیات نے آئی تیزی  
پاس سے پھر تجدید ذات رہتا ہیں؟

بچھے سوئے شان را و منزل لے چلواں

لئے تذبذبِ اشباح کے مقابلے چنواں

نہزادی سے تعبینِ علما فی ہو چکی:  
دریں، اسراں و سائل کا دن بے اضافہ  
حکایتِ اسرائیل کی تکمیل کا اسلوب اور  
حائیت کے وقت ظاہر ہے نہ سونا حاجیت  
ہمچلکی جو خوب رہیاں قلائق قدرتِ عجاف  
دو خدا جس کی طرفت سے فرعن پے تجھ پر نماز

دوسرے آپ ادنیا کا نجی ہے نہ نون مار

اُس غداشہ تو بار کردی۔ پہنچ آجڑی  
اُس خدا کے مرستِ صادر کا لے سادہ توف

السرامِ اہم کے درمیں کادشمن ہے ختم

و ہم ہے تجھ کو کبے الناصف و پر فن ہے خدا

سیفِ اسرائیل کی چوریا بیت کی را زاداں  
تو کہ سرگرامِ دو اچھیلے کے ہے دس سیف، نا  
سجدہ کرنیے فقط، مکن سے کیا اوابے خیر  
چھوڑی کے ہاتھ اور اسلام کی لکام  
دین کو سمجھے ہیں سچ خواں گڑوں کا یحییل  
نام بھی تو یحییل کا ہے یا عمل کیت بن بھی؟  
جب حجا فی بدر ہی نا تم نہیں اور بصفیب

نہ نہ تعلیمِ الوبکو عسد ہے سندھی

بسندھی و فقہِ علی سر بربے چارگی

ساختہ ہم یہ ڈر بھی ہے قومِ عقل دہوشیار  
بندۂ نفسِ دلی ہو جاتے پھر سے ایک بار

چھوڑی سے اور کائن دلی بھی، نظمِ قومی درکار

شرط ہے جہرِ حسینی پہلے لے قومِ حجاز!

شمکی شمشیر کے سایہ میں وفاتِ نماز

## سیرت پاک

بلیں و معاشرہم زبان ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت  
سماوک، فہم کتابوں کا بخوبی تیمت ہے۔

## مارمع الحدیث

اسلامی تاریخ کے محدثین و ائمہ اور ائمہ افسریز  
بصیرت کے مسائل ہیں۔ مستاد امام فہم، یعنی حقوقوں میں بحث  
تیمت ہے۔ مجلد تیسرا۔

## تعلیم الحدیث (تاج)

ابتدائی تعلیم اور پاکیرہ معلومات کی شہروزنگ کتاب جو احمد بن حنبل  
ہے، تاج کی کمی کی شائع رکھ رہا ہے۔ جیش، لکش، تیمت مجلد دوڑ پے۔

## حضرت ابو بکر صدیق

خلیفہ اول کی زندگی پر ایک خصیر لکن جامع کتاب، معتبر و ایسا کام جو  
جسے ہوا نالا الحمد للہ آنے والوں کے قلمبے، لکش ایمان و بیان کا جواہر پہنچانا  
ہے، اسے پڑھ کر آپ کا ایمان تازہ ہو گا، قیمت صرف ۱۰ روپے۔

## خواتین اسلام کی ہادری

رضی ہیں جن مسلمان خود توں سے کیا شاندار کارناتے ایکام دیتے ۹ اس کا  
جو ارب مسند حوالوں سے ایمان آفرین اور پیغمبر، قیمت مر۔

## اسلامی زندگی

اسلامی زندگی کے کہتے ہیں اور اسے کامل سی محاذ کا مکمل بر قیمت م

## حکایات صحابہ

صحابی مردوں اور عورتوں وغیرہ کے سین آنونڈیاں  
افسری و ایقات، جن کے مطابق سے روح تازہ اور سیدہ کشادہ  
ہوتا ہے۔ تازہ ایڈیشن، عدہ طباعت و کتابت، ورنسٹ، کاغذ  
مجلد دوڑ پے۔ غار۔

## لارجوب اردو و عربی دکشنری

اصبحان لائف نسیبی مشہور دکشنری کے تولف، جناب  
الله الفضل عبید الحنفی صاحب بسط کی ذات گرامی محتاج تعارف  
نہیں۔ اپنے ترجیح کرنے مدلے اور دیگر بخش تلقین کی اساسی  
کیلئے ایک ایسی دکشنری تیار کر کے شان کی پہنچ جس میں کسی بھی  
اردو و نظری کا ترجیح نہیں آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے، اس طرح کی  
دکشنری نی زمانہ کم و بیش نایاب تھی، اور حقیقت یہ ہے کہ فاضل ہوٹ  
سلے ایک زیر دست کی کور و قلت پورا کیا ہے، درصری زبانوں  
کے ہونے والے اور دیس سخن ہیں۔ مثلاً کسکے ثیری، تجھٹ، دل فیرہ  
ان کو بھی حصہ صفت اور توجہ کے شان کیا ہے، لکھائی پھیلائی پاکیرہ  
کا نہ عده، مجلد تیسرا ہے۔

## خصلہ بنوی

صاحبہ ستر کی مشہور کتاب "ترمذی" کے مصنف  
امام ترمذی کی بھیرن کتاب شہزاد ترمذی کا ارادہ تو جس اور  
شہزاد، جسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل مصور، سیرت  
مادات، لہائی طعام اور زندگی کی بھروسے جو ہی بائیں اور کیعنیات  
نہایت صحیح اور مصدق طریقے سے کہوں، اخلاقی حسن اور عادالت  
شریفہ کے شیدائیوں کے لیے تحقیق خاص ہے، اور جو کیسا نام احادیث  
یعنی اعراب شامل کتاب ہیں، لکھائی پھیلائی عدہ دوشن کا تعبیری  
پڑیں سلسلہ آخر دوڑ پے۔

## حقویہ ولی اللہ یہ کی نیو کشیر

دینی رکات و لطائف اور اسرار و علم پر مشتمل یہ کتاب دو سو  
عنوان سے بحث کرتی ہے۔ قیمت مجلد تیسرا روپے آٹھ تھے۔

## فیوض الحسرین

شاہ صاحب کے زیارات وحی کے مشاہدات، ان کے خاص  
روپگ میں۔ قیمت مجلد ایک، دوسرے بارہ آنے۔

مستقل عنوان

تہذیف و تبصرہ

# کھڑ کھوڑ کے

## تبصرہ کیلئے ہر کتاب کے دو نئے آنے ضروری ہیں

ہم صرف کی نیکیتی کی پڑا بھروسے ہے۔ لیکن یہ کہ بغیر نہ رہیں گے کہ صرف نے غلط اور صحیح کے دریابان جو خطوط مکھیتے ہیں وہ استے مجھ سے نہیں ہیں کہ انھیں قرآن و سنت کی روشنی ہیں پاری لمحہ تازیل اعتماد و تصور کر لیا چاہتے۔ کتنی ہی بجزیں الہی رحمہم حبیب مصنف نے صحیح اگلے سیدیں ہیں چھپ دیے ہیں۔ حالانکہ قرآن و سنت انھیں غلط

کی سرحدیں دھکاتے ہیں مفصل تعمید کی ان صفات ہیں جو نہیں ہیں خلافات کا ایک جگہ ہے جو ان سلطاناً حسروں کی چیزوں میں اکا ہوا ہے۔ اور یہ آنسو دانی نسل اسرائیل میں نہ تھے پوادوں اور جہاڑیوں کا احتساب کرنی جا رہی ہے۔ بخوبی یہ اتفاق میں سے اگر اجرا کوئی نہ کر جو کفر الفقر ملزومی کی علیٰ تحریر دیکھتا اور عمر و توفی کی چیز۔ معلمہ کی لگہ زنا ہوا مزارات الادیمیں سے سیر کر کے تو یقیناً اس کے دل میں یہ دوسرا گذر یا

کریا اللہ کیا ہے مرے کے بعد تو نے کوئی اور قرآن نازل کیا؟ کوئی اور بھی بھیجا کوئی مدد و شریعت، تاریخ میں نے مدد و شریعت کی شروعت کو منسون کر دیا۔ یہی آخر گیا ہے؟ یہ راہ رنگ بے جسد حال پر خلیل و ساری یہ مشکل اور سیہا نہ عقائد بے ثابت نہ طو طریق آخر کر شریعت کا ہے؟

”ہر دو دشائی پر و مرشد کے قول کے ساتھ رسمی امام کے قول کو مانتا ہے روحانی کے ارشاد کو سلیمانی کو اسے مندی؟ ایسا دلیل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علمی حدیث و کتابیہ نہ کام رہا۔ فرقہ ایسا ہے ادا کر کجھی لفڑی کوستہ وقت را فرار نہیں لیتی تو یا تو فحاطہ کو کوٹا نہیں لاتا ہے یا تیری دلیری میں کہہ دیتا ہے کہ تم قرآن و حدیث کی حقیقت کیا ہیں تو اور جھٹکہ دلانا درم کا سعلی اور الحلقی شریطہ حدیث کے من ذوقِ عفسند را برداشتمن اس تو اس کتاب میں خلوص کے اس تو اس کی میں کہ صحیح اور غلط کے ایسا نہیں کہ تم جن درسم و اعمال میں گرفتار ہوں میں سے صرف اتنا شریعت کے مطابق ہے اور باقی شریعت کے خلاف۔ یہ کاشش متنی مبارکہ کو وہ صحیح و صحیح نہیں صرف نہ اپنی کتاب پر بزرگوں کے خالوں اور مقدس بھاہر پاروں سے سجا یا ہے۔ امتناعی اس کی کوشش کو مبدل فرائیں۔

در دشی کیا ہے؟ مصنفوں ہم۔ مولانا مصیبول الحجر ہماروی شائع کردہ۔ نہیں بلکہ پرستیوں کا شیوه نہیں۔ کتب و طباعت متوسط۔ مصقات ۱۹۲۴۔ قبرت الجلد درود پر چار آنے۔ خواجی، درویشی، ملندری، سماجی اور معمیت تھیں الفاظ کوہاڑے کر بدینہن اسلام نے اسلام کے دن سے بو جو حکیم بھی ہیں اور سیدی تھے۔ میں نہ لخت کو جبے جبے ملتعہ دیتے ہیں ان کا رونما بہت پُر تاہمچکار خلافات کا ایک جگہ ہے جو ان سلطاناً حسروں کی چیزوں میں اکا ہوا ہے۔ اور یہ آنسو دانی نسل اسرائیل میں نہ تھے پوادوں اور جہاڑیوں کا احتساب کرنی جا رہی ہے۔ بخوبی یہ اتفاق میں سے اگر اجرا کوئی نہ کر جو کفر الفقر ملزومی کی علیٰ تحریر دیکھتا اور عمر و توفی کی چیز۔ معلمہ کی لگہ زنا ہوا مزارات الادیمیں سے سیر کر کے تو یقیناً اس کے دل میں یہ دوسرا گذر یا کریا اللہ کیا ہے مرے کے بعد تو نے کوئی اور قرآن نازل کیا؟ کوئی اور بھی بھیجا کوئی مدد و شریعت، تاریخ میں نے مدد و شریعت کی شروعت کو منسون کر دیا۔ یہی آخر گیا ہے؟ یہ راہ رنگ بے جسد حال پر خلیل و ساری یہ مشکل اور سیہا نہ عقائد بے ثابت نہ طو طریق آخر کر شریعت کا ہے؟

مولانا مصیبول الحجر اس کتاب میں خلوص کے ساتھ یہ کوشش کی ہے کہ صحیح اور غلط کے ایسا نہیں میں سے صحیح اور غلط کو ایس لگ کر دیں اور لوگوں کو بتائیں کہ تم جن درسم و اعمال میں گرفتار ہوں میں سے صرف اتنا شریعت کے مطابق ہے اور باقی شریعت کے خلاف۔ یہ کاشش متنی مبارکہ کو وہ صحیح و صحیح نہیں صرف نہ اپنی کتاب پر بزرگوں کے خالوں اور مقدس بھاہر پاروں سے سجا یا ہے۔ امتناعی اس کی کوشش کو مبدل فرائیں۔

اور غماہت کی۔ سُورَةٌ فاتحہ میں بہت سچے اور دیا ہے مصطفیٰ صورۃ  
فَاتحہ کی تعریف، میں خدا جانے کسی اور کے خلاف باپنے ہی نادرست  
پیش فرطتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

”سورۃ فاتحہ میں درج، نہیں، جہنم میں پہلا حرف جس ہے  
فاتحہ پڑھنے والے کو جہنم سے عزل نہیں (امداد فاتحہ  
دش)، نہیں جس سے شفاقت نہیں ہے سورۃ فاتحہ پڑھنے  
کو شفاقت سے بکار رکار۔ سورۃ فاتحہ میں درج،  
نہیں ہے جس سے خواری پیدا ہوئی سورۃ فاتحہ پڑھنے  
والے کو خواری پھنسو ہو سکتی۔۔۔“ دھلہ نہ القیاس۔

ملاں العرب عجیب کوئی شخص قبیل کلف لستخن جلیل کو زرمودت  
سے تشریف کیا اور پوچھی کہ اگر حضرت خیر شریف جنم ہے یا جنت ہی؟  
(ش) سے صرف شفاقت ہے یا شہادت ہی؟ درج سے صرف خواری  
ہے یا خدا محی؟ ملائی شایدی کی ایسا داعم کلمات کا تیر محسوس جنس ایک  
ایک سلامان اور ایک ہندو اور ایک عیسائی خانہ و شوہر سے طرف ہے  
پھر، قدریں کی آواز کا تھا۔ سلامان کا دعویٰ خاکار رہیں جلتے ہوئے  
جوں کہتی ہے:-

اچھا زہب ہے اسلام!  
ہندو کا دعویٰ تھاریں یوں کہتی ہے۔  
بھگوت لینا سیدارام!  
عیسائی کا دعویٰ تھاریں یوں کہتی ہے۔

صلی اللہ علیک ہی نام!

ملائی دعویٰ کیاریں یوں کہتی ہے۔

احمقوں کی دعویٰ نہیں غالی۔ ایک ڈھونڈہ پڑا رفتہ ہیں  
یہ تو خر طالکی بات تھی۔ پڑھا لھا کوئی بھی حص۔ بلکہ جیداً  
جاہل بھی اس طرح کی لکھتا آفرینیوں پر ٹھٹھ لگائے کئے ہنزہ رہیں گا۔ آج ہر  
”الحمد لکے یا اُن حرف ہیں۔ غازیں بھی پا رکھنے میں ہیں۔  
— الحمد لکے یا اُن حرف کی نیس حرف لکر آٹھ پتھر میں ہیں۔  
سورۃ فاتحہ پڑھنے والے کو آٹھوں بہشت کی نعمتیں جائز  
ہوں گی!“

ن آتر کی ان غولیات ہیں؟ صرفت عدم تو رکھتے ہیں بخداوں  
کو سفلی، و علم کی طرف مانگ رکھنے کا اور باس کر۔ نہیں بے ستی اور

کسی صحیح بات سے۔ لیکن اس پاکیزہ کتاب کی وصفیٰ صنیف میں پقرہ  
بچھے بالکل نہیں جیسا کہ۔

”بلکہ وہ کچھ لکھا گیا ہے اشارہ باطنی کے دلاؤ سے لکھا گیا ہے۔“  
میں مانتا ہوں کہ اشارہ باطنی کوئی فرضی نہیں۔ یہ بھی  
مانتا ہوں کہ صنیف الہلکہ کسی خاص معاملہ میں کافی و اچھی اشارات  
اللہ کی طرف سے مل جاتے ہیں۔ لیکن یہ اندراز اٹھا رہا اس مراجع سے  
بہت مطابقت رکھتا ہے جس کی اصلاح کے لئے صنیف کوشال ہے۔  
اس طرح کے اسلوب میں تصوفات گور کردھدوں کا سامنہ جاؤ ہوتا  
ہے۔ کتاب کی صنیف کے لئے یہی وجہ کیم تھی کہ ہر صاحب علم پر  
الشیء تبلیغ و تعلیم اور اصلاح و تعمیر لازم کی ہے۔  
صفحہ ۱۷ پر۔ ”حضرت قوت التقلیل فہب الکوئن ہیدنا  
عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں۔۔۔“

صنیف اگر بزرگوں کے آداب والقاب میں خود مختار اور  
اعدال نہیں برپی کے تو مستوفی غلو او وفسد ااطاکی اصلاح یکیے  
کر سکیں گے۔ حضرت عبد القادر جیلانی بلاشبہ عظیم المرتبت بزرگ تھے  
لیکن عوام کے ساتھ اجنبی غوث الشفیعیں اور قطب الکوئن کو ہذا خام  
کے غالی و غلط ذہن کی تصدیق اور ہمت افزایی پوچھی۔

صفحوں پر۔ جس شخص کے دل میں علماء و مشائخ کی دوستی  
ہوگی خدا تعالیٰ ہزار برس کی عمارت کا ثواب اس کے نامہ اعمال  
میں درج فرمائے گا۔

حضرت ہے فاضل صنیف اس بشارت کی لکھنی فتحہ اکٹیزی کو  
زد پھر سکے۔ ایک اپنی اگر اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ علماء و مشائخ  
کی حبست دل میں رکھنے کے بعد وہ اگر اپنی سورہ س کی زندگی کشاہ و  
ہدکاری میں گذشتے تب بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ ایک ہزار برس کی  
حیات کے ثواب میں سے سو سال غصہ ادیتی جایز تب بھی تو سو سال  
کی عبادت کا ثواب جنت دلانے کے لئے ضرورت سے زیاد ہے!  
تو ساتا سیئے آپ کا کیا جواب ہے۔ عوام کے لئے ایسے ”جو اہر بارے“  
بھلائی کا نہیں ہر بادی کا باعث ہوتے ہیں۔

صفحوں پر۔ میرزا جیرت ہوئی کو صنیف کی معرفت  
اوہ علیت کو کیا پہنچا۔ کم تر کم برات ان دونوں صفووں کے بالے  
یہ ہے۔ کہ مکتباً پروان ہے اور اس فیروز کے وہ بوجہ اُن کا سبق اسی معرفت

بھولی ہیں اور اولیا۔ اللہ الگ تھوڑے پر عس قویے ان کی کمی تصور ہو گی۔ جب کہ مامسلمان تھوڑے تر رعنی تو قابل نوجہ نہ ہو گا۔ لیکن وہب کے لفظ سے اس فرض کی تغیر عالم فہمی پیدا کرنے والی ہے۔ امت کا یہاں ہے کہ اسلام کے ذرخ فوادا جاتا ہے۔ اسکے لئے یہاں ہیں پہنچا جائیں فقر کی ایک خاص اصطلاح بن چکا ہے۔ اس لحاظ سے کوئی کمی محسوس عبارت سے پلاٹ عقیدہ اخذ کر سکتا ہے کہ دین کی بعض ایزیں کچھ لوگوں پر دارج ہیں اور کچھ پر نہیں۔

صفحہ ۶۷ پر۔ "محبت میں صادر وہ ہے جو بھائی نہ اداوار اور بیوی سے بزرگ ہو کر مشکون برحق ہو جائے۔" (خواجہ غریب نواز) یہ قولِ الگ واعی خواجہ غریب نواز کا ہے تو ضرور تمہارے میں غلطی ہوئی ہے۔ بزرگ اس مقول کو حاذیت ہمرکی اور اسوہ رسم اور تعلیمات اسلام کے خلاف بنا رہا ہے۔ جو بڑی معتقد نے بزرگی کے معنی پر کیوں خورنگ کیا۔ رہنمائی اور جوگز کی اس سے بدتر تعلیم اور کیا ہو گی۔ حضور ﷺ میں سے محنت ادا کے قبیلی اور بھائی نہ دستے لعل و درست کارندی بھر عملی و قلی نبوت دیتے ہے اور اس مقول میں بزرگی کی تبلیغ دی جاتی ہے جو نبوت اور فرار کی خصوصی ہے۔

صفحہ ۶۹ پر خواجہ قطب الدین بختیارتی کا ارشاد فعل فرمایا ہے کہ کامل کا کام پہنچا جب کوئی طالب آئے یہ کاغذ اس کے لئے ہوں گا اس کا ارشاد ہے:

اللہ اور رسول اللہ کی سماں کا بھی کوئی جو میراث کھسپہ کر کے اس پر آہنگ نہیں کہہ سکتے۔ مردی کا تذکرہ کہ ناس میں دامت برہنی کرنا اور میکیوں پر اعمارنا قبے شک پر کا کام ہے اور اچھے پیوں سے یقیناً مریدوں کو بڑے منافع رو جاتی حاصل ہے۔ لیکن یہ کمی پر کاروچ و تسلیم کرنا جامعہ لئے ممکن نہیں ہے پوچھا جی خلصہ ہے کسی کو سب سینگاہوں کی آلات سے تنفعاً پاٹ دفات کر کر۔ زیادہ سے زیادہ یہ پوکستانہ کہ مرد کا کام کی بھی نظر اسی نظر کا نہ کرو۔ اس سے گناہ کی بذبختی جو ہے اور شکل کی طرف میلان پیدا کرے۔ لیکن قائلِ سیم نہیں ہے کہ "رعی جو اکام اور صاحی کو سب اسی کی کاریکاٹ پر نظر سے جعل کرنی ہے اور تو اسی کا کیا ذکر خود رسول اللہ کیا گا، تو ہیں اللہ کے بیقادام نہیں" یا اکام ملانا۔ پہنچ داسے کافروں کے نامہ میں

چل کی۔ ایسی کہ اپنے دو تیس اور غیر مسکنکار اڑائیں۔

صفحہ ۶۸ پر۔ "خواز ایک انسان ہے جو بندہ لپٹے پر ودگار سے لپٹکے ہے"

یہ کیا ہات ہوئی؟ اقوال کی ۹ "جمیع حبیدی اور انوکھے پر خود صفت نہیں آئے اخراجیں کیا ہے لیکن یہاں خود اس کا شکا ہیں۔ اسلام نے بات کو بہت سیدھے اور حقیقت پرست و انتہا طبقہ پر لکھنے کا اسلوب لکھا ہے۔ اس نے بتایا خاز اللہ کی بندگی ہے۔ اللہ کے داریں جنہے کی حاضری ہے۔ اپنے لئے راز بتائے ہیں اس صفحہ پر اپر شیخ عبدالواحد عزیزی سے ملاقات ہوئی تو اس نے دیکھا فتنہ ہے اس پر اگوشت کا کام نہیں عالی پوچھا تو فرمایا۔ "رات دن رہتے گزرا ہے۔ دن تاہوں کے نام کی میتوسطانہ بندگی ہو ہے۔" الگ بیضو دن غلوتیں ہے تو ہم نہیں سمجھتے وہ صورتیں اللہ طلبہ دلمن نے تین حریثے قد ہلک المنشیعوں (غلکریلے) اسے لے لیا اس پر ہوتے، کبود فرمایا۔ آپ شایدیں کہ حضرت عاشرہ باوجود اپنے کامل زندہ تقویٰ کے اللہ سے ڈر اکستے تھے اور کہتے تھے کہ اگر میں اللہ کے یہاں پڑے سارا بھی ہو جاؤں تو گھومن گا کا سایاب رہ۔ ایسے ہی شیخ عبدالواحد کی بات ہے۔ اس کا ۹ اس پر یہ کہ فریضہ خاز کی شرائط اور جملہ تفصیلات دو اور دو چار کی طبع واضح ہو یکیں۔ بو شخص پوری طور پر خیال کر کے تمام شرائط کے ساتھ خاز ادا کرتا۔ اس کا یہ خوف کرنا کہ معلوم نہیں پوری شرائط ادا کریں یا نہیں بھی خلو ہے۔ اسکے بخلاف اعمال کی جویں اور مگر ہوں کی معانی کے اسے میں کوئی تلقی و خوبی یا علم ممکن نہیں ہے۔ حضرت علام اعلیٰ و محل فرائض کے باشے میں کوئی تلقی و خوبی پہنچنی نہیں ہے۔ بلکہ آپ کے خوف کا تعلق اپنے احوال صاحب کی قبولت اور ناد انسینہ صدور دوں کی معانی کے باشے میں کی نیسلیں کلمہ نہ ہونے ہے تھا۔ بے شک بڑے سے بڑے تھے اور ہر جگہ رکھنے والے سچے لینا چاہتے کہ اس کا زندگی کے یہاں یقیناً مقبول ہرگز لیا۔ ایک اللہ سے ٹکٹکے رہنام ابھی۔ شیخ عبدالواحد نے الگ واقعی اور پر کا مقول کہلے تو ہم یہ نہیں کہتے کہ ان کی بزرگی و تقدیس ہر منافق اگر لیکن یہ نہیں کہتے ہیں کہ انہوں نے اس قول میں کوئی علمی معیار نہیں کیا۔

صفحہ ۶۸ پر۔ "خواز چود پڑھا اولیا امت پر احتججے"۔

ہمیں سچے کو خواجہ میں خالد ملانا۔ پہنچ داسے کافروں کے نامہ میں

مصنفہ ایں معاشر فرما تیر کے پڑا اتھر و زد سخت ہو گئے ہی  
لیکن ہم ایسے موقع پر خود کو معدود رپا نہیں جس دیکھتے ہیں کہ اسلام کے  
نام سے سراسر غیر اسلامی طاریوں و روات خالات پیش کئے جائے ہیں  
کہ اب ہیں یقیناً بعض محدثین ہیں جنہیں تنبیہات ہیں مصداقوالی ہیں  
مگر تو کوہ بالا تمکن کی یا توں سے ان کا ذرن گردایا ہے۔ مصنف کے اخوص  
اوہ نیک ملتی سے ہم الناس کریں گے کہ آئندہ وہ ایسا اسلامی اکتشافوں  
میں، قرآن و کشت اور عصر ماہضر کے ذہن، مزاج کا زیادہ خیال رکھیں  
غیر اسلامی شعوف اور دینی کی اصلاح کرنے پر بھر بھر لایں  
یا مشہر امور سے سفا ہمیں وہ صافت کرنا اقبال خیریں کیا جاسکے ہم  
کو افرنج خانہ بسم احمد علی چشمہ ازاری، زادہ ادارہ  
خواجہ محمد علی اور محمد سراج خان انتظامی مظفر گلگت ۱۹۷۳ء

سمیات، ۱۲ جھوٹا ماسکرے۔ قیمت اگر  
حضرت میا خبیر تو محترم حجۃ اللہ علیہ سلسلہ چشتیہ کے ایک عظیم  
بزرگ گذشتے ہیں۔ اکابر دیوبندی تھوڑیست سے ان سے روحانی  
فیض اٹھایا ہے اور اقام الخوف کو اپنے بزرگوں سے جو روایات اُنکے  
باشندہ ہیں پھر ان سے معلوم ہوتی ہے کہ یہ بڑے پا سے کرنے والوں  
نکے اور ان کے خلفاء کی شان و عظمت بجا سے خود ان کی بزرگی والیت  
برداشت و عدل ہے۔

جنابِ مسیح احمد علیہ رہنے کو شش کی ہے کہ اس سلطنتِ اکتوبر کی کچھ والیت  
بیان کر دیں اور انگریز یہ کو شش، یک قصص ناتمام کا درود جلد ملکی ہے بلکہ  
ستندرو ایالت پر لفڑا (اس سے بہتر ہے کہ سوائچ نگار بدب و بایس  
جس کو شے اور تائیخ تو چاہس و تھیں کا ذخیرہ بناللہ حم جلدیں تیار کروں کے  
محض فکر کی نیت نیک ہے اللہ تعالیٰ اجر میں۔ تاہم پس پہنچیں تم نہیں  
دیکھتے کہ ان کا ظریخ تحریر، ایهام و تکلف اور ایسا اتفاق، شاید ہے  
ذلیل نہیں اور یہ غم خضر سوائچ یعنی مطر نتائی کی مخلع ہے۔

صھیو کے بڑے۔ ان کے یہاں تکمیل و حیات کے پر جس  
درستار سے اپنے طبقے تھے۔

سیاست از سیاست ایشان استارٹیس کتنا ہی متعارف اور مقبول ہوئی میکن۔

خوام کے لئے جو تاب چھاپی تھی ہو اس میں موندوں نہیں ہے۔

سچو ٹالا پر: — ”چوہ میں لے بیان لیا ہے وہ بڑاں جو  
و خلف کی تباہوں سے بنا چکے ہیں کی صد افاقتِ ذاعت میں کشمکش کے شک

کہ اپنے کو سیکھ لئے راہم ہے۔ ملکہ شرمنی، آنکھیں اپنے سی  
کھانے پڑا، اور ترین حکم اپنے اسلام بخوبی کرنے والوں سے، ان کے  
پڑھانے کے باشے سزا ہے اسلام بخوبی کرنی گے۔ پھر، یہی آنکھیں اپنی  
کاروبار میں تباہی کو خایر کا کام نہیں کر سکتے۔ اور وہ عذابِ دسوں سے تقابل  
کرنے والے تھی۔ اسی تحریکی شخص پر، اذکار کا فرود کر اسلام بخوبی کرتا  
بھروسہ ہے، وہی نہیں کہ اس سے زمانہ کفر کا کوئی حساب اللہ  
کے پہلوں نہیں ہوتا، اور اللہ علیم اسے حساب۔

صفحہ ۱۵۷ ایک درولیٹ کے الفاظ میں، ”دروٹھوں ہند  
وہی قاتل ہے جو سنا حرم کر لیتا ہے اور جلوہ کو زبردستی مانپ کی مشل  
کچھ نہیں ہے۔“ تھریتی قریب انسان ہیں ہے۔

سچڑاں لکھلوان پر الگز اُن حدیث سے لذیں اُنی  
جہاں اپنے شفعت کے مفعٹے نہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن اُن مختصر تصریحوں میں اس  
جن کہیں کا لکران ادا غذا کا فاصل خواہ، رحمائیت کے لیے ہی، علی حقاً  
شکر کرنی ہو۔ لیکن اس نایاب قدر، رام غیر اسلامی ملک اسلام کے لئے  
باغوت، سوانح ہے۔ زوجہ بیوی سانپ کے لئے اسلام کا ہمہار ڈالنے کا  
ہے۔ لیکن، عین کوئی سمندان دہن گھنوقی خدا کے نئے ایسی فاسد  
شیعہ بالآخر بیوی جو اس کو سمجھ سکتا ہے، اسلام نے جو فلسفت تبدیل دیا ہے  
وس پر خوبی سخن دینی کے علاوہ یہ قول تو رسول اللہ کی سیرت  
ہمار کر پر بھی بھکھنا طریق ہے۔ اہلسکریم جس سینیت مخلوق خدا پر رحم و  
شفقت کی عد کر دی جس نے کثرت اولاد اور خاندان اپنی چیزوں پريل کو  
بہتر کر لیا ہے جس نے نرمی و اخلاص کی تعمیم دی جس نے اپنے کفر و مشرکوں  
کاٹ کر اسکے دل ملٹے خیر کی اور قابو بیجا ہے پر عادت کر دیا جس کی ذمیگی  
قدرت خلق اور موالست و بجالست ہیں مذکوری جو بیویوں سے محبت  
حدیث خلق اور موالست و بجالست ہیں مذکوری جو بیویوں سے محبت  
اول۔ شفقت، اول زینی، اول یا ستم جوں کی قلاد و عمل اعلیٰ تعلیم دیتا  
دیا جس سے رہما نیت اور جوگ کو حرم مدارد، یا اس کو پانچھا لائتے  
اوہ کوئی عالم اگر کسی لیے قول کو قابل عرفت سمجھ جس میں مخلوق خدا  
کو تبرہما سانپ کہا گیا ہو تو یہ نہیں جانتے اس کے باسے ہیں کیسے  
کہیں۔ دنیاہ، خزانات اور مال و منابع سے تلبی تعلقات مقطع کر دیتا  
ہو، جو جذبات لفڑی، جو حکماً احمد وندی کے تابع بردا دینے بشکر اسلام  
کا طاریب ہے۔ لیکن اس طریب کی تعمیر اُن الفاظ سے کی جاؤ اور پریسا  
کے سارے صفات اسٹریڈ اور مکمل ہے۔

میں اجازت ملے تھے اس بارہ رسالت کی پڑھتے اور بحث کیا ہوا اور اس مر  
شمارہ ہے طرف سلوك اور جزو و نکیں بعد اگر کوئی وفاقد فنا کرے  
نیز یہ بخوبی اشارہ دا لیکن وطن کا ہے۔ (از شریعت کارہ) یہ

مراقبہ اور ان میں شکست ہوتے اسے احوال اور ایک تجربہ  
کی علمی حیثیت پر عزم ہیاں بحث ہمیں کریں۔ معرفت، تکمیر، و  
اہل اللہ کے خصوصی احوال اور واردات اور مکتدیات ہیں کا خاتمہ ہدم  
شریعت سے نہ پر اٹھو لے توگ آپ میں تو ان کا ذکر خوبی زدہ رہ جا  
کر سکتے ہیں۔ لیکن جو کتابیں مطالعہ ہائے کرنے شائع کی جائیں اور یہیں  
ان اسلام کا نام کرہ ہمیں ہوں چاہیے۔ اس تذکرے کے وصفات ہیں۔  
ایک بر کو تعلق پیدا اور علمی مناج کے توگ ان کا تحریک کریں کہے تو، برے  
یہ کہ ہم عوام کو نزروں سے خفیت ہو گی وہ الرجح ان سے افسوس  
ہمیں کریں گے لیکن انھیں پوری طرح سمجھ سکنے کے باعث ان کو کہا جائے  
تلخ خطرناک و اہم اور تماہف عظیم اؤں کی جو لائکاہ ہیں جائیں۔  
ایک تعلیم اور مسئلہ اعظم عذاب کی خفیت مدد کی کریں۔ یہ دہنی کی خفیت یہ  
اسرا رود و موزان کے ذہن و قلب کی کریں گے۔

یہ گزارش میں نے شاعم امدادی کے ذکر کردہ اقتباس کو محترم  
اور قابل قبول فرض کرتے ہوئے کہ ہے لیکن اگر علی اندازیں: سمجھ جو  
کی جائے تو بات کہیں سے کہیں جائے گی۔ رسول اللہ کا یادورت ہی نہ  
تشریف لانا ہی اول تو قابل نظر ہے، ہو سکتا ہے مراقبہ اصل دینیت  
کے اعتبار سے کامیاب ہو۔ لیکن اصل حقیقت پر کوئی دلیل جو ہمیں  
ہے۔ حدیث رسول سے صرف اتنا تو معلوم ہوتا ہے کہ شیطان رسول اللہ  
کی شکل میں ہمیں آ مسکتا۔ لیکن یہ ہرگز معلوم نہیں۔ بتا کہ وہ کسی بھی کل  
میں اگر اپنے کو رسول اللہ ظاہر نہیں کر سکتا۔ رسول اللہ کی جو شکل و  
صورت مبتدا کرتے تھاں میں لفظ اسحاج ہے اسکی وجہ سے ایسا شر خوب  
پا کا شفہ میں ظاہر ہوئی ہے اس شکل میں آئے واسی کے باہم ہیں تو  
پے شک لیکن کیجا ممکن ہے کہ حضور مجید تشریف نہیں۔ لیکن اسکی کے  
علاوہ کسی بھی شک میں حشک کسی صحابی تک کی شک میں ایسا واقعی تجسم و میر  
خواب یا مرتبہ ہیں ملئے اگر یہ کوئی باریں باریں ہالی سے رسول اللہ  
ہمہ ہیں تو یہ امکان ختم ہمیں ہوتا کہ وہ شیطان ہو۔ بُشْرُو اولیا  
کے ہزار بار ہمہ ہیں کہ شیطان نے انھیں بار بار اس طرح فرمایا  
سمی نامشکور کی ہے۔

اور شیعہ کی گھاٹش ہیں۔

یہ الفلاہ مراجحت نہیں ہے کہ قرآن کے علاوہ بھی اسماں کے  
نئے کچھ ایسی کتابیں موجود ہیں جن میں سے ہر ایک کے باشے میں کہا  
جاسکتا ہے کہ "اللّٰہُ، الْكِتَابُ لَكُمْ" کا ترتیب غیر۔ کاش ایسے بوجہ المذاہ  
بیان سے صنعت پر پہنچ کر سے۔

صفحہ ۲۲ پر:- "آپ کا نام مقدس اشارہ بالغی اور تائید  
ضیو کے تحت "در محمد" قرار پایا۔"

الفہر اور اشارہ خفی کاون مسلمان مکرہ ہو سکتا ہے۔ گورنمنٹ  
ملحقی سے نہیں ہوتا اور ان کا علاوہ واشتہار بھی دوست نہیں فہر  
کیجئے ایک شکر کہتا ہے "احمد رضا خان" کا اسم اگرایا ہا لفظ کی آزادی اور  
ضیو علمی سے قرار پایا تو آپ کسی دلیل سے اسے جھٹا سکتے گے۔ جو بھی دلیل  
آپ نہیں گے وہی "در محمد" کے باشے میں آپ کی تذکرہ کو کافی ہوگی۔  
حضرت نو علیہ السلام کو اگر واقعی اشارہ ضیو ہو تو اسے بھی کسی  
سوار غنگار کو اس کا ذکر نہیں کرنا چاہئے۔ وہ دلیل کی سوالیج مغض  
شارہ اور تہییدہ بھی جاتے گی۔

صفحہ ۲۴ پر ماشیر میں جو حکایت بیان یوں ہے اس کی صد  
صرت اتنی ہے کہ بیان کیا جاتا ہے تھا حالانکہ حکایت کی ذمیت مضمون  
کی طالب ہے۔

صفحہ ۲۵ پر:- "حضرت سایں جو مارجع نے فرمایا کیا چاہتے ہو،  
شخیز یا کیسا، جس کی رخصت ہو تم کو مجتوں؟"

یہ انداز بیان۔ فصوصہ "مجتوں" کا لفظ اہل اللہ کی شاخ  
مجوہ کے بجا سے کبر و پسدار کا آئینہ داہیے۔ ہمارا خیال ہے کہ حضرت  
میا بخوبی بعضی یہ الفاظ نہ کہے ہوں گے بلکہ درویث بالمعنی ہے اور  
الفاظ اُن ذہنوں کے ع湛ز ہیں جو اولیا اہل اللہ کو ماذق المبرد کھینا اور  
دھکنا پسند کرتے ہیں۔

صفحہ ۲۶ پر:- چنانچہ حضرت حاجی صاحب ج فرماتے ہیں کہ یہ  
در بیان روشنہ مشریف و مخبر کریں کہ روختہ من ریاض الجنة اسکی شان  
ہے۔ مرقبہ کیا معلوم ہو اگر اخضارت صلم قریقد، سے خود صورت  
بیان جو رحمۃ اللہ علیہ نہیں اور ایک لپٹا اور بھیجا ہو اس عالم پر نہیں دست  
بسا کر میں لے ٹوکے تھے جو میرے سر پر غایت شفقت سے رکھ دیا۔  
اور وہ بزر تشریف سے گئے۔ مصنف شاعم امدادی کہتے ہیں کہ یہ عمارت

جا سکتے ہے جو ہم کہتا ہوں کہ روايتاً استدامت مدت مجن مان یعنی تو اس طرح کی چیزیں صرف اولیاء اللہ کی حدود و حنفیں۔ بلکہ جو گیور اور مادھو ہیں مجھی مل جاتی ہیں۔ ان کا علم احادیث مددوں کے نیز درحقائق کہ نہ تھا چاہتے تو ہم میں ان کا بیان ان کے مراجع ہیں جنکا پیدا کرے گا۔

صفحہ ۷۷ پر ہے کہ آپ سر کے مرید حاجی امداد اللہؑ نے ایک عرضی نظر حضرت میرا جیوی شاہ میں فہمی اور حب و محبت کو خوب نہیں شستائی کی اور سے سخوانی حضرت میرا جیوی نے فرمایا کہ خدا اور رسول کی صفت دشایاں کرنی چاہتے تب حاجی صفاتی عرض کیا۔

"میں نے غیر خدا اور رسول کی صبح نہیں کی۔"

جس طرح منسوب کے بہت سے اقوال کی تاویلیں علماء نے کی ہیں اسی طرح اس قول کی بھی تاویل چوکتی ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ حضرت حاجی امداد اللہؑ نے یہ جمل خواہ کتنی بھی صلاحیت دہن دلکش کے ساتھ کہا ہو تو اس کے سامنے اسے بیش کرنا غلط و شریداً کر نہیں الائبے اہل برعت جہاں کو اس سے شرمندی کرے۔

صفحہ ۷۸ پر حاجی امداد اللہؑ کی ایک نظر ہے "جلوه گاہ نور محمدی"۔ اس کے بعض اشعار حضرت میرا جیوی کے مزاد کے تکمیلہ ہے کہدا ہے۔ حضرت حاجی صاحب سے ہمیں ٹھاں ملن ہے اور ہم اسے اکابرین دیوبندیں وہ بڑا پایہ رکھتے ہیں۔ تاہم یہ بھی ہمیں اعزاز کرنا چاہتے کہ وہ اصطلاح کے اعتبار سے عالم تھے اور شاہزادی اسی لئے اسکے اشعار میں جیسا عرف و ادب اور ولایت در دنیا نہ کی قسمی موتی چکتے ظاہرتے ہیں وہیں بعض اشعار میں ان کا سلوب کلام اور المازیں میان ملی تھا اہم کے معمار سے ہٹا ہوئے ہم اخلاق کا کام تھا کہ یا تو ان کے ایسے اشعار کو خارج کر دیتے یا ان کی اشاعت مان کر کے میکن ہم نے اس کے برخلاف یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ ان کے بہر شعر کو شائع کرتے ہیں اور دوسرے اذکار تاویلات کے ذریعہ عیب کو ہر قزادہ دیتے ہیں۔ حالانکہ بھی عیب جب اہل بدعت کے یہاں ہیں ظاہرتا ہے تو ارادیا ہو جاتے ہیں فتوے دیتے ہیں اور کوئی تاویل قبول نہیں کرتے۔

ذراد و شعر نظم مندرجہ کے ملاحظہ فرمائیے:-

جسکو ہوتے شوق دیدار خدا      ائمہ ترمذی کے زیارت وہ جا  
چاہئے تھج کو اگر وصل حدا      سایہ تو محمد میں تو آ  
یاد ہے کہ "نور محمد" یہاں بطورِ استعمال ہوا۔ ہے۔ کوئی

پھر یہ بھی مان لیا کہ پہلی بیان بھروسہ ایسے رسول اللہؑ تشریف لائے دیکن ان کے حمامہ باندھنے سے جو نکات اخذ کئے گئے ان کاظمی اور عجمی پر ناکم سے کم ہم جیسے خود ہم کے لئے قلاب ہر ہے۔ یہ نہیں کہ غواب یا بیداری کے مذاہفات تغیرت سے خالی ہوتے ہیں۔ یہ بھی نہیں کہ تغیر یا ہاں اخذ کی ای اور بوجو طبیعت نکلے نکالے گئے۔ مجھے ان کے نادرست پھونے کا دعویٰ ہے۔ نہیں میں ایک بھی بیجنی بمحبت اور محترمان سکتا ہوں، لیکن اس کا کیا علاج ہے کہ جن عوام کے سامنے آپ پیش فرمائے ہیں وہ اس طرح کے نوادرات و لطفاً لفظ سے دینی فائدہ کچھ بھی نہیں امکان ہے۔ مگر دنیادی فائدہ اس حد تک امکلتے ہیں کہ سچے اور مل دن جو تم تک میں ایک بھی راہنمائیتے ہیں۔

صفحہ ۷۹ پر:- "جو قبلہ رہو جانیاں بن گیا ہو اس کے باوجود میں کیا کچھ نہ ہو گا اور اس کے ایک اشارہ ابر پر کرامت تو گیا ہے۔ کانٹھوں پر سکتا تھا۔۔۔"

اسی کا نام ہے غلوتی عقیدت اور افراد ایمانی از مندی۔ قیامت جسی خالص تکمیلی پیروزی کی ولی کا اختیار و تصرف مان لینا شکر علیہ نہیں تو کیا ہے۔ بڑے سے بڑے دلی اور قطبے کیس میں کبھی کسی ازانہ جسیں یہ تک تو ہوں نہیں کہ حکومت و دلت کی بال کڈور دھانی طاقت کے ذریعہ اہل شری سے جیسیں کہ اہل خیر کے ہاتھ میں دیے گئے اور تصرف و تحریر کے ذریعہ خلافت علی مہماج النبوت فائم کر دی پھر قیامت۔ جسی عظم تکمیلی شے پر اس کی دسترس اور اقدار کا تحمل کیوں نہ چاہیز ہو سکتا ہے۔ ایسی ہی علوم اکرم حسیں آگرائیاں ہیں جھومنے اور یہ اللہ کو عوام الناس کی محابا ہاتے عقیدت میں بت ہنا کہ تجداد یہے۔ و نعمۃ بالحمد من ذاللک۔

صفحہ ۸۰ پر تذکرہ الرشید جلد دوم کے جوال میں ایک بحکایت ہے جس میں دھمکایا ہے کہ حضرت میان جو کا صڑالگ اور یا تغیر الگ دیکھ لے۔ پھر یہ بام جھٹکے۔

تجھے سامنے ہے کہ مجاہدہ و ریاضت سے یہ اوقی العادت ٹھوڑا حاصل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اقوال تو اس طرح کی روایات کیلئے انتہائی ضمبوط اسناد کی ضرورت ہے اور تو اتر نہیں تو اسے درج شہر کو ضرور کیا جائے جب کہ یہاں صورت سے نفس اسنادی ہیں کوئی ضمبوط نہیں اور زیادہ سے زیادہ اسے روایت عرب یا ضعیف کہا

ہیں یہ توہن کہتا ہے لیکن یہ ضرور کہتا ہوں کہ انسان اور کائنات کے درمیان پورستہ اوقاع قرآن و سنت نے واضح کیا ہے اور جسکی مگلی کوہیں رسول اللہ اور ان کے کلام خالی نے کی ہے مجھی تصور نے اس کی صحیح ترجیحی کی تحریر کیا ہے جو ترجیحی مس ترجیحی کے حال ہے وہ خواہ کرامت و تھوفت کی افشاہی سے کتنے بھی ممتاز ہے ہوں۔ مگر اسلام کے عمارتی و مدنی اور اجتماعی و سیاسی پہلوؤں کی انخوں نے کوئی ٹڑی خدمت نہیں کی۔

**زیر تصریح و کتاب "نور محمدی"** کے آغاز میں حضرت مولانا محمد طب صاحب شیخ دار العلوم کا مختصر مقدمہ۔ یار لائے ہیں ہے۔ وہ زمانہ گیا کہ سے کم ہم مولویوں کے حلقوں سے تو گلیا جب کتاب کا مقدمہ کتاب کا صحیح تعارف کرایا کرنا تھا۔ اب تو یہ ایک تجارتی معاملہ اور صحتی فیش بن گیا ہے۔ مقدمہ منگار پہنچے۔ نہ ہم یہ بات رکھتے ہے کہ اس کتاب کی ہمیں تعریف کرنی ہے اور ہمیں مذکور شیخ کی قصیدہ لکھ دیا تھے اور ہمیں سوچتا کہ اس کی کیا نظر ہے اور یہ ہے۔ یا انگریز مص لیتائی ہے تو فائدہ نظر کی لکھ دیا گیاں ذمہ بند رکھتے ہیں اور یورپی صورتی کے ساتھ ان کا توہن کوپی جاتا۔ چیزیں اگر کوئی تحریف کی کتاب ہریکے لئے تو زین و آسمان ایک کرتے۔ اعزاز اخذت کے انبار لگائے گئے ایک دوسرے اور تیسرا کے قدرے۔ حضرت مسیم حاصب کے "تواریخ" میں تصریح داشت کہ مولانا نامی جس فروعات پر ہم کے کلام کیا ہے وہ ایسی ہیں جس کو قرآن سنت کا عالم ہے کے باوجود حضرت پیر منشی نہ ہوتی۔ حضرت تو علامہ مبلی حضرت مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کے ربانی طبیعتی رکھتے ہیں کیا ان کی تحریروں ہیں کہیں اس طرح کی ہاتھیں دھکلائیں؟ ہم نے مولانا تائی مرعوم کی تقریباً تمام کتابیں پڑھی ہیں مجھے تو تصور دو لایت کا یہ صحیح رنگ کیسی نظر پا نہیں۔ حالانکہ مولانا علم ظاہری کی طرح علم بالغی اور زبود دفعہ ہیں بھی امام و مدرس تھے۔

**حق حق لا ہوں صفحات** میں سالانہ چندہ چھوٹے ہے۔ فی بہ پڑھ۔ اس توہن وہ اہمیت کے اکھی روپی شاہکے اشاعت پر پڑھتے ہیں بھی خوش ہے کہ ایسا ابھی ہیں اس کا معیار کافی پسندیدہ ہے اچھا چاہے

تھا۔ لیکن تاویل یعنی کی تھیج مان سے اون اشعار کو گو اور اقرار دیا جائے گا۔ کاہیں کیا حق باقی رہے گا جو تھلا شرکار اس اشعار پر تھے ہیں اور قدیماً کا راتاؤ بیانات سے اختیار میں اسلام پھیلاتے ہیں۔ ایک شعروار دیکھتے دیکھتے ہیں ان کے مجھ کو ہے تھیں۔ اس کو پوچھ دیا رہے العالمین کس قدر وحیم اور مخالف الطائفی طرزی بیان ہے۔ کاش بندگوں کے معتقدین بھیں کہ اس طرح کی تیزی سلطنت لارکہ بزرگوں نیکتائی نہیں کر سکتے۔ بلکہ دنیا کو ان پر یعنی کرنے کا موقع دیتے ہیں۔

صوفیات پر مکتوبات میں ہے:-

"اُن صاحب کے خواب کی تیغہ عالم غیرے اس طرح  
سیرے دل میں لقا ہوئی کر دنیا نیکوں کے حق میں  
پاخا نہ ہے۔ پس اشارہ ہے چہ کہ اس پر ٹھوکاری چکھے"  
کوئی شک نہیں کہ ماں تجویز نے الفاظ اکٹھے وقت ٹھیک وہی  
مراد و معنی ذہن میں رکھے ہوں گے جو آن و سنت کے مطابق ہیں لیکن  
یہی الفاظ جب وہم کے سامنے رکھ دیتے جائیں تو تعمید سے بالا تر پر  
علیحدگی پر غور فرمائی کہ اسلام کی کتنی مشتبہ نہاست گی کا ذریعہ نہیں ہے۔  
دنیا کوئی تجھ کر پہاڑوں اور جھگلوں میں پہنچا اور یا صفت کریں والوں کی  
بھی اگر رنگ دنیا کا وعظ کہے گا تو اس سے زیادہ دہ کیا کہے گا۔ دنیا ہے  
دل نہ لگائے اس کی لگڑا کن زینتوں سے بچے اور اللہ کیکل طاقت  
کرنے کا جو جامع معن قرآن و سنت ہیں موجود ہے اس میں مشتبہ طرزی  
اپ کہیں نہیں رکھا سکتے۔ مجھ کے فلسفہ ترک دنیا اور دنیا پر ہبہ بانیت نے  
ہبہ بھیں بڑے بڑے زیادہ جبار کے شور اور لاشور پر کہا اشتہزاداء  
شاید اسی کا نتیجہ ہے کہ مجاہدہ و حادث اور زہر و دفعہ کے شہسواروں  
کا طویل سلسلہ الذریب ٹھہر کی تاریخ اسلام میں طبائے یہیں اقسام تھیں اور  
اور اقتدار اسلام (رذک اقتدار اسلامیں) اور شراثہ خلافت کی راہ میں نہیں  
بھیتے ڈالے خال نظر آتے ہیں۔ تصوف اسلامی سے مجھی تصور فت  
خلط ملطیب ہو کر اسلام کو اجتماعیت اور ریاست و سیاست سے خارج کرو یا  
اکثر ارباب تصوف نے اسی کو سمجھ دیا کہ خود حست عالم کیں اور  
تعجب اور لوگوں کو حست دلادیں۔ عزمیت و مستیزہ کاری چھوڑ کر گزینہ فرار  
کی راہ احتیاط کی۔ دنیا دنیا اور اون کے لئے چھوڑ دی اور ریاست و سیاست  
کی مندرجہ پیغمبر اکابر کے خاتمے سے جھے ہے۔ جس تمام صوفیا کے بارے

کتاب پرچم پوچھو جو پر نئی بھی ہے اور کامیاب بھی۔ الہ زندق فضور  
معطی العزیز اکابر۔

### صفاتِ تکا ہمارے روح بردار قرآن کا حبل دیش تکمیل

مقامِ اشتافت۔ درسترن صادر مکار مخالع لکھتے۔  
ماہماں صبح صادق اللہ تعالیٰ ایسی بیماری ہے جو سالوں  
خدمت دین انجام شدہ ہے۔ اس کا کام تازہ تغیر جاتے ہے باہر فروز  
اور تو پرداشت ثابت ہوا۔ الہ زندق آنے انکار حديث کی جو مردہ  
ہم نے سے سے بیانی شروع کی ہے تو علمائی رسول اللہ کا بھی  
فرق ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس کی کاٹ کریں اور حدیث کی عظمت  
اہمیت اور ضرورت کو شعور ملکیت پہنچانی میں بھی پورا وہیں پڑھ  
سکا ہوں لیکن جو چند مصائب پڑھئے ہیں انھیں نہیں پُر مغرب اور  
پسندیدہ پایا۔ جانب عرب مولانا محمد اوسی صاحبینہ ندوی کا صہون  
خصوصیت سے وقوع ہے۔ باقی مصائب بھی انشاء اللہ عزیز ہی  
ہوں گے۔ کوئی نکھنے کلے مولانا سید میلان ندوی مولانا عبدالسلام  
ندوی مولانا سید ابو افسن ندوی جیسے اہل علم و تقدیر ہیں۔ مولانا  
منظور خانی کا صہون اگرچہ جھوٹا سلسلہ ہے۔ لیکن دو قاتم کہتر در  
فترت پتھر کے مصداق ہے۔ کچھ اروں کے لئے اسیں بڑی صلحی  
اشارت اور رہنمائی ہے۔ برادر ابن اسلام کو اس حدیث پر  
ضور اس فادہ کرنا چاہئے۔

### تعداد اور واج اور اسلام

صفت، جانب پیدا شاہ قطب الدین صاحب۔

۱۹ صفات کا یہ پنفلٹ ایک آنے غصول ڈاک ٹکڑے اس پرستی مفت  
مل مکتا ہے۔ صدر دفتر کل ہند جمیعتہ المشائخ۔ حیدر آباد دکن۔  
ایک سے زائد ہیوں کی اجازت پر اخیار نے جو احترامات  
کے ہیں ان کے کافی مضبوط جواب اس پنفلٹ میں دیکھئے گئے ہیں۔  
لبب دل بھجیدہ علمی ہے۔ تلقین نہ اور اٹھائیں۔

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کے دلخیل آنے

ضروری ہیں۔

اہل علم کی اہانت تکمیل است ماملہ ہے اور علم و تحقیق سے ملام مخاذین  
سے سرکاری دوام نہادیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دن اذکر کرے  
اور اشاعت ہیں و مستحب۔

نام اتنا انا اوس نہ بتا تو اجھا تھا۔ جانب عبدالرحمن ماسن۔  
مسجد روکیوں خود کو گلہڑی پر صورت۔ ۲۰ وطن کا نام الگیہ نہ  
جو تو اس کی طرف خود کا منوب کرتا اور اس نسبت کو نام کا جو بنالیسا  
صحافت یاد ہیں بھی اعتماد سے نزدیک نہیں ہے۔ پر شریہ ہے عرب  
ہیں۔ گرقوں انتداب پر عرض شرف۔

### رسول پاک کی صراحت زدایاں

صفت، اعجاز الحق تدقیقی  
ناشر، اسلام پریشان  
چنچل گاؤں۔ حیدر آباد دکن۔ لکھائی چیزی نہیں۔ کاغذ اچھا۔  
مانٹل دل کش۔ قیمت ۲۰ ر.

اس کتاب میں رسول اللہ کی خارصاً حب زادیوں کے حالات  
دل نشیں اور سیس اندازیں بیان کئے گئے ہیں۔ کتاب الچھی بھیوں  
کے لئے لکھی گئی ہے۔ لیکن عاشیرہ دینے ہئے مسئلہ جو الوں کے اعتبار  
سے یعنی جیسے ٹوٹوں کے لئے بھی اہم ہے۔ پر مسلمان بھائی کو جاہے کہ  
ایسی پاکیزہ کتابیں اپنے کوئی بھیوں کو ضرور پڑھاتے۔ ان سے قلب  
روشن اور روح بالیہ دھوتی ہے۔

### پلانگ پر ایک تفیدی

صفت، جانب عالمت اللہ  
ناشر، مکتبہ سل فو۔ جدید آغا پورہ۔ حیدر آباد دکن۔ صفات ل۲۳

لکھائی چھپائی گوارا۔ قیمت ایک روپیہ۔

پلانگ کا ارج کل ہیت زور شور ہے۔ جاہد و مخدوس کے  
چرچے ہیں صفت نے اس کتاب میں نہایت بالغ النظری مقولیت  
اور تفیق کے ساتھ جایا ہے کہ پلانگ اصولاً گن کو منافع اور ضرر  
پر مشتمل ہوتا ہے اور اسی کے ساتھ درپ کی آنام مطلق معیشت پر بھی  
یہ لائک تفید کی ہے۔ آخر میں اسلامی صیحت و معاذیات پر بھی  
نظر ڈالی گئی ہے اور اگرچہ نظر قریب میکی اہمیت کے لحاظ سے قدر  
تشہی کی جا سکتی ہے۔ لیکن با وجود اختصار کے نہایت مخلوق مدلل اور  
عالماں ہیں۔ کتاب کی معنوی خوبیاں بتاتی ہیں کہ اگر صفت کو خوش  
کر کے رہنے کو وہ اسلام کے لاثر ہے۔ جو شریہ ایکیں گے۔

سچوں دل

امروزه همان شیوه ایجاد شده است.

### ( PALPITATION )

غیر از ای خدا کا خالص صورت میں کریں تھیں نہ چونے دیں اگر صدھہ ملکیت اتنا توں لی  
جس زندگی لدھڑا کی کے سبب دل کے درد اور درد ہر ان کی شکار ہوتے ہیں تو اس درد کو کیا کیوں  
نہ پھنس کر اسدا بھی گیا تھے اور جس کے ردا کا تھام ساقے کو متھی قلب دل کے ذریعہ  
ل کو تھوت و پائے۔ جا اُن تفاصیل۔ میہون بنی الطیب۔ فخریہ اور مجبوہ۔

(۱) جنہیں فرمومی طور پر مولانا ہو نہ لگا تو سر و کے بیکے ہر گھن نذریں اعلیٰ میں لائے  
 (۲) نظریں ہر گھنے دیکھیں اسیلے کہ خدا کے آنون ہیں درمک شرمنے سے خوبیں ہیں  
 میت شامل ہو جاتی ہے جس سے تلب مثار ہوئے ہیز ہوں، وہ منکار (۳) ادھیر  
 ہوں جو اتنی کے مقابلہ میں نہ استاد ارشیبی اور عجی (جو رپرنس) والی نظر میں  
 اکھڑا چاہیں۔ خاص طور پر ان لوگوں کو جو درغاظ اڑتیں لکھنے پر کام نہیں ادا کر سکتے ہیں  
 یہیں بالوں کو نہیں خدا کی کہیں کھانی چاہئے، تاشیں بولوں کو خانی بولیں امرف  
 دو ہمارا ایم برست انداز دوہیں سیکھیں تو کی نوری ان کے بھیوں نہیں، مثار کے  
 پارہ پہنچنا شرمنے۔ وہ لوگ خیس لیا وہ ترپ پہنچا پرست ہے یہ اسلامی محنت کا کام ہے  
 تو نہ ہے بھداری مثار کر سکتے ہیں، دیشم ہماری نہ لکھا سکتے ہیں، ہر شخص کو چاہیے کہ  
 مثار میں دو ارشیاں مخاطبیں اور گوشت اس وقت کم سے کم ستمہن کر بچے جوکہ وہ دو دش  
 ای محنت شرمنت کا کام کرتا ہے (۴) ۲۷۳ خوبیت سمجھ کر کھانا کھانا، اونا کو جلدی خودی  
 خفچلا کر کھل جائے، بچکی مرفن اور گھی میں تکی ہوئی قندوں کا زیادہ تراستعمال کرنے۔

بضم اور دو حم و حمزیں ایک سامنہ کھا لیتے یا ایک جیز کے بضم تو نہ سے پہنچتے ہی  
و سمری جیز ریٹ میں والیں ادا غیرہ مددہ اور آنٹوں کا جلد خوب کردا تھا سبے  
لڑکے اپنے عادلوں میں مستعار ہیں تو انکو ترک کر دیجیا کم کھائیے والی مردخت گرفتار  
کرنے پیدا۔ سسر کی والی ماش کی والی، گوچی، ماری، بیگن، چار، بیٹری، ملکت

دکی حرکات اگر معمول ہے تو نہ چاہیں تو اسے ہو لدی ڈیا دیکی دیکھ رکن کر جو  
تہذیب اس کلیف کا تمکی خرابی اور بغل سے نہ درست تعلق ہے، تمکی خرابی  
و بغل کے مصبب کھانا کھانے کے بعد بارج پکڑت پیدا ہو جاتا ہیں، اور جو  
تمدنہ بعد پہٹ بھرے خراود، پھر الپاپر سا معلوم ہوتا ہے، پہچان قراقرہ اگر ان  
ل آزاد مخوم ہوتی ہے، کسی تیادی شیخ سنت پیش میں ایکی دل میں دادا یعنی  
موسیٰ ہوتے گئی ہے۔ برباد چاب عاجز پر ماڈائیں اسی چاب عاجز  
دلبر داؤ دا ٹانے سے جس سے کلی طبعی حرکات محوال سے زیادہ تر چاہیں۔  
اس کے ملا دہ جیچی چم خراب اتنا ہے کوئون کرزو اور انھی پیدا ہوتا ہے  
اخلاط گہم صلاح اور طاقتور خون نے دل سے کمزور پریس نے اسی اصلاح اجم  
کیا تھا دل بھی کمزور پیدا ہاتے۔ اسی صورت میں جیہنہ دو ہمینہ بیان سے  
کچھ ادھیش عرصہ کے بعد بچوں دلوں کے پیچے سلسل دلکی حرکت پیدا ہو جاتی ہے  
ہو لولو کے یہ درست اسی طرح آتے جاستہ دہنے دن اور ہر بار پریس کو کو  
ٹھنڈا ہال، نہایت پست اور غوفرہ بن کر پیچے جاتے ہیں لیے دو دو بیان کی  
وقت کچھ مردی پیس۔ مردگار، مرد پیش، مرد آنالہ اور گھر اسی تسلیں کی  
متوہی قلب روایتیں استعمال کرنا عام اسی عکس شانست ہیں پوچاول، ایسے  
دور دویں کا درست طریقہ ملاجع ہے ہے کوئی جس دلکی حرکت پیدا ہو جاتی ہے مام  
صحت کو درست کرنی کوکش کیوں کیوں اور تمام اعضا کیم کھاتر پیدا ہو جاتی ہے  
دور حاضر میں ہو لدی کام مرض ہاں ہو جا جائیا ہے، جہاں اسکے تریکے  
خور کی اس کا ایک مصبب یعنی معلوم ہوتا ہے کہ ہزارہ کی ہاں خود دلوں  
کی اشارہ۔ آتا۔ چاہل۔ بھی۔ درد۔ شکر خاص صورت میں میسر ہیں اسی  
ہیں، تا تھیں پیدا کیا نہ سے خون کرزو پیدا ہوتا ہے۔ قلب کی عکارتی پیدا ہو جاتی  
ہے۔ فاسد ماقبہ پیدا ہو ستھیں، بغل کے باعث یہ فاسد ماقبہ اس توں  
کیا ہجھ کو جاستہ ہیں، ان فاسد ماقبہ سے ایک خاص قم کی سیست خون میں  
جنذب پیدا ہو کر دل کو متاثر کر لی چے۔ اسی صورت میں بیٹر کثرت دیاں کے بھی  
کھانا کھانے بعد دو اول دوڑ کے لگتا ہے، لیسی صورت میں مرض کو درکشی  
درست تکمیر ہے، میکد آپ اپنا علاج اور مناز کی جائے باور پیچا خاتمیں کریں

# سُرکارا

● آج کل جس سے پھر  
تھا لادا اور ہے میں کی تھا کرت  
کرتا ہے۔ اس تھا کرت کا سب  
سے بڑا سب قدر کی خالی ہے  
سُرکارا نہ کافی خاتیت کی  
خالی کو درکار کیوں اچھا ہے  
نیا خون اور نئی نندگی پیدا کرتا ہے



قیمت بڑی بیٹھی مار دیتے، اور حام رفیعے ۱۲

Homedmed

www.SANAKVANA.COM.BE

## چند لکھنے والے

شیخ بوندری، اہم القاری، سراج الحدی، شارناوی  
 قادری بالسیاری، خادمانی، حقیقت بیرونی، ذی گی زکانی  
 سید حسن، اکرم، اکرمی، عبدالجیاد حیرت، جلیل فخری  
 ابیم شامی، علوان جبھی، حکیم رازی، محمد نیاز، نین طلاق  
 محمود فاروقی، ابن فربی، وجہ الدین خاں  
 پیغمبری، احمد پرویز، احمد شیم پناگری  
 رشیدی کوثر فاروقی، اور صدیقی، میتب خانی  
 مرتضیم — ابوالجاہ زاہد

ادہ درسے آپ کے  
جانے چاہئے فن کا

ایک مال تین سو پے — ایک شارہ چدا نے — سانام ایک دیپ — نئے خریدار اور ایک بڑی ہزار خوات آٹھ دینے میں جلدی فرمائیں  
پستہ — و فتسر نئی نسلیں — ۲۳۴ — بھیج کھنچ لکھنے

ترسلی زرکا یاکستانی پرداز — نمائشہ نئی نسلیں ۱۶۵ کے نئی روڈ کراچی ۷۰

● مہنگی پر تھی ساگرہ پر خارج، ۱۹۵۸ء کو  
ماہنامہ فیض نسلیں لکھنے والوں صفحات کا  
شاندار

# سالنگ

● پیش کردہ ہے  
علمی وہودی تحقیقاتی مقالات، میعادی خلوات اور  
بہترین انساؤں کا ایک حصہ جیلی گلستانہ

# پالچ پنچی لائوک حسین فوج بیل مک طبیعت

(جن میں نمبر دینے کے لئے ان کے آرڈیس صرف نمبر کا حوالہ کافی ہوگا)

**حامل ملائکہ حجیب** لا جواب فری ایڈیشن | یہ حامل پئی شخص ساز اور  
روشن تردف اور دیگر  
خصوصیات کے اعتبار سے لا جواب فری ہے جو ناس اس تو ہوئے باد جو درج ہے  
علی اور عرب میں شفافتہ ہے کہ گاہ پر زندگی اور زیست پر تا جلد زیستی اُنیں  
کا انتہا۔ ۶۔ آئندہ وہ ۷۔

**حوالہ بلا ترجمہ صتبی** اسالی سے اپنکی جیسیں آجاتیوں۔  
اور صاف کھانی۔ ہر طرح قابلی وحشائی  
چند بہترت خلصہ صورت اور فضیوا۔ مدد و تحریر۔ روپ۔

**مجموعہ وظائف ترجمہ** اس میں سورہ لیں۔ سچے  
الحق، واقعہ، ملک، مرض،  
غیر، خلاص، حق، انسان، کھنپ، دھانے، گنج، العرش، درد و کبر  
درد و کل، درد کمی اور جلد تاریخیں باقی اور درج کیسے جدید یا نئی بڑا پڑے  
**چیزیں سورہ ترجمہ** اس کا انگلی، رکھا انگلی، پیر سن کچان اور سلسلہ پیر، جلد تاریخ  
ایک کمال، غیرہ غیرہ کام کی تاریخ۔

**مجموعہ وظائف غیر مرتبہ** پنجابی اور پردہ ادا بخیر ترجمے کے مدد سے تین روپیے۔

**حائل متترجم الف** صفحہ کی لمبائی اوس اونچ پوزیشن پر باقاعدہ  
اونچ۔ (گویا انادل سائز سے قدر تکمیل  
ہوئی) ترجمہ:- شاہ عبدالحق درود حضرت اللہ علیہ، مرحومت ملک  
مشغ۔ کاغذ بہت بڑھا سفید۔ چھپائی دوسری ٹکسی۔ جلد اس دہ  
اکل کلاخ۔ نہایت دل کش دینہ تزیب۔ دیکھنے کے قابل چیزیں ہے  
پوری سولہ روپیے

**حائل مسترجم علی** طول ۵۰-۵-عرض ۲۷-شان  
جسی مقطع-ترجمت احمد خاکبی

**حامل مسیح** ۱۶ ترجمہ:- حضرت مولانا شاہ فیض الدین محمدث دہلوی۔ فی تفسیر موضع القرآن مادل ساز۔ پیغمبر مصطفیٰ طباعت۔ زین بشر کاغذ اعلیٰ دلائی آور۔ تخلیق شیرخیسم۔ صدی پارہ ۱۵ دسمبر۔

حال غیر مرتئہ چم بھا نادن ساز سے کچھ جھوٹاں اور  
کھانی چھپائی بہت نفس بہش - کاغذ دلائیں لگیں  
سر نظر خداوند سے آئیں

یاد رہے کہ تاج کامال ہر وقت نہیں ملتا۔ اپنے آرڈر کو پھر پڑھنے والے

## مکتبہ تبلی دیوبند ضلع سہارپور (دیوبنی)

تران تاج مترجم و ترجمہ و تحریر و نسخ القرآن۔ ہر صفحہ پر خواہ ملیں، دو ایگی چھپائی۔ نفس کا فند۔ ید و خلیل سے بڑی

## محمد بن عبد الوہاب

از مولانا مسعود حالم مذہبی

بازیوں صدی بھر کے شہروں سچے شیعہ اسلام خدمت  
علیہما بقدری کی سیرت اور دعوت پر علیٰ مخفی تصنیف جسیں  
شرق و غرب کے نام باغ پوری طرح کلکھال گلخانہوں اور غلط  
بیرونیوں کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔

زمرف کتابوں کے حوالے ہمہ شدید ہیں بلکہ ان کتابوں کی علیٰ تاریخی  
پوزیشن اور مقام کوئی تفصیل بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کی تقدیمہ  
اویسٹ کیلئے فاضل منف کا ہمیں کافی ہے۔ قیمت دو روپے آئندے۔

مولانا اسماعیل شریہ کی دو شہرہ آفاق حکمۃ اللہ

## کتابیں صرافت - میموم

دوعہ سے نایاب تھی اور اسہ روش کی سخت دلطاوت کے ساتھ  
شارخ کی گئی ہے۔ جماعت کا رد اور بیان لکف دین کی تحقیق  
قیمت مولڈ زین دس سب (جلدیا ملی چارہ دس سب)

**تفویض الایمان** (۱۹۷۵) تمام متعلقہ رسائل کی تفاصیل تازہ ایڈیشن تائیا جان  
درود دعا ملی کی ایک ملی روشن جسمے اپنی بیعت  
اور رباب باطل ہیں بلیں خادی۔ قیمت چاروں پیٹے للهہ (جلد پا پھر پڑے)

دنیا کے اسلام کے لا جواب اہلِ تکم امیر شکیب ارسلانی کی  
شہرہ آفاق تصنیف اردو لباس میں۔ مجلد ٹھہر۔

## اس کتاب نے وال امت

## حکمہ امت مولانا اشرف علی کی پچنڈ کتابیں

**حیات الملین** (۱۹۷۷) حکیم امت مولانا اشرف علی نے اس کتاب میں ایک اہم دری چیزیں شامل کی ہیں جن کو اختیار کر کے سلسلہ  
کی زندگی صحیح میں، سلامی زندگی ہو جاتی ہے۔ اہم اصول و عقائد اور عالی دعویات مختلف مذکور کیا گئیں  
بھروسے ہو سکتے ہیں ان کو بھی کر کے ہر شخص کے لیے بھیں عالمہ اور تکمیلی عدالت کی مشکل راہ انسان کو دی ہے۔ بلکہ خوبصورت ذہن کو فتح ہے۔

## اصلاح الرسم (دارود)

حضرت مولانا اشرف علیؒ نے زندگی کے ہر شہریوں سے شمارہ تین اور طریقے ایسے رائج ہو گئے ہیں کہ جو فی الحقیقت غیر اسلامی ہیں  
یعنی اہم لامی کے سبب ان کی برائی سے واقف نہیں۔ ایسے کہ وردیج کی اصلاح کے لیے حضرت حکیم امت کی تصنیف بیش پانچ سو  
زبان مام فہم ملیں۔ آخر میں رسالہ صلی اللہ علیہ وسلم معاشرات تینیں شامل ہے۔ کتاب بلکہ ہے۔ سچ خوبصورت رنگین دست کو۔ قیمت مر۔

**تہذیم الدین** (۱۹۷۷) حضرت مولانا اشرف علیؒ نے بہت انسان اردو میں دین کے ضروری احکامات کی دلخیل تحریک  
شروع کی تفصیل۔ تفہوف کے لکھاں پر معلومات اگزیجھت۔ تفہوف بخش سماں اور دیگر  
اہم سماحت۔ خوبصورت ذہن کو۔ سچ جلد۔ قیمت ٹھہر۔

# حدیث لی چند تسلیہ و کتب اردو زیر جسم کے

**بخاری شریف (اردو) بکری** [بخاری تکمیلی میں ہے اسی کتاب بعد کتاب نہ رکن کے بعد حصہ زیادہ تجھ کتب بخاری شریف کا اتنا لکش اردو ترجمہ فائدہ شایعہ نہیں ہے، بلکہ اور نہایت مہماں کا شش ہے جو اسی طبقائی کو اپنی شے کرے۔ امام بخاری کی روح کرکے ۲۲۵ صدیوں کا سیس اند قافیں، حمد و رحمة بالطباطبیعت و کتابت سے اپنے سفید کتاب کا دوسرا بکری تکمیلی ریسید کو حاصل کر سکتے ہیں، یہ تین حصوں پر مشتمل ہے جن کی جو لوگوں کی قیمت صرف بھائیں بڑے ہیں۔ خلاصہ مولیٰ در تین جلدیں تعلیم دے دیتے ہیں جلدیں سیس روپ پر۔ خلقدیختہ و تین جلدیں سیس روپ پر۔ ہر حصہ الگ الگ بھی طلب کر سکتے ہیں۔ اس صورت میں فی حصہ تو پہلے تیس روپی، (بیانیہ تکمیلی تاریخ روپ)

**موطا امام مالک مترجم (عربی تاریخ اردو)** [موطا امام مالک] احادیث نبوی کا وہ بیش بہا ذخیرہ ہے جس کو سالہ اسال (ام) کے ائمہ رضا کی تاریخ، اصل حسنہ بی با ازراب اوس کے مقابل اردو ترجمہ از علامہ صدیق الزماں بن ضروری فوائد اس مددگی کی ساتھ پیش کرنا ہے کہ احمد اس کی کتب دطبیعت کا ایسا حق ادا نہیں کر سکتا، بیانات متفاہ۔ کوئی سفید، بہت ماحصلہ نہ رہے۔ جلدی مجموعی تیس روپ پر۔ (بیانیہ تکمیلی تاریخ روپ)

**مشکوہ شریف (اردو)** [چیزیں اسے زائد احادیث نبوی کا بیش بہا ذخیرہ۔ یعنی حدیث کی گجراء کتابوں، بخاری، سلم، ترمذی میں مشکوہ عربی کی تاریخ احادیث کا مکمل ترجمہ خود کی تحریرات کیا گیا ہے۔ اور عاشر پر بھی مختوات قائم کر سکتے ہیں۔ دو جلدیں سیس روپ کا غیر سفید، کامل ہے جلدیں سو روپی۔ اور جلدی مجموعی اطمانتہ ۱۱۰ پر۔ (بیانیہ تکمیلی بیش روپ)

**ترمذی شریف (اردو)** [بخاری و موطا امام مالک کے بعد اس صحن متہ کی شہر کتاب ترمذی شریف کا بھی اردو ترجمہ چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ سفید مدد کا حقہ، نفیس طباعت دکانت، حصہ اول خلقدیختہ روپے، حصہ دو خلقدیشت روپے، در حقیقت ایک ہی دست طلب کریں تو اسیں روپے۔

**بیونغ المرام** [علامہ فراز احمد بخاری کی شہر آفاق تصنیف ہے۔ جس کی اصل اردو ترجمہ ایک ساتھ شائع کیا گیا ہے، اور بخاری کا ایک قلمی میں کیا رہے ہے، با فخر حضرات سے پوشیدہ ہیں، اب کی یہ تصنیف بخاری، سلم، ترمذی المذاو، داہلیجی سنتہ کتب احادیث سے متفہم کیا ہو سے رہی احکام کا گلزارستہ ہے، جو کوئی میں دریا کے مراد ف ہے، کم تعلیم یا تفتاوی زیادہ پڑے سے کھوے دلوں اس کتاب سے رہا رہا اٹھا سکتے ہیں، وقت بلکہ آنہ دفعہ ہے]

**ہر قسم کی کتابیں پر ذیل سے طلب کریں**

**مکتبہ سکلی دیوبند ضلع سہارنپور (دیوبند)**

## تفسیرین کشہ (اردو)

کون انجیل مسلمان ہے جس سے اس شہرہ آفیاں تصنیف کام از سنا ہو گا۔ مژدہ بوک کا رد مخاذ "اصح المطابع" نے اس عظیم تفسیر کا ملیس اردو ترجمہ نہ آیا۔ محسن و خوبی کی سماں شائع کردیا ہے۔ پانچ جلدیوں میں نکل۔ قیمت مجلہ پندرہ روپے (ہر جلد علیحدہ طبعہ بھی مل کریں) (جلد طلب فرنائیں)

## امام اعظم ابوحنین فرمکی معقول سوانح حیات

## سیرۃ النعمان

از علامہ رشی خانی۔ مسلمانوں کی اکثریت دام ابوحنین کی تحریر ہے لیکن مم لوگ ہیں جو دین کے اس بطل جبل کی سوال کے حوالے سے حقیقی کی گئی ہے۔ وہ دھکایا گیا ہے واقع ہوں۔ سیرۃ النعمان اسی کی کو پورا کریں ہے تاکہ اب کو نہ دنگی سے مقصڑ ہلات ایمان افراد دعا تعالیٰ کر گے کیوں وہ کوچ کر کوچ کر کوچ کر کے۔ قیمت دو روپے (مجلد تین پر)

## تفسیرین کشہ (اردو)

ہر جلد علیحدہ علیحدہ بھی مل سکتی ہے جلد اول سترہ روپے۔ دو مل بارہ روپے آنکہ ستم ایکٹھے ملائے پہاام سول روپے۔ سیم ایکٹھے ملائے پہاام سول روپے۔ پنجم بارہ روپے۔ ہر جلد ملید یوگی۔

## علم الحدیث

جس میں ظسلف علم حدیث کی انتہائی تحقیقی کی گئی ہے۔ وہ دکھلایا گیا ہے کیوں وہ کوچ کر کوچ کر کوچ کر کے۔ قیمت دو روپے۔ سلام ہزار روپے پہنچا اس کو ملکی جلد قیمت سو روپے۔ پہنچے کل ملکی جلد قیمت سو روپے۔

## البيان فی علوم القرآن

شہرہ تفسیر حنفی کے مصنف، مولانا حیدر علی و دوست راوی کی نظر میں اس کتاب دوسری ہے جسکی توصیف ہے۔ علامہ ابو شہد صاحبیہ جیسے ملکہ سنتے ہے لفاظ لکھتے ہے کہ، مکی تفسیر اور چھ مکن ہے واقع نہیں "خدا کی اس رصفات، سنتا ہے لا اگر۔ جستہ بسرا۔ قبر جنت۔ و دفعہ بیوت۔ بنائے نسوان۔ استخارہ و کنایہ و اختلاف قرأت کی بخش۔ مخفات"۔ ملکہ سنتے ہے کافر۔ کلمہ ای پچھائی معیاری۔ قیمت پونچہ روپے (فلکی پر سول روپے)

## شیخ الاسلام امام غزالی کی شہرہ آفیاں تصنیف کیمیاۓ سعادت کا اردو ترجمہ

## اسکسیر بدایت

اپ تھے طلب فرمائے ہیں۔ اپ کا زین مطالعہ یقیناً انشاء ہے مگر اگر اپ اس معرفہ الاماکن کو ملاحظہ نہیں فرمائیں گے کتابت و طباعت سب ایسا ری۔ قیمت ملکہ پندرہ روپے۔ پہنچے فیض بلڈ سسٹم سے بارہ روپے۔

## مصباح اللغات

اردو اور بولنڈی لغت کی بیک عظیم الشان  
کتاب پرچس پرس پڑا رہے وہ میری  
الغاظ کی اردو تشریح ہے۔ عظیم الشان عربی اردو لغت پر جسمیت پر  
کے کھانے سے بھاشان ہے، جہاں انک عربی سے اردو میں لغات کے  
ترجیع اور تشریح کا لفظ ہے اچھا، اس درجہ کی کوئی تکشیزی اور  
بیس نہیں اُتی، مصالحتاں کی عرق درجی اور کوئی مشکل کے بعد  
ٹری تعلیع کے لیک پڑا رہے اسے دام صفائی پر پشتی عظیم القدر لغت  
اصحابِ ذوق کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

**المحمد عربی لغت کی جدید کتب بولنے میں اس وقت مجب**

زیادہ جائز اور پیداگوجی جاتی ہے مصباح اللغات میں دعویٰ  
اس کتاب کا علاوہ کیہ کریں گے اسے، بلکہ اس کی ترتیب میں عسلی  
لغت کی بہت سی وہ سری بلند پائی اور تجسس آکتا ہوں سے احسان  
استنباط کی تمام صلاحیتوں کو کام میں لا کر مددی گئی ہو، جیسے قاموس  
تاج العروس، اقربالوارد، جہرۃ اللذات، نہایہ ابن اثیر، مجھ العہد،  
مفردات امام رضا، کرامۃ الخال، عینی الارب، طریح وغیرہ۔  
مصباح اللغات علماء طلباء عربی سے پیسی رکھنے والے انگریزی  
وال، اردو خود میں سب کیلئے بحتمی مفید ہے، جلد خوبصورت اور ضبط  
پر گردبوش، تجسس سولہ روزہ پر

مصنف: - مولانا شبیل علیہ الرحمۃ

## الف حرف

حضرت عرب دو قلچی سیرت حالات اور  
کارن مونپرستھل پر کتاب اپنی عمر میں جتنی مشکل و مصروف ہوئی تھیں جیسا  
ہمیں حقیقت یہ سمجھئے کہ اسلام کے اس فتحی عظیم اور بطل جمل کی زندگی  
اور دو قلچلت کی تفصیل اور تفاصیل سے زیادہ کسی درود کتاب میں  
نہیں ملتی، مصرف اپ کی سیرت اور اخلاق دفعہ ایک کا بیان اُری بلکہ  
اپ کے جملگاہے ہوئے عہد غلامت کے حیرت انگیز واقعات، اپ کے  
علمی تاثر اور عمدہ فی کارنا سے اور جگنی معرفت کوئی صحیح تفصیل شامل  
کتاب میں، بعض لفظیت کی شامل کتاب میں، اسلامی تاریخ کے سب  
ذوقی روز کی تصریح تاریخ حاضر کیلئے المفاشق ایسی قسم کی واحد تصنیف  
ہے، تازہ ایڈیشن، جلد پنج اسکلور، قیمت چھ روپیے۔

## مکتبہ تخلیٰ دیوبند ضلع سہارپور (بی۔پی)

# الجواب ترجمہ قرآن

## قرآن بیک ترجمہ

## قرآن معتبری

### شیخ رسول کیم

### عہد نبی میں نظام حکمرانی

از جناب محمد حمید اللہ خدا نصاہب  
رجیبین غرس کتاب پرینے موضوئی کی بالکل انکھی حیرت و ہمہ کے  
چند عنوانات ملاحظہ ہوں۔  
محمد بنوی کا فلام علمیم، انحضرت، درجوانی، قرآنی، اقصوی مکات، دیبا کا  
سیکھ پہلا تحریری دستور دفیرہ، تحریر کی بنیاد محسن حسن سیقا، دو،  
حوال آرائی نہیں، بندک ہر جزیرہ کو عوام نارانی دلائی سے ثابت کیا گیا ہے  
لقریبیا پانچ سال ربانوں کے حوالوں سے کتاب مرتضیٰ ہے، یعنی  
یک کتاب اپکے دینی مطالعہ کی، یک مشتری بھا جائز ہے۔  
قیمت محدودیت دار است کو رچار روپے آجھے اتنے

سر اپنے رسول جیسا کہ ہم سے ظاہر ہے، اس مقدس کتاب میں آنکھوں کی زانتگی کے قامی گوشوں کو مستردیات والائی سے  
سستے لایا گیا ہے، محمد سلطنت بکھا رہیں، سونا جاگنا، بولنا سکرنا، معاملات، اطلاق، عادات، مرغیات، غرض آنکھوں  
کا قام کا تمام سرایا، اعطا کی صورت میں پیش کیا گیا ہے، پیشی لفظ میں بولا عالمی سور و دی کا ہے، ماں مل بگیں، قیمت ۱۵۰/-

علم الحدیث ایک دوسری چار انسنے۔

سیرت خاقم الانبیاء رحیم

نصرۃ الحدیث در پی احتفل۔

## فہرستِ انکا ر حدیث کا منتظر و پیش ظریح

"ابن اسماںؓ کا لقب اختیار نکر کر خدا نکا، کرنوا سے خادمینِ اسلام کا بروما حوال۔ ان کے علم، کمال سے تھے۔ ان کی بیانات اور تفاسیر کے، ان کی تدليسیں توپیں کا نقشہ۔ ان کے دعویں کی حقیقت، ان کی خدمتیں اسلام کا حقیقی مظہر اور گیفری تفصیلیں کے لیے، اکتاب اپنا بواب آپ۔ اس کے مطابعہ کے بعد انشا اللہ آب پ۔ ابن اسماںؓ کی قرآنی رسمی سے تحریر درج ہے۔ اسے پڑھئے اور ضرور پڑھئے۔ دھنلوں میں صفحات ۲۳۳۔ قیمت چھپے آٹھ آنے۔"

## مشہرۃ الحدیث

حدیث کے موضوع پر لاجواب کتاب بہرستِ مختلف فیصل کا تحریر، معلومات مفیدہ کا جزء، عہدِ تابت طباعت۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے

## مشنون رسول

"ایک شامی عالم کی مصروفت ادارہ تصنیف ہے، جسیں حدیث کی تاریخ پر محققہ درستشی، اس لئے کے علاوہ صحابہ اور ائمہ، ایجین وغیرہ کے طرزِ عمل اور درجِ معتقد پہلوؤں پر بسرا حاصل گئنگوں کی گئی ہے۔ تمام دلائلِ استسراں اور حدیث کے جوانوں سے والپذیر انواریں پیش کئے گئے ہیں۔ قیمت مجلد دو روپے چار آنے۔"

## تقدیر کیا ہے؟

حکیمِ الامتِ نویں اشرف قلی  
کے قلمِ گوہر قلم کے "تقدير"  
کے منہج پر بسرا حاصل گئنگو۔  
ایمان افسوس، و فیصل  
کن دلائل۔  
صفحتات ۲۵۴۔ مجدد  
مع گروپ ش۔  
قیمت اور دو روپے چار آنے

## شہادۃ الاقوام

مصنف حکیمِ الامتِ مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علیہ صلی  
تمام غیر مسلم مذاہب، عیسائی، یہودی، ہندو، اور  
سکھ وغیرہ کے مذاہب، ہمروں قلم کے معاہدین میں میں اسلام  
کے فضائل اور حقائقِ نیت کا تقریب ہے، بحث کیے گئے ہیں۔  
کافی درج۔ قیمت ہر۔

(۱) اپنے رہنے کے کتبہ یا بے ہے، چند ہیں نہ ہائیلے ہیں

## لکھنی دیوبند صلح سہماں پر کوچ

حمد بن عبید، لوماں دو روپے آٹھ آنے

غلامانِ اسلام مجدد ہیں

عربی اور دو گلشتری، جھے دو روپے۔

## کتاب الصلاوة

ابن الحدیثین حضرت امام احمد  
ابن حنبل، حضرت الشافعی کی تصنیف کا  
درود و ترجیح جو تاذکہ درست اور طریقہ  
پڑا و کوئی نیکی بہترین شعل ہوائے تھے  
ترجمہ ترجیح کیسا تھا حضرت شاہ علی کی  
حادث مبارکہ تفصیل روشن اُالی ہے  
اوہ نہ کلی قرآن کے سریں امام  
صاحبہ نو علمیں کا لیف الحاضرین کا  
یہ بامال، شاگردی طریقہ درج کیا ہے  
قیمت بندہ یعنی

# اسس عربی

مجموعہ نعمت

قیمت ۱۷۸

بابر القادری کے سفر جو بکے تاثرات  
کاروانِ حجاز کتاب پڑھتے ہے اب

بلاءست دے کے عربی سکھانے والی جدید اعلیٰ کتاب  
جیسے اسی المطابع کو اچھی سے حسن اہم است شائع کیا ہے۔ عربی صرف کا طواف کر رہے ہیں۔ اور وہ رہ رسول پر حاضر ہیں۔ شرعاً رسوب جوش  
تو کی دلشیں اور عالم ہم قلیم۔ کم قیمت میں تیارہ فائدہ پہنچانے والی  
بیان اور قوت متابہ کا نشگوار انتراج اخدا الف رسول کی بخت ہر طریقہ  
صریح و خوبی اصلاحات کے انگریزی تراجم بھی عرض  
ہیں جملکی ہوتی۔ سفر ہائیپس ویز دالش کا مشغول دریں اور کوئی ہمیشہ  
تائپ میں دینے گئے ہیں۔ کتاب کی بڑی ہوئی افادت کے  
پیش تقریبی مکتبہ تھی اسے برلنے فرد خود حاصل  
دیکی درہ بین گلستان میں کمی اور اپنی نکھل کھلا سہولی عہد  
کیا ہے۔ قیمت پاچ روپے (جنہیں پڑھے)

## اشاعت سلام

قیمت جلد پہنچانے پڑے۔ علاوه ۱۳ روپے

دھی الہی

قیمت صرف ۲۰

دھی الہی

# رُوغنِ اکسیر دماغ

یہیں ایک مستند طبی نسخے کے ذریعے دو اسازی کے ترقی یافتہ اسولوں کے طبق نہایت مفید زار سے تیار کیا گیا ہے۔ صحت بخش غذاوں کے مفقود ہو جانے کی وجہ سے جو دماغی امراض عام پر پائے جاتے ہیں ان کے لئے یہ بہترین دوا ہے۔ بالوں کو مضبوط کرنا اور سیاہی کو قائم رکھنا ہجے لے اور بے خوابی کا درشمن، میٹھی نیند لاتا ہے۔ بالوں کا جھٹناروک کر ان کی پیداوار بڑھاتا ہے ہر سے میں استعمال ہو سکتا ہے۔ دیر تک رکھنے سے خراب نہیں ہوتا۔ تجوہ بر کرنے پر انشاء اللہ آپ سی صداقت کو سلیم کریں گے۔ مزید اطمینان کیلئے مندرجہ ذیل تحریریں ملاحظہ فرمائیے۔

دناقاری محدث صاحب شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حسین احمد صادقی ابجر نبادی ایم۔ اے پرنسپل ریڈارلی ماش سے چند عادات پذیری سے کافی ہے۔  
 مختتم دالعلوم دیوبند  
 حناب محترم مولانا سید حمد صاحب  
 ارشاد کا  
 ارشاد و کامی  
 جن مخصوص اندرا کیا روجن اکسیر دماغ ہے  
 ہجماں دشوار تھا اور ماش کی پہلی صبح  
 صفت رکھنے کا نظر آیا۔ ماغی کا مام کرنے والوں کے  
 آتنا بھی نہیں بلکہ مس نے جو مس کی کامیروں مل گئیں تو  
 تاریکی کی ساخت و طاقت بھی پیدا ہو جی بے۔  
 بہت زیادہ بہتر اور سودا مند ہو گا۔

اس کے علاوہ بھی اور بہت سی تعریفی تحریریں موجود ہیں۔ سفہت فی شیخیہ دلخیبل  
 تھوک نجیز والے خطا و کتابے معاون طے کریں

..... حمد .....  
 ملائی فارسی  
 دیوبند ضلع سہیارنگہ  
 دماغ مدد  
 ملائی فارسی  
 روجن اکسیر دماغ  
 حفظ الرحمن صاحب  
 دخلاء العالی  
 روجن اکسیر دماغ بلا شہہ  
 درماغی قوت و فرجت کے  
 لئے اکسیر ہے۔  
 کتبہ ملائیں

..... حمد .....  
 ملائی فارسی  
 دیوبند ضلع سہیارنگہ  
 دماغ مدد  
 ملائی فارسی  
 روجن اکسیر دماغ  
 حفظ الرحمن صاحب  
 دخلاء العالی  
 روجن اکسیر دماغ بلا شہہ  
 درماغی قوت و فرجت کے  
 لئے اکسیر ہے۔  
 کتبہ ملائیں

صرف حالت مرض ہیں  
تینیں صحبت ہیں بھی وہ  
استعمال کر جو ہر دن  
دان تو نوچا کر دن فاتح  
عطای کرتا ہے۔

کبیت قریبی سخن دیسے بناؤوا الابواب بنجنا

# جَهَدِ ان

اگر دارثہ یاد رکھتے  
ہیں تو مدد ہے تيقیناً  
مرضیں بوجاتے گا اور  
مدد ہے ریض ہے تو محنت  
کی بربادی تيقینی ہے۔

جس طرح دار الفیض رحمانی کے سرمدہ ذریں رجھتے نے اپنے نمایاں فائدوں کے باعث مقبولیت حاصل کی اسی طرح "جو ہر دن ان" بھی مقبولیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔ اب تک استعمال کرنے والوں کی اکثریت کی طرف سے برا بر تعریفی خطوط آئی ہیں۔ خواہ حسب ذیل ہیں:-

● پاتیوریا کے جراثیم کو مارتا اور مرض کو جڑ سے اکھیرتتا ہے۔

● دارثہ یاد رکھنے کے سخت سوت درد کو فوری تسلیم دیکھنے لے کاپانی مکالات اور درد پیدا اکرنے والے انسانوں کو ختم کرتا ہے۔ روزانہ اس کا استعمال ان لوگوں کیلئے بھی ضروری ہے جن کے ناخیں کوئی مرض نہیں۔ کیونکہ یہ ریض پیدا کرنے والے ادوں کو تجھ بھونے سے روکتا اور مرض کے جراثیم کو بلاک کرتا ہے۔

● دانتوں میں پاکینہ چک اور خشناقی پیدا کرتا ہے۔ اسکے استعمال کرنے والے دانتوں میں کئی بھی نہیں لگتا۔

● منہ کی بدبو اور جیک کو ختم کرتا ہے۔ ● منہ پانی یا گرم چیزوں کو دانتوں میں لگنے نہیں دیتا۔

● یاد رکھتے ہیں اسکی ڈو قسمیں کر دیں۔ نمبر ایک۔ جو کسی مرض کی موجودگی میں استعمال کرنی چاہئے۔

نمبر دو۔ جو اچھی حالت میں عام استعمال کیلتے ہے۔ چیز دنوں ایک بھی ہیں۔ صرف ذائقہ کا فرق ہے۔ روزانہ معمول استعمال کرنے والوں کیلئے ذائقہ کو کافی گوارا بنادیا گیا ہے۔ طلب کرتی وقت نمبر ایک یا نمبر دو ضرور لگتے۔ دنوں کی قیمت میں کوئی فرق نہیں۔ چار تو لاکا سینگ دس آنے ۱۰۔

نوت۔ جن پر ڈاک خردا چھڑتا ہے۔ اگر مرد درجنہ اور بیوی ایک ساتھ سنگائیں تب بھی یہی ڈاک خرچ ہو گا۔ دنوں ایک ساتھ جنگائیں کفایت ہیں۔

دار الفیض رحمانی۔ دیوبند (ریاستہ)  
پختان کامہ۔ شیخ سیمہ (ڈاک صاحب) ۲۷۵

(نامہ کارکری)  
اس ستر جستیں؟ اسکے عرصے میکر سیمہ، داد  
ذلیل۔ جہاں سے ال داد کر جائے گا۔

DARULFAIZ  
RAHMANI. DEOBAND. U.P.